سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2009

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2009

سوموار 2، منگل 3، بدھ 4، جمعرات 5، جمعتہ المبارک 6، سوموار 9، منگل 10-فروری 2009

(یوم الاثنین 6، یوم الثلاثہ 7، یوم الاربعاء 8، یوم الخمیس 9، یوم الجمع 10، یوم الاثنین 13، یوم الثلاثہ 14-صفرالمظفر 1430ھ)

پندرھویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11 (حصہ اول) : شمارہ جات 1 تا 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

سوموار،2۔فروری 2009

جلد 11 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13
7۔	نومنتخب رکن اسمبلی کا حلف	------------	14
	تعزیت		
8۔	فلسطین، غزہ کے شہداء، مسلم لیگ(ن) کے لیڈر شیر اعظم خان معروف صحافی رومان احسان اور پیپلز پارٹی کے لیڈر ملک شاہد امتیاز کے لئے دعائے مغفرت	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
9۔	ایس۔ایچ۔او منصور آباد (فیصل آباد) کے بہنوئی اور بھائی کا مسلح افراد کے ساتھ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر حملہ اور آگ لگانے کی کوشش کرنا ------------	15
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	21
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	ایس۔ایچ۔او منصور آباد (فیصل آباد) کے بہنوئی اور بھائی کا مسلح افراد کے ساتھ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر حملہ اور آگ لگانے کی کوشش کرنا (۔۔۔جاری) ------------	21
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	34
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	57
14۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب ------------	83
	توجہ دلاؤ نوٹس	
15۔	الفلاح اور تماثیل تھیٹرز سنٹر لاہور میں بم دھماکے اور اس پر حکومتی اقدامات کی تفصیل ------------	86
16۔	شیخ زید ہسپتال لاہور کے ایڈمنسٹریٹر کا قتل اور اس پر حکومتی اقدامات کی تفصیل ------------	88
17۔	کورم کی نشاندہی ------------	91
	تحاریک استحقاق	
18۔	حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی رپورٹ برائے سال 2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (۔۔۔جاری) ------------	95

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19۔	ایس ایچ او جلالپور بھٹیاں کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (۔۔۔جاری) ------------	96
20۔	لاہور ٹریفک وارڈن کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ ------------	97
21۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 07۔2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------	98
22۔	پرنسپل نرسنگ سکول سر گنگارام ہسپتال لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ ------------	102
23۔	ایس پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد، ایس ایچ او چک جھمرہ اور ساہیانوالہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ ------------	104
24۔	ڈی ایس پی پھالیہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ------------	106
	تحاریک التوائے کار	
25۔	ضلعی ترقیاتی فنڈز کا محکمہ کے عملے اور ٹھیکیداروں کے ہاتھوں خورد بُرد ------------	108
26۔	مینٹل ہسپتال لاہور میں سینئر ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے مریض عدم توجہی کا شکار ------------	112
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	ایجوکیٹرز کی بھرتی میں مروجہ پالیسی کی خلاف ورزی ------------	113
28۔	کورم کی نشاندہی ------------	120
	منگل، 3۔فروری 2009	
	جلد 11 : شمارہ 2	
29۔	ایجنڈا ------------	123
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	129
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	130

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
32۔	زمیندارہ کالج گجرات کی زمین پر ناجائز قبضہ میں رکاوٹ بننے پر طلبہ وطالبات پر پولیس کا تشدد	-----------	130
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ وعشر)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	134
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	165
35۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	185
	قرارداد		
36۔	غزہ پر اسرائیل کی حالیہ جارحیت میں فلسطینیوں کے ہونے والے قتل عام کی بھرپور مذمت	-----------	186
	تحاریک استحقاق		
37۔	ایس پی مدینہ ٹاؤن (فیصل آباد) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ	-----------	207
	تحاریک التوائے کار		
38۔	لاہور میں مچھر مار سپرے نہ ہونے کی وجہ سے ڈینگی بخار کے مریضوں میں اضافہ	-----------	211
39۔	حکومت کی خصوصی بچوں کے علاج اور تربیت میں عدم توجہی	-----------	216
40۔	محکمہ تعلیم میں ایجوکیٹرز کی بھرتی کے بارے میں پالیسی پر مکمل طور پر عملدرآمد نہ کرنا	-----------	222
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
41۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب مصدرہ 2009	-----------	226

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
42۔	مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سروسز بورڈ پنجاب مصدرہ 2009 ------------	228
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2009------------	235
44۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2009------------	242
45۔	مسودہ قانون (ترمیم) ہجویری یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2009 ------------	244
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
46۔	صوبائی دارالحکومت لاہور اور دوسرے میٹروپولیٹن شہروں میں ملازمین کو ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت کی فراہمی ------------	246
47۔	صوبہ میں جرائم کو کنٹرول کرنے پر وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرنے، ایم پی اے کو متعلقہ تھانے کی انسپکشن اور مانیٹرنگ کا اختیار دینے کا مطالبہ------------	248
48۔	گریڈ 16 کے سرکاری ملازمین کو میڈیکل Re-imbursement کی سہولت کی بحالی ------------	252
49۔	تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کے لئے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں علیحدہ وارڈز قائم کرنے اور تمام طبی سہولیات مفت فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	254
50۔	گریڈ 1 تا 16 میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ ------------	256
	بدھ، 4۔فروری 2009	
	جلد 11 : شمارہ 3	
51۔	ایجنڈا ------------	273
52۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	275
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	276

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
54۔	ایم پی ایز کو حکومت کی جانب سے دی جانے والی طبی سہولیات میں تبدیلی سے مشکلات کا سامنا	-----------	277
	سوالات (محکمہ خوراک)		
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	285
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	311
	پوائنٹ آف آرڈر		
57۔	محکمہ آبپاشی کے عملہ اور ٹھیکیدار کی ملی بھگت سے بھل صفائی کی آڑ میں کسانوں کا استحصال	-----------	326
	تحاریک استحقاق		
58۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	344
	تحاریک التوائے کار		
59۔	سابقہ تاریخوں کے stamp papers کی بآسانی دستیابی سے مقدمہ بازی کی بھرمار اور عوام کا جائیدادوں سے محروم ہونا	-----------	344
60۔	سمبڑیال (سیالکوٹ) میں ڈبل شاہ کے ایجنٹ کا فراڈ	-----------	348
61۔	چک نمبر 95/P اور 98/P تحصیل رحیم یار خان کی اراضی سے مزارعین کی بے دخلی اور سب رجسٹرار خانیوال کا اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے بااثر افراد کے نام انتقال کرنا	-----------	350
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
62۔	مسودہ قانون جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ پنجاب مصدرہ 2009	-----------	363
63۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 2009	-----------	363

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
64-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2009 ------------	364
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
65-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2007	
	کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	364
	عام بحث	
66-	سالانہ بجٹ 10-2009 کے لئے اراکین سے پیشگی	
	بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے عام بحث ------------	365
	جمعرات، 5 - فروری 2009	
	جلد 11 : شمارہ 4	
67-	ایجنڈا ------------	407
68-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	409
69-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	410
70-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	410
	قرارداد	
71-	ایوان کی طرف سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی حمایت اور	
	استصواب رائے کرانے اور وہاں سے ہندوستانی فوج کی واپسی کا مطالبہ ------------	411
	جمعتہ المبارک، 6 - فروری 2009	
	جلد 11 : شمارہ 5	
72-	ایجنڈا ------------	433
73-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	435
74-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	436

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
75۔	اجلاس کی کارروائی شروع کرنے میں تاخیر	------------	436
76۔	ڈیرہ غازی خان میں ماتمی جلوس پر خودکش حملہ کے خلاف مشترکہ قرارداد مذمت پاس کرنے کا مطالبہ	------------	439
77۔	سیالکوٹ میں سابق وزیر کے بیٹے کا نشے میں دھت ہوکر تین افراد کو قتل کرنا	------------	442
78۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	444
79۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	470
80۔	حکومت کی طرف سے ایم پی ایز کے لئے ادویات کی فراہمی	------------	484
	تحاریک استحقاق		
81۔	ایس پی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (۔۔۔۔جاری)	------------	487
82۔	حکومت اور پرائیویٹ کنسٹرکشن کمپنی معاہدہ B.O.T کے تحت اسمبلی کو قانون سازی سے روکنا	------------	488
83۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	507
	قرارداد		
84۔	ڈیرہ غازی خان میں ماتمی جلوس میں بم دھماکہ کی مذمت اور شہداء کے لواحقین سے ہمدردی	------------	508
	سوموار، 9۔ فروری 2009		
	جلد 11 : شمارہ 6		
85۔	ایجنڈا	------------	523

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
86۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	525
87۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	526
	پوائنٹ آف آرڈر		
88۔	صدر مملکت جناب آصف علی زرداری کے والد محترم جناب حاکم علی زرداری کی صحت یابی کے لئے دعا	------------	526
	تعزیت		
89۔	میانوالی اور ڈیرہ غازی خان میں خود کش دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	527
	پوائنٹ آف آرڈر		
90۔	امریکی / نیٹو فورسز کی Logistic Basis کی پشاور (صوبہ سرحد) سے حسن ابدال ڈسٹرکٹ اٹک (صوبہ پنجاب) میں منتقلی	------------	527
91۔	رابرٹ فارم رحیم یار خان کے بارے میں پیش ہونے والی تحریک التوائے کار کے فیصلہ جناب سپیکر سے نظر ثانی کا مطالبہ	------------	529
92۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	536
93۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	560
94۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	587
	پوائنٹ آف آرڈر		
95۔	لاہور چیئرنگ کراس پر معزز خاتون رکن اسمبلی سے موبائل فون کا چھن جانا	------------	592
96۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	596

سوالات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
97-	میانوالی میں پولیس چیک پوسٹ پر حملے کی مذمت، شہید ہونے والوں کے لئے خراج تحسین اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار -----------	597
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
98-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا -----------	599
	پوائنٹ آف آرڈر	
99-	ایس۔ایچ۔او منصور آباد (فیصل آباد) کے بہنوئی اور بھائی کا مسلح افراد کے ساتھ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر حملہ اور آگ لگانے کی کوشش (---جاری)-----------	600
	توجہ دلاؤ نوٹس	
100-	لاہور میں نائب صدر پیپلز پارٹی کا قتل -----------	605
	تحاریک استحقاق	
101-	روزنامہ "جنگ" کی غلط رپورٹنگ سے معزز رکن اسمبلی کی شہرت کا نقصان -----------	614
	پوائنٹ آف آرڈر	
102-	ایل ڈی اے میں بیوہ کوٹا کے پلاٹوں پر تعمیر شدہ گھروں کو خالی کرنے کا نوٹس جاری ہونے سے الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا -----------	618
103-	جعلی ادویات اور ان کا خام مال بنانے والی کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ -----------	620
104-	ڈی سی او لاہور کی جانب سے پتنگ بازی کی مشروط اجازت دلانے کی یقین دہانی -----------	622

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
105۔	سیالکوٹ میں سابق وزیر کے بیٹے کا نشے میں دھت ہو کر تین افراد کو قتل کرنا (۔۔۔ جاری) ------------	626
	تحاریک التوائے کار	
106۔	لاہور مینٹل ہسپتال میں سینئر ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے مریض عدم توجہی کا شکار (۔۔۔ جاری) ------------	629
107۔	سابقہ تاریخوں کے stamp papers کی بآسانی دستیابی کی وجہ سے مقدمہ بازی کی بھرمار اور عوام کا جائیدادوں سے محروم ہونا (۔۔۔ جاری) ------------	632
	عام بحث	
108۔	سالانہ بجٹ 10-2009 پر اراکین اسمبلی سے پیشگی تجاویز کی غرض سے عام بحث (۔۔۔ جاری) ------------	642
	منگل، 10-فروری 2009	
	جلد 11 : شمارہ 7	
109۔	ایجنڈا ------------	663
110۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	667
111۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	668
	تعزیت	
112۔	سابق رکن اسمبلی نواب زادہ سرفراز حسین خان کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	668
	پوائنٹ آف آرڈر	
113۔	معزز اراکین اسمبلی کو ذاتیات کے حوالے سے بحث کرنے سے اجتناب کا مشورہ ------------	672

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زراعت)	
114-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	675
115-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	702
	پوائنٹ آف آرڈر	
116-	شیخوپورہ پولیس کی قتل کے ملزموں کو گرفتار کرنے میں ناکامی ------------	728
	تحاریک استحقاق	
117-	روزنامہ "جنگ" کی غلط رپورٹنگ سے معزز رکن اسمبلی کی شہرت کا نقصان (---جاری) ------------	745
	تحاریک التوائے کار	
118-	"O level" اور "A Level" کے طلباء کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا ------------	745
119-	زمیندارا کالج گجرات کی اراضی پر قبضہ کے خلاف احتجاج کرنے والے پروفیسروں اور طلباء وطالبات پر پولیس کا وحشیانہ تشدد ------------	748
120-	افسران کی ملی بھگت سے پراپرٹی کی غلط تشخیص اور مالکان کے نام تبدیل کرنے سے عوام کو پریشانی کا سامنا ------------	749
121-	تحصیل جنڈ ضلع اٹک میں ایک گینگ کے ذریعے طالبات اور استانیوں کا قتل ------------	761
	پوائنٹ آف آرڈر	
122-	جنرل ہسپتال لاہور کے وارڈ نمبر 18 کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ ------------	764
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف کروانے کے لئے پیش ہوا)	
123-	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارف پنجاب مصدرہ 2009 ------------	766

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد یں (مفاد عامہ سے متعلق):		
124-	لاہور سمیت تمام میٹروپولیٹن شہروں میں رینٹ الاؤنس میں اضافے کا مطالبہ	------------	769
125-	پنجاب میں اسلامی بنکنگ کے قیام کا مطالبہ	------------	774
126-	بھرتی کے وقت حافظ قرآن کی طرح مخصوص مذہبی تعلیم کے حامل اقلیتی امیدواروں کو بھی 20 نمبر اضافی دینے کا مطالبہ	------------	777
127-	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(56)/2009/23. Dated 31st January, 2009. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the Powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, February 2, 2009 at 3.00 P.M. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the **SALMAAN TASEER**
31-01-2009 **GOVERNOR OF THE**
PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 2-فروری 2009

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولؐ

سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

توجہ دلاؤ نوٹس

علیحدہ فہرست میں شامل توجہ دلاؤ نوٹسوں میں درج سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

1- مسودہ قانون جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ پنجاب مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2009)

ایک وزیر مسودہ قانون جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ پنجاب مصدرہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2009)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2009)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	ملک محمد وارث کلو	:	ایم پی اے پی پی-42
2-	پیر ولایت شاہ کھگہ	:	ایم پی اے پی پی-220
3-	سردار محمد حسین ڈوگر	:	ایم پی اے پی پی-179
4-	ڈاکٹر سامیہ امجد	:	ایم پی اے ڈبلیو-357

3- کابینہ

1-	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ*
2-	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی، سماجی بہبود*
3-	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
4-	چودھری عبدالغفور	:	وزیر جیل خانہ جات، صنعت اور تجارت و سرمایہ کاری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 5-جنوری 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2-فروری 2009 تا 28-فروری 2009) تفویض کیا گیا۔

6

5-	جناب محمد اشرف خان سوہنا	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
6-	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور واوقاف، زکوٰۃ وعشر اور بیت المال*
7-	ملک ندیم کامران	:	وزیر خوراک، صحت، مواصلات وتعمیرات*
8-	جناب احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات اور سیاحت وترقی تفریحی مقامات
9-	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ہاؤسنگ وشہری ترقی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، ماحولیات اور اطلاعات
10-	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر خصوصی تعلیم
11-	جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین اور سماجی بہبود
12-	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ اور پبلک پراسیکیوشن
13-	جناب تنویر الاسلام	:	وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 5-جنوری 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2-فروری تا 28-فروری 2009) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 2-فروری 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2-فروری تا 28-فروری 2009) تفویض کیا گیا۔

7

14-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ، صنعت اور امداد باہمی*
15-	جناب فاروق یوسف گھرکی	:	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، خزانہ اور منصوبہ بندی*
16-	حاجی محمد اسحاق	:	وزیر مال و بحالی اور کالونیز

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ طارق کیانی	:	محنت
2-	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
3-	سردار کامل گجر	:	مال
4-	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
5-	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
6-	جناب ظفر اقبال ناگرہ	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
7-	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور واوقاف
8-	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ماحولیات
9-	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10-	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 5-جنوری 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2-فروری تا 28-فروری 2009) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 2-فروری 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2-فروری تا 28-فروری 2009) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31-جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

11- جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
12- جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
13- رانا مبشر اقبال	:	
14- جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15- رانا محمد ارشد	:	سیاحت
16- جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی تعلیم
17- جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
18- ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
19- جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات
20- جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
21- ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
22- سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
23- سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
24- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
25- چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
26- جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
27- چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ)	:	
28- میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
29- انجنیئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
30- محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
31- محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
32- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت و امور نوجوانان

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31-جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

33۔	محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی و قوت برقی
34۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار،2۔فروری2009

(یوم الاثنین،6۔صفر المظفر1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 42 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا ٱكۡتَسَبَتۡۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرٗا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ o

سُوۡرَةُ البَقَرَة آیت286

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر، اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی، اے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہارنے کی طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامان شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا
ذرہ خاک کو خورشید بنانے والے
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
آپ کی یاد ستاتی ہے تو رو لیتے ہیں
اپنی یادوں کے ہمیں روگ لگائے رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ضابطے کے مطابق چلیں اور تشریف رکھیں۔ میں بعد میں آپ کی بات ضرور سنوں گا۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1۔ ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42
2۔ پیر ولایت شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔220
3۔ سردار محمد حسین ڈوگر ایم پی اے پی پی۔179
4۔ ڈاکٹر سامیہ امجد ایم پی اے ڈبلیو۔357

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک بہت ہی سینئر صحافی رومان احسان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اشرف چوہان صاحب کی طرف سے اس کی چٹ میرے پاس آ گئی ہے، میں اسے پڑھوں گا۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: غزہ کے شہداء کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں ضابطے کے مطابق ہی چلنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ہمارے نو منتخب ممبر ہاؤس میں تشریف فرما ہیں تو ان کا پہلے حلف ہو گا، اس کے بعد چند سیکنڈ، میں خود لوں گا اس کے بعد پھر چودھری ظہیر الدین صاحب کی طرف سے اور ڈاکٹر محمد اشرف چوہان صاحب کی طرف سے جو بات آئی ہے اس کی طرف آؤں گا۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ملک شاہد امتیاز صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! شیر اعظم صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں تمام ممبران کی بات سنوں گا۔ سردار عاطف حسین مزاری صاحب! اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر آپ نے اپنا نام لینا ہے۔ اس کے بعد جس طرح میں کہتا جاؤں گا بسم اللہ کر کے آپ بھی اسی طرح ہی پڑھیں گے اور پھر فوری بعد آپ کو اجازت ہو گی کہ آپ پانچ منٹ کے لئے اپنے متعلق جو کچھ کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔ ہاؤس کی طرف سے میں آپ کو welcome کروں گا اور اس کے بعد آپ نے اپنی بات کرنی ہے پھر ہم دوسری کارروائی شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن سردار عاطف حسین مزاری
نے حلف اٹھایا)

جناب سپیکر: مزاری صاحب! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اب آپ رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر سردار عاطف حسین مزاری نے
رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائے)

جناب سپیکر: سب سے پہلے میں ان تمام معزز اراکین جو کمیٹیوں کے چیئرمین اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بنے ہیں ان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مزاری صاحب! اگر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں تو بول سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار عاطف حسین مزاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور صوبائی صدر سردار ذوالفقار کھوسہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے پارٹی کا ٹکٹ دیا اور اس قابل سمجھا کہ میں پارٹی کے لئے خدمات سرانجام دے سکتا ہوں۔ اس موقع پر میں تمام بزرگوں اور احباب کا بھی شکر گزار ہوں۔

(اذان عصر)

تعزیت

فلسطین، غزہ کے شہداء، مسلم لیگ (ن) کے لیڈر شیر اعظم خان، معروف صحافی رومان احسان اور پیپلز پارٹی کے لیڈر ملک شاہد امتیاز کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میں چودھری صاحب کی بات کی طرف آتا ہوں کہ غزہ کے شہداء، مسلم لیگ (ن) کے مرکزی لیڈر جناب شیر اعظم خان، معروف صحافی رومان احسان اور ملک شاہد امتیاز کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ایس۔ایچ۔او منصور آباد (فیصل آباد) کے بہنوئی اور بھائی کا مسلح افراد کے ساتھ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر حملہ اور آگ لگانے کی کوشش کرنا

ڈاکٹر اسد معظم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ یکم جنوری 2009 کے اس واقعہ کی طرف دلانا چاہوں گا جس میں کچھ شر پسندوں نے فیصل آباد میں جگہ جگہ کہرام مچا رکھا تھا۔ یہ احتجاج بجلی اور سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف تھا۔ میرا گھر اس واقعہ سے جو کہ فیسکو کے سامنے احتجاج ہو رہا تھا تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

جناب سپیکر: اس بارے میں آپ نے کوئی تحریک یا کوئی بات پہلے اسمبلی میں کی ہے؟

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ تحریک دے کر میں اپنی تضحیک نہیں کرنا چاہتا۔ آپ میری بات سن لیجئے اس کے بعد جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔ اس دن ایک S.H.O کا بہنوئی اور اس کا بھائی پندرہ سولہ مسلح لوگوں کے ساتھ میرے گھر پر حملہ آور ہوا۔ اس S.H.O کے خلاف میں D.I.G صاحب کے پاس پیش ہوا تھا کہ یہ علاقے میں ناجائز ایف آئی آر اور دوسرے غلط کاموں کی سرپرستی کر رہا ہے جس کا بدلہ لینے کے لئے یکم جنوری

کے احتجاجی واقعات کی آڑ میں اس نے میرے گھر پر حملہ کیا اور میرے گھر کے اندر وہ لوگ داخل ہو گئے جہاں انہوں نے میرے دروازوں پر باقاعدہ پٹرول اور دوسری چیزیں ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کی۔ اس وقت ہم میں سے کوئی مرد گھر پر موجود نہیں تھا۔ تقریباً10 سے 15 منٹ ہمیں گھر پہنچنے میں لگے اور جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو وہ ہمارے چہرے دیکھ کر فرار ہو گئے، ان میں سے دو آدمی ہم نے قابو کر لئے جن میں ایک علاقہ کے S.H.O کا بھائی تھا اور وہ S.H.O اس وقت on duty تھا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میرا گھر اس S.H.O کے علاقے میں نہیں تھا بلکہ S.H.O تھانہ منصور آباد کے علاقے میں واقع ہے۔ S.H.O مدینہ ٹاؤن جس کا بہنوئی میرے گھر پر حملہ آور ہوا تھا وہ 15 منٹ بعد میرے گھر پر پہنچ گیا اور بندوق کے زور پر اندر داخل ہوا اور اپنے بہنوئی کو اس نے باہر نکالا اور اپنی گاڑی میں بٹھایا اور فرار ہو گیا۔ اسی دوران میں بھی وہاں پہنچ گیا اور اس علاقے کا S.H.O منصور آباد بھی وہاں پہنچ گیا۔ میں منصور آباد S.H.O کے آگے واویلا کرتا رہ گیا کہ خدا کے واسطے! یہ ملزم تمہارے ہیں اور تم ان ملزموں کو لے کر جاؤ مگر وہ ان ملزموں کو نہ لے کر گیا بلکہ S.H.O مدینہ ٹاؤن جس کا وہ علاقہ بھی نہیں تھا وہ اپنی گاڑی میں بٹھا کر ان ملزموں کو لے کر فرار ہو گیا۔ اس کے بعد رات کو تقریباً اڑھائی بجے F.I.R درج کی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ یہ ساری چیزیں میرے نوٹس میں لائے ہیں تو اس وقت لاء منسٹر صاحب یہاں تشریف فرما نہیں ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ آپ ان سے رابطہ بھی کر لیں اور اپنی شکایات مکمل طور پر ادھر بھی دیں۔ اگر آپ کے استحقاق کا اس میں کوئی نکتہ آتا ہے تو پھر اسے House میں لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی اور معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! یہ کھلی دہشت گردی ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے ایک معزز ممبر نے اپنے معاملات یہاں پر بتائے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے انہیں اجازت دی اور یہی House ہے ہمارا جہاں پر ہم نے اپنی باتیں کرنی ہیں اور اس سے متعلقہ صورتحال یہ ہے کہ پولیس کا یہ mind set بن چکا ہے کہ جس کے گھر جیسے مرضی داخل ہو جاتے ہیں۔ آپ گجرات میں دیکھیں کہ ایک کالج پر جب قبضہ ہوا تو پولیس وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بات ان کی کر رہے ہیں اور گجرات کو درمیان میں ٹھونس رہے ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی اور معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں
پر کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

Order in the House. پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جب آپ کا proper وقت ہو گا تو میں آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! آپ نے S.H.Os کی شکل میں دہشت گرد پال رکھے ہیں جو لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر دہشت گردی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ proper طریقے سے کوئی چیز لے آئیں پھر ہم اس پر ایکشن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ پارلیمانی ممبران کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔

جناب سپیکر: اس کام کے لئے پہلے ہی کمیٹی موجود ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! بتائیے کہ Privilege Committee کی تجاویز پر کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ آپ چیک کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب! قواعد و ضوابط کے مطابق ہی چلنا ہو گا، آپ کیا کر رہے ہیں، یہ کب کی بات ہے؟ آپ کو چاہئے تھا کہ اس معاملے کو اس وقت ہی ہمارے نوٹس میں لے کر آتے آپ اس کو آج لے کر آ رہے ہیں اور وہ بھی زبانی فرما رہے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں فیصل آباد کی ہوں، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، ایک ایم پی اے کے ساتھ اتنی زیادتی ہو رہی ہے حالانکہ وہ قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: بی بی! وہ میرے لئے آپ سے بھی بہت زیادہ قابل احترام ہیں۔آپ تشریف رکھیں میں ان کی بات سن رہا ہوں۔

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر! اگر آپ انصاف کرتے تو یہ اسمبلی کے تمام ممبران اس طرح یہاں کھڑے نہ ہوتے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر: بتائیں کیسے انصاف نہیں ہوا؟

ملک محمد عباس راں: ایک آدمی کسی گھر میں داخل ہو جائے اور وہ بھی ممبر ہو۔

جناب سپیکر: تو میں نے کیا کہا ہے، آپ نے سنا کیا ہے؟

ملک محمد عباس راں: آپ اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے ہم پرائمری جماعت کے طالب علم ہیں۔(شور وغل)

جناب سپیکر: کھوسہ صاحب بات کریں گے آپ سب تشریف رکھیں، Please sit down اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں. This is not good آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے اپوزیشن لیڈر بات کریں گے کیونکہ یہ پہلے بات کر رہے تھے اور آپ نے ان کا مائیک بند کروا دیا تھا۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! اگر آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں تو پھر اسی طرح چلتے جائیں carry on بات کرتے جائیں۔ اب آپ تشریف رکھیں، ڈاکٹر اسد معظم صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! یہ واقعہ یکم جنوری 2009 کو پیش آیا۔ میں بذات خود کائرہ صاحب کے ساتھ 7 تاریخ کو وزیراعلیٰ کے دفتر حاضر ہوا اور پوری بات ان کے نوٹس میں لے کر آیا۔ انہوں نے اسی وقت آئی جی کو آرڈر کئے کہ آپ کسی senior officer سے ان کی investigation کروائیں۔ Investigation officer ایس ایس پی فیصل آباد رانا اقبال کو لگایا گیا جو کہ 13 سال سے فیصل آباد میں تعینات ہے۔ اس نے پہلا کام یہ کیا کہ میرے والد صاحب کے خلاف جن کی عمر 75

سال ہے جن کے تین بائی پاس آپریشن ہو چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اس نے آتشی اسلحہ پکڑایا اور کہا کہ تم اس شخص کو اغوا کر کے لائے ہو جو میرے گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! یہ investigation رانا اقبال نے کی۔ اس کے بعد میں اپنے وزراء صاحبان راجہ ریاض، تنویر اشرف کائرہ اور حاجی اسحاق کے ساتھ دوبارہ 12 تاریخ کو وزیراعلیٰ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو پوری بات بتائی۔ انہوں نے investigation کے لئے آئی جی صاحب سے کہا کہ یہ investigation لاہور لے آئیں، یہ ریکارڈ میرے پاس موجود ہے کہ فیصل آباد میں S.H.Os کا ایک ٹولہ ہے جو ransom کی وارداتوں میں involve تھا اور اسی وجہ سے R.P.O صاحب نے ان پانچ S.H.Os کو فیصل آباد سے ٹرانسفر کر دیا تھا مگر جیسے ہی نئے ڈی آئی جی صاحب فیصل آباد آئے وہ کچھ ملزمان کو ماورائے عدالت قتل کروانے کے لئے، میں on record یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس S.H.O اور اس ٹولے کو واپس فیصل آباد لے کر آئے۔ اس نے آکر یہ کیا کہ سب سے پہلے فیصل آباد میں تین جعلی پولیس مقابلے کئے۔ میں on record یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس نے آکر تین جعلی پولیس مقابلے کئے اور اس کے بعد وہ کسی کے گھر میں داخل ہو گیا۔ میں ڈی آئی جی صاحب کے پاس گیا، ڈی آئی جی صاحب فرمانے لگے کہ میں اسے کسی خاص مشن کے لئے لے کر آیا ہوں جب تک وہ مشن پورا نہیں ہوتا یہ S.H.O فیصل آباد میں ہی رہے گا اور آپ ہی کے تھانے میں تعینات رہے گا۔ یہ ہماری پولیس کے حالات ہیں، یہ law and order کے آپ کے صوبے میں حالات ہیں کہ جہاں پر کمیشن پر S.H.Os لگائے جاتے ہیں۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میں ایک بات اور آپ کو بتا دوں کہ اگر مجھے انصاف نہ ملا، اگر ایک ایم پی اے ممبر پارلیمنٹ انصاف حاصل نہ کر سکا تو شاید صوبہ پنجاب میں آپ کی حکومت میں کسی بھی شخص کو انصاف نہ مل سکے۔ دس دن تک اس S.H.O سے آپ کے کسی پولیس آفیسر نے آکر interrogation اور investigation نہیں کی، انہوں نے آکر پٹرول کے ڈبے اپنے قبضے میں نہیں لئے جس کے ذریعے سے وہ میرے گھر کو آگ لگانا چاہتے تھے اور انہوں نے آکر ایک دفعہ بھی میرے گھر کا حال نہیں دیکھا جہاں انہوں نے توڑ پھوڑ کی تھی۔ S.S.P Investigation فیصل آباد رانا اقبال 10۔ جنوری کو یعنی اس واقعہ کے دس دن بعد پہلی دفعہ میرے گھر آیا اور میں نے اسے کہا کہ انہوں نے دس دن پہلے کیا حالت بنائی تھی، اب میں نے شیشے جڑوا لئے ہیں۔ اس نے ایک بات نہیں سنی اور وہ اٹھ کر وہیں سے واپس چلا گیا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کس قانون کے تحت وہ شخص 13 سال سے فیصل آباد میں

appointed ہے؟ یہ صوبہ جو پولیس اسٹیٹ بنتا چلا جا رہا ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ حال ایک ایم پی اے کے ساتھ پولیس والے کرتے ہیں تو عام آدمی کا کیا حال ہوگا؟ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ اگر مجھے 24 گھنٹے کے اندر انصاف نہ ملا اور اس سلسلے میں پارلیمانی ممبران کی ایک کمیٹی نہ بنائی گئی جو فیصل آباد آ کر اس سارے مسئلے کو investigate کرے تو 48 گھنٹے بعد میں اسمبلی کی سیڑھیوں میں احتجاجاً تامرگ دم بھوک ہڑتال کروں گا۔ اس وقت تک میں اسمبلی میں نہیں بیٹھوں گا جب تک مجھے انصاف نہیں ملتا۔ میں اس ہاؤس سے بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر اسد معظم، پیپلز پارٹی اور معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کائرہ صاحب! ایک منٹ ذرا ان کی بات سن لیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان معاملات میں بہت mature رویہ رکھنا ہے۔ آج میں اس سے پہلے بات کرنا چاہتا تھا اور اب یہ معاملہ بھی create ہو گیا ہے۔ آج صبح جب میں اٹھا تو میں نے اخبارات میں پڑھا کہ ہمارے پیپلز پارٹی کے ایک معزز ساتھی قتل ہو گئے ہیں۔ ابھی اس بات کو 48 گھنٹے نہیں گزرے تھے کہ ہمارے تنظیمی اداروں کے کچھ ساتھیوں نے یہ statement دی ہے کہ یہ پنجاب حکومت کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے اور ابھی اس واقعہ کو 24 گھنٹے نہیں گزرے کہ یہ معاملہ آپ کے سامنے ہے۔ آج بہت سمجھداری کی ضرورت ہے۔ آج محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کو ایک سال گزرنے کو ہو گیا ہے مگر ہم نے تو کبھی یہ بات نہیں کہی، مرکزی حکومت آج تک ان کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کر سکی۔ کیا یہ مرکزی حکومت کی credibility کے اوپر ایک سوالیہ نشان نہیں ہے؟ آج 24 گھنٹے نہیں گزرے پنجاب میں اگر کوئی murder ہوتا ہے تو کچھ غیر ذمہ دار عناصر ہیں جو اس طرح کے بیانات اور بیان بازی شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے یہ ساتھی خود پنجاب حکومت میں موجود ہیں اور ہمیں ایسی کارروائیوں اور ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ میں اپنے پیپلز پارٹی کے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے کی سنگینی کو سمجھیں اور اپنے ان ساتھیوں کو بھی جو جان بوجھ کر چائے کی پیالی

میں طوفان کھڑا کرنا چاہتے ہیں ان سے نہ صرف خود احتیاط کریں بلکہ ان سے سسٹم کے معاملات کو بھی بچائیں۔ بہت شکریہ

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔ This is not good. ان کا استحقاق ہے۔ انہوں نے جو نشاندہی کی ہے اس پر آپ غور کریں۔ (شور وغل)

نہیں، بھئی نہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ This is not good. جی، جناب سعید اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: یہ معاملہ ہمارے ایک ایم پی اے نے اٹھایا ہے، وہ کوئی گورنمنٹ اور اسمبلی کے درمیان نہیں ہے، ایک ایم پی اے اور آپ کے درمیان ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! ان کا تو کام ہی یہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نشاندہی کروادی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب سپیکر: جی، اب دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایس۔ایچ۔او منصور آباد (فیصل آباد) کے بہنوئی اور بھائی کا مسلح افراد کے ساتھ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر حملہ اور آگ لگانے کی کوشش کرنا

(---جاری)

سینئر مشیر برائے وزیراعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیراعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ڈاکٹر اسد صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر: اسد معظم صاحب ہاؤس میں تشریف لے آئیں، بات کوئی اچھے طریقے سے ہوگی اور آپ کی حق رسی ہوگی۔ اپوزیشن لیڈر چودھری ظہیر الدین صاحب بھی میری بات سن رہے ہوں گے، ان سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ بھی ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر۔

سینئر مشیر برائے وزیراعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! فاضل رکن نے ایک افسوسناک واقعہ کی نشاندہی کی ہے جس میں ان کی عزت مجروح ہوئی ہے، ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور قانون سے تجاوز کیا گیا ہے۔ سارے ہاؤس کو اس کا افسوس ہے۔ ہم سب بشمول آپ کے جو اس ہاؤس کے custodian ہیں کا فرض بنتا ہے کہ ہر ممکن ان کی عزت و ناموس اور شہرت کا تحفظ کیا جائے۔ فاضل رکن یہاں تشریف رکھتے ہیں جیسے انھوں نے مطالبہ کیا ہے میں حکومت پنجاب کی طرف سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ میں کمیٹی کے جن ممبران کے نام پیش کر رہا ہوں وہ وزیر خزانہ کی مشاورت سے دونوں پارٹیوں سے لئے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! قطع کلامی معاف۔ کمیٹی کے ممبران کے نام note کئے جائیں، اسد معظم صاحب کدھر ہیں؟

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ڈاکٹر اسد معظم صاحب لابی میں اپوزیشن والوں کے پاس گئے ہیں۔ ابھی آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر اسد معظم اور معزز ممبران حزب اختلاف
واک آؤٹ ختم ایوان میں واپس کر کے تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں ان کی بات کو بے مقصد نہیں بلکہ بامقصد سمجھتا تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ ان کی بات کے بعد حکومت کی طرف سے جواب آ جائے لیکن انھوں نے وہ جواب سنا نہیں اور درمیان میں کچھ دوستوں نے معاملے کو اور طرح سے شروع کر دیا۔

معزز ممبران حزب اقتدار: اپوزیشن والوں نے۔

جناب سپیکر: آپ ان کی اپوزیشن ہوں گے لیکن میری اپوزیشن میں نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: پلیز! مجھے بات کرنے دیں۔ میں بات کر رہا ہوں۔ میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا تھا کہ یقیناً میری سو فیصد ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور رہیں گی لیکن میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ ان کا مؤقف بھی سن لیا جائے اور جو بات میرے ذہن میں تھی وہ اب سردار صاحب نے کر دی ہے، یقیناً آپ کی عزت میری عزت ہے۔ میں آپ کے استحقاق کو اپنا استحقاق سمجھتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے خیال میں آپ میری بات نہیں سن پائے یا ادھر سے شور و غل ہو گیا اور وہ معاملہ الٹ پلٹ ہو گیا۔ لہذا حکومت جو کمیٹی بنا رہی ہے اب سردار صاحب اس کے نام بتاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری گزارش بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سنوں گا لیکن ابھی میں سردار صاحب کو floor دے چکا ہوں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! آپ مجھے floor دے چکے ہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں سردار صاحب کو floor دے چکا ہوں۔ جی، سردار صاحب! آپ بات کریں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! جیسے میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کے سامنے عرض کر رہا تھا کہ ہر معزز رکن کا وقار، عزت ہم سب کے لئے مشترکہ ہے۔ ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے ہمیں بھی اس پر اتنا ہی صدمہ ہے جتنا ان کو ہوا ہوگا۔ یہ بھی بڑے افسوس کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت پر عمل نہ ہوا۔ جب انھوں نے ایوان کے اندر اس ناراضگی اور رنج کا اظہار کیا تو ان کی فرمائش کے مطابق میں اس کمیٹی کے نام آپ کی خدمت میں تجویز کر رہا ہوں جو اس معاملے کی تحقیق کر کے رپورٹ پیش کرے گی۔ وزیر قانون کی سربراہی میں اشرف خان سوہنا وزیر محنت، ملک ندیم کامران وزیر خوراک، محمد حسین ڈوگر ایم پی اے قصور سے اور ڈاکٹر اسد اشرف ایم پی اے لاہور سے ہیں، ان پانچ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دیجئے۔ آپ اس کے لئے ٹائم مقرر کر دیں تاکہ اس ٹائم کے اندر یہ کمیٹی آپ کے سامنے اس واقعہ کی رپورٹ پیش کرے اور اس پر آپ کی جو بھی ہدایت ہو حکومت اس پر عمل کرے گی۔

معزز ممبران حزب اختلاف: اپوزیشن سے بھی اس کمیٹی میں کوئی ممبر رکھا جائے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہنا لازم سمجھتا ہوں کہ اگر ان بچوں کو ان کی عزت و وقار کا احساس تھا تو پھر اسے شور و غل میں ختم کرنے کی کوشش نہ کی جاتی اور ہمارا مؤقف سن لیا جاتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: درست بات ہے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ پنجاب (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): خدا نخواستہ ہم ان کے مؤقف کی، ان کے مطالبے کی نفی کرتے یا ان کے ساتھ تعاون نہ کرتے تو پھر یہ بات کرتے۔ انھوں نے تو صرف جلتی پر تیل ڈالنے کی کوشش کی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ اگر ان کو ڈاکٹر اسد معظم کے ساتھ ہمدردی تھی تو ہماری بات سن لیتے پھر اس پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔ جلتی پر تیل ڈالنا غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

جناب سپیکر: پہلے ان کو بات کرنے دیں پھر آپ کو ٹائم ملے گا۔ جی، چودھری صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! انھیں اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں خود ان کی بات کا جواب دوں گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع: ہم نے ایک معزز رکن کے حوالے سے بات کی تھی لیکن میں نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جناب کھوسہ صاحب نے کہا کہ جلتی پر تیل۔ یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: وہ بہت سمجھدار ہیں، وہ غیر پارلیمانی الفاظ کے استعمال سے یقیناً پرہیز کرتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب چودھری صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں پھر استدعا کرتا ہوں کہ یہ غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے ارشاد کے مطابق محترم ذوالفقار کھوسہ صاحب نے ارشادات فرمائے اور ہماری طرف سے بھی ان کی مکمل بات سنی گئی۔

میں اپنی بات کرنے سے پہلے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے لئے ٹائم کی قدغن نہیں ہوتی، یہ سابقہ traditions ہیں۔اب جیسے مرضی آپ نئی traditions set کرتے جائیے گا پھر کبھی اس کو بہتر کر لیا جائے گا تو ان کے لئے ٹائم کی قدغن ہوئی ہے اور نہ ہی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی interrupt نہیں کرے گا۔ آپ بولتے جائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ہاں! اگر کسی کو میری غلط بات نظر آئے تو پھر دوسروں کو بھی بولنے کا حق دیجئے گا لیکن ہمیشہ یہ رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ پہلے قائد حزب اختلاف کو وضاحت کر لینے دیجئے۔اگر traditions کے مطابق مجھے بات کرنے دیتے تو میری بات کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ویسے بھی جب قائد ایوان یا قائد حزب اختلاف کھڑے ہوتے ہیں تو تمام ہاؤس seize ہو جاتا ہے اور اس وقت کوئی اور معزز ممبر نہیں بولتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں ہمیشہ آپ کی بہت عزت و احترام کرتا ہوں اور میں دوسری طرف بھی request کرتا ہوں وہ آپ کو interrupt نہیں کرتے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ذوالفقار کھوسہ صاحب نے کمیٹی بنانے کے ساتھ ساتھ ارشاد فرمایا کہ ہماری طرف سے جلتی پر تیل ڈالنے کی کوشش کی گئی۔میں کہتا ہوں کہ آپ جلاتے ہی کیوں ہیں، آپ اپنے ساتھیوں میں آگ کیوں لگاتے ہیں؟ یہ ایک یونیک اتحاد بنا تھا لیکن انھوں نے مانا کہ ہم نے آگ جلائی ہے۔ایک معزز گھر میں آگ لگائی ہے تو اس میں جلتی پر تیل ہم نے نہیں ڈالا بلکہ اسے مظلوم ساتھی سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں کھوسہ صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پہلے مجھے بات کر لینے دیجئے پھر بعد میں بات کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ انھیں address نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک mind set ہے جو پولیس کے ذریعے پورے صوبے میں تمام لوگوں کے لئے ایک عذاب بنا ہوا ہے۔ایک طرف تو ان

لوگوں کے ساتھ اتنی زیادتیاں کی جاتی ہیں اور بعد میں پانچ پانچ چھ چھ پارلیمانی سیکرٹریز کالولی پاپ دے کر انھیں چپ کرایا جاتا ہے۔میں تو ان پر حیران ہوں کہ ان کے اتحاد کے بارے میں روزانہ سارا میڈیا کہہ رہا ہوتا ہے۔ہم تو آپ لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے صوبے کی عوام پر مہربانی کریں، آپس کی لڑائیاں بند کریں، اب ایک دوسرے کو انتقام کا نشانہ بنانا بند کریں اور لوگوں کے گھروں پر حملے بند کروائیں۔

آج کے اخبارات میں دیکھیں کہ صرف لاہور میں 29 ڈکیتیاں ہوئی ہیں اور لاہور وہ شہر ہے جس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے focus کیا ہوا ہے۔آٹھ ماہ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ایک ہی statement آئی ہے کہ 24 گھنٹوں کے اندر اندر لاہور کے ضلع کا گند اٹھا کر باقی 34 اضلاع میں پھینک دیا جائے۔آپ دیکھیں کہ سابق سیکرٹری داخلہ تسنیم نورانی محفوظ نہیں ہے۔اس کے گھر ڈکیتی ہوئی ہے جس دن ان کی خبر "نوائے وقت" اخبار میں آئی اس دن 40 ڈکیتیاں ہوئیں، جس پولیس کو لوگوں کی حفاظت کرنی چاہئے وہ federating کا نمائندہ بنتے ہوئے، 9-مارچ کو فیڈریشن پر حملہ کرنے کے لئے یہاں تیاریاں کر رہی ہے۔وہ اپنے کام پر لگی ہے اور ڈکیت اپنے کام پر لگے ہیں۔یہاں پر کھاد جس کی قیمت 600 روپے فی بوری ہے وہ 1200 روپے میں مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں چودھری صاحب! پھر مجھے آپ کو منع کرنا پڑ گیا ہے۔مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ میرا right ہے۔آپ مجھے بات مکمل کرنے دیں پھر جو بھی بولنا چاہتا ہے وہ بولے۔میں ایک بات کر کے اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ لمبی بات کریں۔میں آپ کو مکمل سننے کے لئے تیار ہوں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! پچھلے دنوں ضلعی ناظمین کے خلاف 80 لاکھ روپے کے اشتہارات دیئے گئے اور ان لوگوں کے خلاف جتنی رقم نکالی گئی ہے انھیں تو ہانگ کانگ اور آئی ایم ایف کے پیچھے پھرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، یہ ان سے وہ پیسے نکلوا لیں یا انھوں نے جو مناظرے کے لئے کہا ہے اسمبلی کے باہر سارے لیڈران کو بلا لیا جائے جس میں وزیر اعلیٰ صاحب بھی ذوالفقار کھوسہ صاحب کے ساتھ اپنی ٹیم لے کر آ جائیں اور ان کو بھی بلایا جائے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔یہ قوم آٹھ ماہ سے ایک تشنج میں مبتلا ہے۔خدا کے لئے حکومت کیجئے، آپس میں مل جایئے، بُرا وقت آ رہا ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے کیوں تماشا بنتے ہیں؟ ایک

دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے ہیں، ایک دوسرے کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔آج کوئی دبنے سے نہیں دبنے والا۔ حکومت کے لئے good governance کی مثال زبان سے نہیں ہوتی۔ میڈیا کے چند لوگوں کے ذریعے نہیں کہا جا سکتا اور یہ روایات بھی رہی ہیں کہ جس ممبر نے بات کر لی ہے وہ بیٹھا رہے جب دوسرے کی بات ختم ہو جائے تو وہ پھر کھڑا ہو۔

جناب والا! میں آخر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ یہاں پر law & order پر debate رکھی جائے، زراعت پر debate رکھی جائے اور ہمارے اس مظلوم ساتھی کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے وہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے ساتھی نہیں ہیں، وہ اس معزز ایوان کے ممبر ہیں۔ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب personal explanation پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سنوں گا لیکن ابھی نہیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب والا! یہاں میرے اس فقرے سے ان کو بڑی آگ لگی کہ "جلتی پر تیل پھینکنا"۔ میں اس لئے کہہ رہا تھا کہ ہم حکومت کی طرف سے ان کی حق رسی کے لئے، ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اعلان کرنا چاہتے تھے۔ اسی دوران اپوزیشن بنچوں کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی اور وہ نشاندہی کر کے خود باہر چلے گئے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہاؤس میں جو مسئلہ اٹھایا گیا ہے اس کا حل حکومت کی طرف سے پیش کیا جائے۔ لیڈر آف اپوزیشن اپنی تقریر کہاں سے کہاں لے گئے؟ دیکھیں! یہاں ناظمین کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے بارے میں اشتہارات دینے پر 80 لاکھ روپے خرچ کر دیئے گئے ہیں۔ فرد واحد کے لئے "پڑھا لکھا پنجاب" کے اشتہارات پر 2۔ارب روپے خرچ کئے گئے تھے۔ یہ اس کا ذکر یہاں پر نہیں کریں گے۔ یہ law and order کی situation کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں کہ "As you sow so shall you reap"

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! جی، بالکل آپ نے ٹھیک فرمایا ہے۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ انتقامی کارروائی نہ کریں۔ اس سفید ریش میں مجھے نیلا گنبد کی مسجد سے جمعہ کی نماز پڑھتے ہوئے اٹھا کر تھانے میں لے گئے تھے، وہ کس جرم میں، اس وقت انہی کی

حکومت تھی، آج یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں؟ آج یہ ہمیں ایک مثال بتا دیں کہ مسلم لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی کی coalition government نے کسی کو نشانہ بنایا ہو؟ یہ مجھے اس طرح کی کوئی ایک مثال دے دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: تھوڑا سا مجھے بھی یاد ہے کہ جب وہاں سے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور چودھری رفیق صاحب کو اٹھایا گیا تھا تو اس وقت انھوں نے ان دونوں کو پاؤں میں جوتے بھی پہننے نہیں دیئے تھے۔ مجھے یہ بات اچھی طرح سے یاد ہے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! پھر مجھے یہ بھی یاد ہے۔ میں on record بات کر رہا ہوں کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اپنے خاص ایلچی کو مجھ سے ملنے کے لئے کوٹ لکھپت جیل میں بھیجا تھا اور مجھ سے معذرت کی تھی۔ بغیر کسی جرم اور قصور کے جیل میں بھی ڈالا ہوا ہے اور وہاں اپنا ایلچی بھیج کر مجھ سے معذرت بھی کرتے ہیں۔ میرا فقرہ تب بھی یہی تھا کہ "آپ وہ کریں جو آپ کو ایک ڈکٹیٹر حکم دے رہا ہے اور میں وہ کروں گا جو جمہوریت کے تقاضے ہیں"۔

جناب سپیکر: Very good جی، ڈاکٹر اسد معظم صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے آج بولنے کا موقع دیا ہے۔ میں خاص طور پر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ، کامران مائیکل، سب معزز ممبران اور خصوصاً پاکستان پیپلز پارٹی کی اپنی بہنوں، بھائیوں اور اپوزیشن کے معزز ممبران کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جنھوں نے آج اس مسئلے پر اپنے ایک ساتھی کا ساتھ دیا۔

جناب والا! سردار صاحب نے فرمایا کہ ایک ایم پی اے کا وقار مجروح ہوا ہے۔ ایک ایم پی اے کی عزت پر حرف آیا ہے، ایک ایم پی اے کی تذلیل کی گئی ہے تو ایم پی اے بعد کی بات ہے پہلے انسانی حقوق کی بات ہے۔ پہلے چادر اور چار دیواری کی بات ہے۔ میں ریکارڈ کی بات کروں گا کہ ہم وہی لوگ ہیں کہ پرویز مشرف کے دور میں کم از کم بیس دفعہ تھانوں اور جیلوں میں بند رہے ہیں، پنجاب اسمبلی میں داخل ہونے سے پندرہ پندرہ دن تک پابندی لگائی گئی اور ہمیں اٹھا کر تھانوں میں بند کیا جاتا رہا، ہمیں جیل میں ڈالا گیا۔ یہ بھی ریکارڈ کی بات ہے کہ میرے اوپر جھوٹا قتل کا مقدمہ بنوایا گیا، مجھ پر الیکشن کے دوران لڑکی کے اغواء کا مقدمہ بنایا گیا مگر میں نے کبھی اپنی زبان سے ایک حرف بھی نہیں نکالا

کیونکہ وہ دور قربانیوں کا دور تھا، وہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے نقش قدم پر چلنے کا دور تھا۔ خدا کی قسم اگر آج بھی کوئی آمر آئے، آج بھی کوئی پرویز مشرف اور پیدا ہو جائے، کوئی ضیاء الحق اور پیدا ہو جائے تو ہم لوگ اپنی جان پر کھیلنا جانتے ہیں مگر دکھ اس بات کا ہے کہ آج اس جمہوریت کے دور میں ایک ایس ایچ او گھر میں داخل ہوتا ہے اور ڈی آئی جی فیصل آباد، ایس ایس پی فیصل آباد اس کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ دکھ اس بات کا ہے کہ چیف منسٹر صاحب 12 تاریخ کو آئی جی پولیس کو orders pass کرتے ہیں کہ چار دن کے اندر اندر اس کی انکوائری رپورٹ مجھے بھیجی جائے لیکن آج بیس اکیس دن بعد بھی وہ رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب تک نہیں پہنچ سکی۔ یہ بیوروکریسی کیا کر رہی ہے، کیا اس صوبے کو پولیس نے یرغمال بنا رکھا ہے؟ میں سردار ذوالفقار کھوسہ سے ایک اور گزارش کروں گا کہ یہ جو کمیٹی انھوں نے آج form کی ہے اس کی رپورٹ 48 گھنٹے کے اندر پیش کی جائے۔ تمام لوگوں کو پابند کیا جائے کہ وہ بدھ والے دن اسی وقت، اسی جگہ پر اپنی رپورٹ پیش کریں۔ بہت شکریہ

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): میں فاضل رکن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ ان کا دل رنجیدہ ہے اور وہ حق بجانب ہیں کہ یہاں پر اپنے غم وغصہ کا اظہار کریں۔ دوبارہ یہ باتیں دھرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے تو خود تسلیم کیا ہے۔ چیف منسٹر کے احکامات کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اب آپ پر منحصر ہے کہ جو مدت آپ اس کمیٹی کو دیں گے وہ اس کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ صرف reality کو سمجھتے ہوئے آپ یہ ضرور دیکھیں گے کہ ان افسران کو بلانا ہے اور پوری تحقیق کرنی ہے۔ لہذا اتنی مہلت ضرور دی جائے، میں یہ نہیں کہتا کہ ایک مہینہ دیں یا دو ہفتے دیں لیکن اتنا مناسب وقت دے دیں کہ ان سب کی شنوائی ہو سکے اور پھر اسمبلی میں آپ کے سامنے وہ رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کا بھی مشکور ہوں۔ ہمارے بھائی ڈاکٹر اسد معظم صاحب کے ساتھ واقعی فیصل آباد میں پولیس کے ایک انسپکٹر نے زیادتی کی تھی۔ ہم نے وہاں پر ڈی آئی جی کے ساتھ اس معاملے کو اٹھایا لیکن ہمیں انصاف نہ ملا۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی گئی جنھوں نے اس کیس کی تفتیش پنجاب کرائم برانچ، لاہور میں تبدیل کر دی۔ ہمارے ایم پی اے صاحب

اس سے مطمئن نہیں ہیں اور آپ نے اس بارے میں آج ایک کمیٹی بنائی ہے۔ میں ان سے اور سردار صاحب سے گزارش کروں گا کہ معزز ممبران کمیٹی کو پورا موقع ملنا چاہئے تاکہ اس کے بعد کسی کے پاس کوئی بہانہ نہ رہے کہ وقت کی کمی تھی۔ جلدی میں فیصلہ نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ وقت تو ڈاکٹر اسد معظم صاحب کی مرضی سے طے ہونا چاہئے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ان سے پوچھ کر ہی بات کر رہا ہوں۔ اس بات کو بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ اس معاملے کو بڑھایا جائے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ ہو اسی لئے میں نے گزارش کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہی ہے کہ آپ مہربانی کر کے بے شک اس وقت کو تھوڑا بڑھا لیں اور ہفتے یا پیر تک اس کی رپورٹ ہاؤس میں آجائے اور اس پر فیصلہ ہو تاکہ سب کو انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: ہفتے کو تو چھٹی ہوگی، ہفتے کو اجلاس نہیں ہوگا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): تو آپ Monday کا دن رکھ لیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اسد معظم صاحب! آپ مجھے time کا بتائیں؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں، میں 60 سیکنڈ سے زیادہ بات نہیں کروں گا۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! مجھے اجازت دیجئے گا۔ میں سینئر منسٹر صاحب کی تجویز سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ کوئی ایسا فیصلہ نہ کیا جائے جس میں جلد بازی کا عنصر ظاہر ہو۔ مہربانی کر کے اگلے سوموار تک کمیٹی کو مہلت دے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سعید اکبر صاحب پہلے time کرنل صاحب کا ہے کیونکہ وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے لیکن ایک چیز کو بڑا غور سے دیکھنا پڑے گا کہ یہ واقعہ کس شہر میں ہوا؟ یہ ہمارے سینئر منسٹر صاحب کے شہر میں ہوا، اگر سینئر منسٹر صاحب اور وزیر قانون کے شہر کی یہ حالت ہے تو مجھے بتائیں کہ پھر ہم لوگ کہاں جائیں؟ یہ تو ہماری حالت ہے ہمارے سینئر منسٹر بھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے ہیں اور اپنے ایک ساتھی ایم پی اے کو نہیں بچا سکتے ہیں تو آپ ہمیں بتادیں کہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے پھر ہم کہاں جائیں؟

جناب سپیکر: آپ بڑے سمجھدار ہیں ماشاء اللہ۔آپ تشریف رکھیں۔سعید اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ جتنی بھی کارروائی ہو رہی ہے یہ سارا prerogative آپ کا ہے۔کمیٹی بنانا بھی آپ کا prerogative ہے، time limit کرنا بھی آپ کا prerogative ہے۔یہ بات House کی روایات میں ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ آپ کمیٹی کے لئے time fix کریں، اگر اس وقت میں نہیں ہو سکتا تو یہ کمیٹی اتنی بااختیار ہوتی ہے کہ یہ House سے ایک دو دن کا time extend کروا سکتی ہے۔یہ بہت urgency والا کام ہے آپ اس کے لئے time limit کریں اور اس کے بعد اگر کمیٹی چاہے تو وہ آپ کو time extend کرنے کے لئے request کرے تاکہ آپ اس کا وقت بڑھا سکیں۔اس میں ایک ہفتے کا وقت نہیں ہونا چاہئے بلکہ دو تین دن کا ٹائم ہونا چاہئے۔کمیٹی اس کی ساعت کر کے آپ کو بتائے اگر آپ مناسب سمجھیں تو وقت بڑھا دیا جائے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں اور مجھے مشورہ کرنے دیں، میں اپنے بھائی سے پوچھ رہا ہوں کہ جس طرح سے suggestions آئی ہیں ان کے مطابق اگر ان کو ٹائم دیا جائے تاکہ ان کو بھی سن لیا جائے۔ یہ فیصلہ کمیٹی نے ہی کرنا ہے لیکن ہم کوئی ایسا فیصلہ بھی نہیں کرنا چاہتے کہ جس سے خدانخواستہ ہمیں شرمندگی اٹھانا پڑے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں بات کر رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔جب میں بات کر رہا ہوں تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔آپ تشریف رکھیں۔ I am sorry.

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میری آپ سے التماس ہے کہ آپ کمیٹی کو 48 یا 72 گھنٹے کا ٹائم دیں۔ اس کے بعد بھی اگر کمیٹی یہ سمجھے کہ وہ ابھی تک کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکی تو وہ دوبارہ آپ سے وقت لے سکتی ہے۔

جناب سپیکر: پھر سوموار تک ٹھیک ہے؟

ڈاکٹر اسد معظم: جناب! 72 گھنٹے تو جمعرات تک مکمل ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: سوموار تک کر لیتے ہیں کیونکہ درمیان میں ہفتے کی چھٹی بھی آ جائے گی۔

ڈاکٹر اسد معظم: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سوموار تک اس کی رپورٹ پیش ہو گی۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

معزز ممبران حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ میں سے کس نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے، اتنے بندوں کو میں کس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا؟

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آج آپ سے پوائنٹ آف آرڈر لینے کے لئے مجھے شدید محنت کرنا پڑی ہے۔ ہمارے محترم بزرگ جناب کھوسہ صاحب نے ہم پر اتنا کیچڑ اچھالا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات ہو گئی۔ کوئی کیچڑ نہیں ہے۔ اب بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! انصاف اور اصول کی بات کرنے والے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ قبضہ گروپ کے حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کی بات سن لی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: قبضہ گروپ کے حوالے سے بھی ان کے دامن پر کتنے بدنما داغ ہیں اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دینے کے حوالے سے ان پر کتنے الزامات ہیں۔ یہ کون سے انصاف کی بات کرتے ہیں، کس اصول کی بات کرتے ہیں؟ سیالکوٹ میں انہوں نے کن کن مجرموں کو پناہیں دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔ اب ہم ایجنڈے کی طرف چلتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! یہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں۔ اپنا ہاتھ اور دامن یہاں پر پیش کریں اور یہ بتائیں کہ ان کے اوپر یہ الزامات کیوں لگ رہے ہیں، یہ کس انصاف کی بات کرتے ہیں، یہ کس اصول کی بات کرتے ہیں؟---

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کر دیا جائے۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House. وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! House کو in order کریں۔

MR. SPEAKER: Order please.Order in the House.

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد) جناب سپیکر! میں عرض کروں، میرے بھائی سعید نوانی صاحب نے جو بات کی ہے کہ جب تک آپ اپنی زبان سے ممبران کا نام نہیں بولیں گے اس وقت تک یہ گفتگو ہوتی رہے گی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب اس کمیٹی کو preside کریں گے۔ جناب محمد اشرف سوہنا، سردار محمد حسین ڈوگر صاحب۔ ڈاکٹر اسد اشرف صاحب پر مشتمل کمیٹی قائم کی جاتی ہے اور ان کو House کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ سوموار تک یہ اپنی رپورٹ پیش کر دیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز شفیع صاحب کو بولنے دیں لیکن دیکھ لیں کہ وقفہ سوالات ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ سوالات نہ کئے جائیں تو میں ان کو pending کر دیتا ہوں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب والا! گجرات کا ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اس کے اوپر مجھے ایک منٹ دے دیں۔ گجرات میں زمیندارہ کالج میں چار دن پہلے ایک بہت المناک واقعہ ہوا۔

جناب سپیکر: کیا ہوا ہے؟

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: زمیندارہ کالج گجرات میں پولیس نے ایک بہت بڑی پولیس گردی کی ہے بلکہ دہشت گردی کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی اس کے لئے ایک طریق کار ہے اس کے مطابق چلیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب والا! یہ ایک بہت بڑا issue ہے لیکن مجھے آپ اس کے لئے وقت نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: اس House میں کوئی چھوٹا issue تو آتا ہی نہیں ہے۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب والا! اسی لئے تو ہم اس issue کو سامنے لے کر آرہے ہیں تاکہ پتا چل سکے کہ ---

سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اس معاملے کو لکھ کر پیش کریں۔ (قطع کلامیاں)
تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ رانا محمد اقبال صاحب! آپ کا سوال ہے۔ نمبر بولیں۔ (قطع کلامیاں)

رانا محمد اقبال خان: سوال نمبر 51۔

لاہور-موضع شاہدرہ، سگیاں، جیا موسیٰ، نین سکھ اور حلقہ پی پی-137 میں سرکاری اراضی اور متعلقہ دیگر تفصیل

*51: رانا محمد اقبال خان: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) موضع شاہدرہ، سگیاں، جیا موسیٰ، نین سکھ اور حلقہ پی پی-137 لاہور میں کتنی سرکاری اراضی موجود ہے نیز اس سرکاری اراضی کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے اور اس اراضی پر حکومت کتنے اور کون کون سے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ موضع جات میں حکومت نے لیز پر کتنی اراضی دی ہوئی ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) سرکاری اراضی ملکیتی صوبائی حکومت تعدادی 20355 کنال ایک مرلہ اور 197 مربع فٹ ہے۔ جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ منصوبہ جات کی بابت متعلقہ محکمہ جات یا سرکاری ادارے ہی واضح کر سکتے ہیں۔

(ب) ان موضع جات و حلقہ پی پی۔137 میں کوئی رقبہ لیز شدہ نہ ہے اور نہ ہی کوئی اندراج ریکارڈ مال میں پایا گیا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

اس معزز House کا وقت ضائع نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! گجرات میں زمیندارہ کالج میں تین دن پہلے۔۔۔

جناب سپیکر: علی نور نیازی صاحب! آپ نے ایک گھنٹے سے یہ بات کی ہے کہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دی جائے آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب والا! میں اس معزز ایوان کی توجہ اپنے ان فلسطینی بھائیوں پر ہونے والے مظالم کی طرف دلانا چاہتا ہوں جہاں مسلسل 21 روز طیاروں، ٹینکوں، توپوں اور میزائلوں کے ذریعے غزہ کی بستی کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ ہزاروں کے قریب مسلمانوں کا ناحق خون بہایا گیا۔ حملوں کے ذریعے سکولوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں پر بم برسائے گئے۔ تمام انسانی حقوق کے چیمپئن خاموش تماشائی بنے رہے۔ سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلم حکمران بھی اسرائیل کا ہاتھ روکنے کے لئے آگے نہیں بڑھے۔ ایک آدھ کے سوا کسی نے بھی اسرائیل سے سفارتی، تجارتی بائیکاٹ کا اعلان نہیں کیا۔

جناب سپیکر: علی نور نیازی صاحب! میری بات سنیں۔ اس بارے میں ہماری بات مکمل ہو چکی ہے۔ حکومت کی دونوں اتحادی جماعتوں اور اپوزیشن کی اس مسئلے پر بات ہو چکی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ کل آپ اس resolution کو متفقہ طور پر لے آئیں آپ کی بہت بہت مہربانی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! ہم آج اسے لانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

میرے بھائی! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے آپ کی بات سن لی ہے، کل انشاء اللہ دونوں طرف سے متفقہ resolution آئے گی۔ جی، جی۔ سوال نمبر 51۔ (قطع کلامیاں)
جی بھائی! آپ اپنی قرارداد ادھر دے دیں ناں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)
Voting ابھی نہیں ہوگی۔ آپ تشریف رکھیں۔ علی نور نیازی صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب کامران مائیکل! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ نیازی صاحب کی بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر اس لئے آنی چاہئے کیونکہ اس میں بہت سی چیزیں دیکھنے والی ہیں۔ ہمارے بھائی نے بات کی کہ غزہ میں فلسطینی مسلمان بھائی شہید ہو رہے ہیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فلسطین میں ہمارے مسلمان اور مسیحی بھائی سب مل کر لڑ رہے ہیں اور شہید ہو رہے ہیں۔ اس قرارداد میں ابھی گنجائش باقی ہے، اس کو ہم بالکل vet کریں گے اور اس کو proper طریقے سے پیش کریں گے۔ شکریہ

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! ہمارے نہتے بھائی شہید ہو رہے ہیں۔ اسرائیل فلسطینیوں کے اوپر بمباری کر رہا ہے، ہمیں اس چیز کی مذمت کرنی چاہئے اور اسی لئے ہم نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! نیازی صاحب جو بات کر رہے ہیں اس پر پورا House متفق ہے۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن لاء منسٹر صاحب آج نہیں آئے ہیں، وہ کل آئیں گے اور ہم متفقہ طور پر ایک قرارداد لے کر آئیں گے جس کا کوئی اثر بھی ہوگا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ کل صبح ہم اس کے لئے بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کی نوک پلک دیکھ کر بڑے اچھے طریقے سے کرنا پڑے گا۔ بات ہو گئی ہے، بس اب آگے چلنے دیں۔ ایسے تو یہ سوالات رہ جائیں گے۔ یہ آپ کا ایجنڈا اسی طرح پڑا رہے گا آپ کیا کرتے ہیں؟ وقفہ سوالات شروع ہے۔ آپ proper طریقے سے آئیں ناں، پھر آپ کی بات سنی جائے گی۔ جی، رانا محمد اقبال خان صاحب! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں، نہیں تو آگے بڑھتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

رانا محمد اقبال خان: شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: next question میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔میاں صاحب! نمبر بولئے گا؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں question پر جانے سے پہلے آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 28۔نومبر کو session کا جو آخری دن تھا اس کے اندر میرا سوال نمبر 7 اور 8 زیر بحث آیا تھا جس میں کوئی ایک گھنٹہ بحث ہوئی تھی۔اس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ پنجاب کی 8 ہزار ایکڑ سرکاری اراضی جس پر D.H.A نے قبضہ کیا تھا اس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ معاملہ C.M.I.T کے سپرد کر دیا جائے گا اور اس session میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے گی تو میں اس حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے بتا دیا جائے کہ اس کے بارے میں کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: کل لاء منسٹر صاحب تشریف لائیں گے تو انشاء اللہ آپ کی ان سے بات کروائیں گے اور ان سے مکمل رپورٹ لیں گے کہ اس کا کیا ہوا ہے؟اب آپ اپنے سوال پر چلیں۔

میاں نصیر احمد: سوال نمبر 99 ہے۔

ضلع لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*99: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے؟

(ب) اب تک کتنے موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے موضع جات بقایا ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ کتنا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا،اس کی حتمی تاریخ بتائی جائے؟

(د) لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرانے میں کیا مشکلات ہیں،اس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ جلد از جلد کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کسی کمپنی کی خدمات لی گئی ہیں، اگر نہیں تو کیا کسی کمپنی سے خدمات لی جا سکتی ہیں؟

(و) کیا لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنائی جا سکتی ہے، جو اس معاملے کو ہینڈل کرتے ہوئے جلد از جلد کمپیوٹرائزیشن کے مرحلے کو مکمل کرانے میں معاون ثابت ہو؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) جی ہاں ضلعی حکومت لاہور تحصیل سٹی لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈز کمپیوٹرائزڈ کر رہی ہے۔

(ب) تحصیل سٹی لاہور کے 115 موضع جات میں سے 109 موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔

(ج) ضلع لاہور کی دونوں تحصیلوں میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کا تخمینہ تقریباً 25 کروڑ روپے کا ہے۔ لینڈ ریکارڈز مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پراجیکٹ ضلع لاہور کے مکمل ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا کام دسمبر 2010 میں مکمل ہونا متوقع ہے۔

(د) لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرانے میں درج ذیل مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے:۔

(i) ایسا سافٹ ویئر بنانا جو کہ ریکارڈ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے (حکومت ایسا سافٹ ویئر بنانے کے آخری مراحل میں ہے)

(ii) پٹواری کے ہاتھ سے لکھے ہوئے ریکارڈ میں بہت سی غلطیاں ہیں جو کہ درست کرنے کی ضرورت ہے۔

(iii) ریکارڈ کی پٹواری سے درستگی کرانا ایک طویل مرحلہ ہے۔

(iv) کمپیوٹر کے تربیت یافتہ افراد کی فراہمی فی الحال محدود ہے۔

(ہ) پنجاب بھر میں استعمال کے لئے سافٹ ویئر تیار کرنے کی غرض سے 4 سافٹ ویئر کمپنیاں منتخب ہو چکی ہیں، جن کے نام یہ ہیں:۔

(i) اکاؤنٹینسی آؤٹ سورسنگ سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

(ii) ڈیسکون انفارمیشن سسٹم (پرائیویٹ) لمیٹڈ

(iii) نیٹ سول ٹیکنولوجیز لمیٹڈ

(iv) ٹیکلو جیکس

ان کمپنیوں کے تیار کردہ سافٹ ویئر میں سے بہترین سافٹ ویئر منتخب کیا جائے گا۔

(و) صوبائی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے ریونیو نہ صرف کمپیوٹرائزیشن کے کام کی نگرانی کر سکتی ہے بلکہ ضلعی حکام اور اہلکاروں کے تعاون کو بھی یقینی بنا سکتی ہے۔

میاں نصیر احمد: اس سوال کے جز (ب) میں، میں نے لاہور سٹی کے حوالے سے جو land revenue record computerized کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں پوچھا تھا تو جواب دیا گیا ہے کہ لاہور سٹی کے 115 موضع جات ہیں جن میں سے 109 کا ریکارڈ computerized کر دیا گیا ہے۔ میں اس میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ لاہور ضلع کے ٹوٹل 371 موضع جات ہیں تو پہلے نمبر پر مجھے جواب کے حوالے سے بتایا جائے کہ یہاں پر 115 موضع جات لکھے گئے ہیں تو کیا یہ 115 ہیں یا 371 ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ سٹی اور تحصیل کے ہیں، ڈسٹرکٹ کے نہیں ہیں اور موضع جات ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک نمبر پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان کی 2/2 آبادیاں ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے یہاں پر تحصیل اور سٹی کے 115 موضع جات لکھے گئے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب کا جواب بالکل سمجھ نہیں آیا کہ یہ تحصیل اور سٹی کیا ہے؟ جب لکھا ہوا ہے کہ ضلع لاہور میں کتنے موضع جات ہیں تو میں ان سے اس کی detail پوچھنا چاہ رہا ہوں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جواب میں لاہور سٹی کا لکھا ہوا ہے۔

میاں نصیر احمد: میں نے تحصیل کا نہیں بلکہ ضلع لاہور کے تمام موضع جات کے computerize record کے حوالے سے پوچھا ہے لیکن مجھے صرف لاہور سٹی کا بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نصیر صاحب! آپ کے جز (ب) میں ہے کہ اب تک کتنے موضع جات کا ریکارڈ computerized ہو چکا ہے اور کتنے موضع جات بقایا ہیں؟

میاں نصیر احمد: جی، جناب! اس میں کہا گیا ہے کہ 115 ہیں اور 109 کا record computerized کر دیا گیا ہے جبکہ ڈسٹرکٹ لاہور کے ٹوٹل موضع جات 371 ہیں۔ میں اپنی information ٹھیک کرنا چاہتا ہوں کہ یہ 371 ہیں یا 115 ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کے مطابق ہی انہوں نے جواب دیا ہے۔ بتائیں جی، حاجی صاحب!

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!جز(ب)کے سوال کے مطابق جواب موجود ہے۔ یہ لاہور میں دو دفعہ ایم پی اے رہے ہیں،انہیں بہتر پتا ہو گا۔اگر مزید کوئی معاملہ ہو گا تو میں پوچھ کر انہیں بتادوں گا۔

جناب سپیکر:حاجی صاحب!آپ ریکارڈ کے مطابق انہیں بتادیں۔

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!ڈسٹرکٹ لاہور کینٹ تحصیل کے کسی موضع کا record computerized نہیں ہو رہا۔ تحصیل سٹی کی بابت بتایا گیا ہے کہ 109 مواضعات کا record computerized ہو چکا ہے۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال سے لاہور کا land record computerized کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہر روز میڈیا پر یہ record computerized ہونے کی بات بھی ہوتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب کے اندر Revenue Department ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے سیاسی اور انتظامی ڈھانچے کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے تمام ممبران اس بات پر یقیناً متفق ہوں گے کہ ہمارے تھانے، کچہری کے جتنے مسائل ہیں وہ اس land revenue record میں خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں تو آج پانچ سال گزر جانے کے باوجود لاہور کے 371 موضع جات میں سے صرف 109 کو computerized کیا گیا ہے۔اگر اس حساب سے دیکھا جائے تو باقی زمین کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے مزید 25 سے 30 سال لگیں گے اور پنجاب کی اراضی کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے تو پھر 100 سال لگیں گے۔ میری جناب وزیر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ کس قسم کا مقدس کام ہو رہا ہے کہ کہیں اس کی informations نہیں دی جاتیں، کہیں اس کا time frame نہیں دیا جاتا اور ہر دفعہ اس کے لئے دو سال کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چلیں، ان کی مہربانی ہے کہ انھوں نے مجھے یاد کرایا ہے کہ میں لاہور سے ایم پی اے ہوں اور مجھے بہتر طور پر پتا ہے کہ لاہور کے کتنے موضع جات ہیں۔کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ کمپیوٹرائزیشن کون کر رہا ہے، اس کی monitoring کون کر رہا ہے، کون اس کو look after کر رہا ہے اور یہ کہاں پر ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر:جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!جہاں تک جواب کا تعلق ہے تو جواب ان کے سوال کے مطابق دیا گیا ہے کہ ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو رہا ہے۔کالونیز کی وزارت وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ 2010 تک یہ target پورا کیا جائے گا۔اس کے علاوہ جہاں تک میرے علم میں ہے تو رحیم یار خان، گجرات اور قصور میں کام جاری ہے۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ اس ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کس کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے؟اس حوالے سے وزیر مال تھوڑی سی وضاحت فرما دیں۔اس کا target پہلے 2008 تھا لیکن چار سال گزرنے کے باوجود صرف 25 فیصد کام ہوا ہے۔اس طرح اگلے 15 سال میں بھی لاہور کا ریکارڈ کمپیوٹرائز نہیں ہو سکے گا۔میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کوئی time frame دے دیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ):جناب سپیکر!میں وزیر مال کی معاونت کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کمپیوٹرائزیشن کے معاملے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے جائزہ لینے کے لئے کمیٹی بنائی تھی۔میں بھی اس وقت ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔انھوں نے جو کمیٹی اپنے پچھلے وزارت اعلیٰ کے دور میں بنائی تھی۔گزشتہ ساڑھے 8 سالہ (ق) لیگ کے دور میں اس کام کو پیچھے reverse کر دیا گیا ہے۔اب دو سال کی مہلت دی گئی ہے،12 اضلاع میں کام شروع ہوا تھا اور 23 اضلاع کو انھوں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔اب بقیہ 23 اضلاع اور ان 12 اضلاع کو کمپیوٹرائز ڈ کرنے کے لئے دو سال کی مہلت دی گئی ہے۔

جناب محمد یار ہراج:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(د) کے جواب میں لکھا ہے کہ ایسا software بنانا جو کہ ریکارڈ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے (حکومت ایسا software بنانے کے آخری مراحل میں ہے)پھر جز(ہ) میں لکھا ہے کہ پنجاب بھر میں استعمال کے لئے software تیار کرنے کی غرض سے 4 software کمپنیاں منتخب ہو چکی ہیں۔مجھے یہ واضح کیا جائے کہ کیا یہ چار کمپنیاں software بنانے کے آخری مراحل میں ہیں یا ان میں سے کوئی ایک بنا رہی ہے؟پھر آگے یہ بھی لکھا ہے کہ "ان کمپنیوں کے تیار کردہ software میں سے بہترین software منتخب کیا جائے گا۔" اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ 109 موضع جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا جا چکا ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس software میں یہ ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا گیا ہے؟

وزیر مال وکالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!سوال کا جواب محکمانہ طور پر آتا ہے جس کو وزیر نے follow کرنا ہوتا ہے۔

جناب محمد یسین سوہل:جناب سپیکر!اس میں جو جواب دیا گیا ہے وہ سراسر غلط جواب دیا گیا ہے۔ وزیر مال کے جواب سے یہ لگتا ہے کہ اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا اور کوئی موضع ابھی کمپیوٹرائز نہیں ہوا۔ یہ ہمیں بتائیں کہ اس کو کون monitor کر رہا ہے۔S.M.B.R کر رہا ہے یا چیف سیٹلمنٹ کمشنر کر رہا ہے۔اس کی الف ب کا بھی وزیر مال کو پتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:آپ ایسی بات نہ کریں۔

جناب محمد یٰسین سوہل:جناب سپیکر!آپ کے سامنے ہے کہ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزراء کو ہر معاملے پر مکمل تیار ہو کر آنا چاہئے تاکہ ہم عوام کو آگاہ کر سکیں، ہم یہاں اپنا وقت ضائع کرنے نہیں آتے ہم عوام کے لئے کچھ کرنے کے لئے آتے ہیں۔

جناب سپیکر:اگر آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔اس موقع پر تقریر کی اجازت نہیں ہے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ابھی جو software کا مسئلہ چل رہا تھا کہ ہم اچھا یا بُرا software لے رہے ہیں اس پر میں ایک عام بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کو پنجاب اسمبلی سے جو دوائی مل رہی تھی وہ بھی ایک نمبر سے دو نمبر پر چلی گئی ہے تو پھر یہاں پر soft ware کیسے اچھا آئے گا؟

جناب والا!آپ کو اندازہ نہیں کہ اتنی مقدار میں ادویات خرید لی گئی ہیں کہ جس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ہمیں جو دوائی ڈاکٹر لکھ کر دیتے ہیں وہ محض مارنے کے لئے دو نمبر انسولین دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ نے رات کو جو مجھے دوائی دی ہے کیا وہ بھی دو نمبر دی ہے؟

چودھری طاہر محمود ہندلی(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!وہ ایک نمبر تھی۔

جناب سپیکر:آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔اس پر بات کر لیں گے۔جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار:جناب سپیکر! مجھے اسمبلی کے ڈاکٹر سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے پاس 327 ادویات کی list آئی ہے اور سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ ان سے باہر کسی ایم پی اے کو دوائی نہیں

دیتی۔ ہمارے ڈاکٹروں نے جو ادویات prescribe کی ہیں تو ہم نے وہی ادویات لینی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ پانی کی انسولین ہمیں دے دی جائے اور بیکنگ پاؤڈر کی گولیاں ہمیں دے دی جائیں۔ اس سیکرٹری کو بلایا جائے اور ادویات کی چھان بین کی جائے۔ اس سیکرٹری نے کروڑوں کا گھپلا کیا ہے، اس نے کروڑوں کا کمیشن لیا ہو گا، میں دل کی مریض ہوں میں پانی کی انسولین کیسے لگالوں؟ وہ کہتے ہیں کہ آپ کو یہ انسولین نہیں مل سکتی جو آپ کے ڈاکٹر نے prescribe کی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس پر کل بات کریں گے۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ میں اس بات کا notice لوں گا لیکن گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے۔ میاں نصیر احمد صاحب! آپ اپنا آخری ضمنی سوال کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب بے شک تھوڑا سا وقت لے لیں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے ڈیڑھ ارب روپیہ دوبارہ لینڈ ریکارڈ کے لئے مختص کیا ہے تو اس کے متعلق کم از کم اس معزز ایوان کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے کون سے لوگ ہیں، کیا وہ سیکرٹری ریونیو ہیں، S.M.B.R ہیں یا کون سے آدمی ہیں؟ یہ بے شک ابھی جواب نہ دیں لیکن اگلی دفعہ جب آئیں تو کم از کم اس کا ایک road map بنا ہو کہ کون اس کام کو monitor کر رہا ہے اور کہاں پر پیسے جا رہے ہیں؟ اس حوالے سے یہ آئندہ وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب آپ کو بتا تو گئے ہیں پھر بھی آپ مطمئن نہیں ہو رہے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے حکم دیا ہے اور کام بھی یقیناً ہو رہا ہو گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! محکمہ کالونیز ان کے پاس نہیں ہے لیکن عارضی طور پر جواب دینے کے لئے ان کو بھیجا گیا ہے۔

میاں نصیر احمد: میری یہ request ہے کہ آپ یہ حکم فرمادیں کہ اگلی دفعہ particular صرف اس سوال کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو علیحدگی میں مطمئن کر دیں گے۔ اس سوال کو اب جانے دیں۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): سوال نمبر (A)61۔

رحیم یار خان، رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی سے مزارعین
کو بے دخل کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*61اے۔ محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان میں واقع رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی جو سینکڑوں مزارعین میں منقسم تھی اور وہ اس پر محنت مشقت کر کے اپنے بچوں کو پال رہے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2006 میں وہاں کے لوکل لینڈ مافیا نے پنجاب کی ایک سیاسی شخصیت کا سہارا لے کر ہزاروں ایکڑ اراضی سے سینکڑوں مزارعین کو بے دخل کر دیا اس واقعہ کو حکومت کے نوٹس میں لایا گیا مگر کوئی عمل نہ ہوا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کی انکوائری ایوان کی کمیٹی سے کرانے اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں رابرٹ زرعی فارم کا کل رقبہ 1638 ایکڑ ہے جو دو چکوک پر مشتمل ہے۔ چک نمبر 95/پی میں رقبہ 1154 ایکڑ ہے اور اس میں مزارعین کی تعداد 110 ہے۔ چک نمبر 98/پی میں 484 ایکڑ رقبہ ہے اور 38 مزارعین ہیں۔

(ب) رابرٹ زرعی فارم جو رابرٹ فیملی "مسٹر مائیکل ون رابرٹس" وغیرہ کی ذاتی ملکیت تھا۔ پرائیویٹ اشخاص نے خرید لی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ محمد ابراہیم ولد تاج دین	328 کنال	مورخہ 05-4-9
2۔ مونس الٰہی ولد پرویز الٰہی	24456 کنال 2 مرلہ	مورخہ 05-4-9
3۔ بریگیڈیئر مختار احمد	3643 کنال 2 مرلہ	مورخہ 05-4-9
4۔ محمد ابراہیم وغیرہ ولد تاج دین	1221 کنال 19 مرلہ	مورخہ 05-7-20
5۔ محمد ابراہیم ولد تاج دین	228 کنال صفر مرلہ	مورخہ 05-11-23

6۔امتیاز احمد ولد تاج دین	1000کنال صفر مرلہ	مورخہ 05-11-23
7۔ مونس الٰہیٰ ولد پرویز الٰہیٰ	1554کنال 3مرلہ	مورخہ 05-4-9
8۔ بریگیڈیئر مختار احمد	2315کنال 15مرلہ	مورخہ 05-4-9

رابرٹ زرعی فارم کو رابرٹ خاندان سے پرائیویٹ اشخاص نے خرید لیا ہے۔ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کسی مزارع کو بے دخل نہ کیا گیا ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) رحیم یار خان کسی مزارع کو بے دخل نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): میں نے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ زمین اراضی کتنی ہے جو کہ لوگوں کو دی گئی ہے؟ جواب میں انہوں نے اراضی 1638 ایکڑ بتائی ہے۔ اگر آپ اس کا کنال کے حوالے سے حساب لگائیں تو یہ زمین بہت زیادہ بنتی ہے حالانکہ میں نے جواب ایکڑ کے حساب سے پوچھا ہے لیکن انہوں نے کنال کے حساب سے جز (ب) میں جواب دیا ہے۔ جو زمین ان کے پاس تھی وہ انہوں نے وہاں کے مزارعوں کو نکال کر قبضہ کر کے ان سیاسی لوگوں کو دی ہے جن کی approach تھی اس میں آپ نام دیکھ لیں کہ محمد ابراہیم ولد تاج دین اور مونس الٰہیٰ ولد پرویز الٰہیٰ ہیں، اس کے علاوہ بریگیڈیئر مختار احمد ہیں، دوبارہ پھر محمد ابراہیم کا نام آیا ہے اس کے بعد پانچویں نمبر پر پھر ابراہیم کا نام آیا ہے، چھٹے نمبر پر امتیاز احمد ہے، ساتویں نمبر پر مونس الٰہیٰ ولد پرویز الٰہیٰ کا نام دوبارہ آیا ہے، بریگیڈئر صاحب کا نام آٹھویں نمبر پر دوبارہ آیا ہے۔ اگر آپ صرف اور صرف مونس الٰہیٰ جن کو دوسرے اور ساتویں نمبر پر جو زمین الاٹ ہوئی ہے وہی دیکھ لیں تو اس کا ٹوٹل 26012 ایکڑ بنتا ہے، جب 26012 ایکڑ اراضی صرف ایک شخص کو ملے گی تو باقی لوگ کیا کریں گے؟ محکمے نے یہ جواب غلط دیا ہے۔ میں نے جز (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا حکومت اس کی انکوائری ایوان کی کمیٹی سے کروانے اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے تو محکمے نے جز (ج) کا جواب ہی نہیں دیا۔ اس کا جواب قابل طلب ہے لہذا اس سوال کو pending کرتے ہوئے اس سوال کا دوبارہ تفصیلاً جواب بھی لیا جائے اور مزید ایکڑ کے حوالے سے انہوں نے جو پیمائش بتائی ہے اس کا بھی صحیح جواب لیا جائے۔ انہوں نے صرف اور صرف خانہ پُری کرنے کے لئے اس کا یہ جواب دیا ہے حالانکہ آپ دیکھ لیں کہ اس کا ٹوٹل کیا بنتا ہے، جو زمین انہوں نے دی ہے وہ ٹوٹل چار ہزار تین سو 43 ایکڑ زبنتی ہے۔ جواب جب ایکڑ میں مانگا

جا رہا ہے تو محکمے والے کنال میں اس کا جواب کیوں دے رہے ہیں؟ محکمے سے اس کا تفصیلاً جواب مانگیں، اس کو کمیٹی کے سپرد بھی کریں تاکہ وہ اس رپورٹ کو ایوان میں لائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو اس حوالے سے تھوڑا سا بتاتا ہوں کہ کنال کے حساب سے جو رقبہ دیتے ہیں، ہر جگہ ایکڑ یکساں نہیں ہوتے، کہیں 9/13 کا ایکڑ ہوتا ہے اور کہیں اور حساب سے ہوتا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ جواب میں انہوں نے ٹوٹل ایکڑ کیا بتایا ہوا ہے اور مونس الٰہی کو جو زمین دی گئی ہے اس کو دیکھیں تو اس میں اور کل ٹوٹل میں کتنا فرق ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا یہ زمین صرف سیاسی لوگوں کے لئے تھی، کیا وہاں پر غریب لوگ نہیں تھے، کیا ان غریبوں کا حق نہیں بنتا تھا؟

جناب سپیکر: آپ اس بحث کو چھوڑیں۔ آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب آ رہا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے اس ضمنی سوال کا جواب دیں کہ کیا وہاں پر غرباء نہیں تھے، کیا ان کا حق نہیں بنتا تھا کہ وہ بھی یہ زمین خرید سکیں اور کیا مونس الٰہی کے حصے میں ہی یہ زمین آنی تھی؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کس ریٹ سے خریدی گئی ہے؟

جناب سپیکر: خریدنے والا کوئی ہے، بیچنے والا کوئی ہے۔ جو پیسے دے گا وہ خرید لے گا۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بتایا جائے کہ کس ریٹ سے یہ زمین خریدی گئی ہے؟

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ان کے سوال کا جواب تو آنے دیں پھر کر لینا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! دونوں کے اکٹھے جواب آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! ایک تو cost کا تعین کیا جائے کہ اس وقت زمین کی قیمت کیا ہے، کتنے میں یہ فروخت کی گئی ہے اور جو الاٹمنٹ ہوئی ہے وہ کس کے آرڈر سے ہوئی ہے، محکمہ مال یہ

بھی بتائے کہ کون سی وہ competent authority ہے جو یہ الاٹمنٹ کرنے کی مجاز ہے؟ زمین کی موجودہ قیمت اور اس کو دیئے جانے کی قیمت کا بھی تعین کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ کیا بول رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ برداشت کا مادہ پیدا کریں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ مجھے بار بار کہتے ہیں کہ جب میں بول رہا ہوں تو پھر interruption نہیں ہونی چاہئے۔ میرے خیال میں قائد ایوان ایک دفعہ اپنا خطاب فرماتے ہیں اور اس کے بعد ضرورت ہی پیش نہیں آتی کہ وہ دوبارہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر لیں لیکن آپ پوائنٹ آف آرڈر بھی لے رہے ہیں اور ضمنی سوال بھی کر رہے ہیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ تو بولنے والوں کو جیل لے جایا کرتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ میرے خیال میں اپنا کوئی نائب مقرر کر لیں کیونکہ آپ کا بار بار اٹھنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہاں پر تو یہ بھی روایات رہی ہیں کہ بولنے والے کو جیل لے جایا کرتے تھے لیکن میں اب اس چیز میں نہیں جانا چاہتا۔ میں نے جو سوال کیا ہے امید کرتا ہوں کہ وزیر موصوف اس کا detail جواب دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جب یہ زمین پرائیویٹ لوگوں سے پرائیویٹ لوگوں نے ہی خریدی ہے تو اس کا ریکارڈ ہمارے پاس تو موجود نہیں ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: حاجی صاحب! اس سوال کا جواب تو آپ کو دینا پڑے گا۔ آپ محکمے سے اس کا مکمل تفصیل کے ساتھ جواب لیں لہذا اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری محمد ظہیر الدین خان): ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری محمد ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے فرمایا کہ لیڈر آف دی ہاؤس ایک دفعہ ہی سال میں خطاب فرماتے ہیں تو جب وہ ایک دفعہ آئے گا تو ایک دفعہ ہی کرے گا اور جو زیادہ دیر بیٹھا رہے گا تو اس کو زیادہ دیر بات کرنا پڑتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کی تاریخ وصولی 08-4-23 ہے، تاریخ ترسیل 08-4-28 ہے اور اس کے جواب کی وصولی کی تاریخ 08-8-15 ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 08-8-15 کو کیا یہ انہی اشخاص کے نام تھی؟ آپ اس کو confirm کر لیں۔ اگر pending فرمانا چاہیں تو کر لیں ورنہ اگر یہی نام آپ confirm کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا مکمل جواب لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری محمد ظہیر الدین خان): اگر آپ انہی ناموں کو confirm کرتے ہیں تو پھر اس پر تحریک استحقاق بنے گی اور اس تاریخ کے اوپر آپ نے جو تاریخ دی ہے کہ اس date کو یہ نام ساتھ تھے اگر یہ نام ساتھ نہ ہوئے تو یہ answer defamatory ہے اور اس کے لئے privilege motion بنتی ہے۔ آپ اس کو confirm کر لیں یا منسٹر صاحب ابھی اگر اس پر statement دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے، اب اس کو pending کرتے ہیں، اس کے جواب کی مکمل تفصیل لیں گے اور اگلے سیشن میں اس کو لے کر آئیں گے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو حج کی مبارک ہو۔ جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! خیر مبارک۔ سوال نمبر 61 جو اس معزز ایوان میں زیر بحث ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ disposed of ہو گیا۔ میاں صاحب! آپ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اس لئے آپ اسے چھوڑ دیں کیونکہ وہ pending کر دیا ہے۔ اگلا سوال میاں نصیر صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: میرے سوال کا نمبر 157 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں زرعی اراضی پر انکم ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*157: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی انکم ٹیکس سے کیا مراد ہے؟

(ب) زرعی انکم ٹیکس کتنی اراضی کے مالکان اور کس کس فصل کی کاشت پر لگایا جاتا ہے؟

(ج) سال 08-2007 میں حاصل ہونے والے زرعی ٹیکس کی کل رقم کتنی ہے؟

(د) زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے بعد حکومت پنجاب کن کن مدات میں زرعی انکم ٹیکس کی رقم خرچ کرتی ہے، اس کے خرچ کرنے کے طریق کار سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) زرعی انکم ٹیکس سے مراد وہ ٹیکس ہے جو کسی زرعی سال کے دوران کسی مالک کی کاشتہ اراضی کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ یہ کاشتہ اراضی پر محصول ہے جس میں پختہ پھلدار باغات کے تحت اراضی بھی شامل ہے جس میں سال محصول کے دوران پھل لگے ہوں لیکن اس میں ایسی اراضی شامل نہیں ہے جس میں جنگلات یا کوئی نرسری لگائی گئی ہو۔

(ب) زرعی انکم ٹیکس کے اطلاق کے لئے مالک اراضی کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ کاشتہ رقبہ کا ہونا لازمی ہے اور یہ ٹیکس سال میں صرف ایک دفعہ لگایا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کا اطلاق فصل کے حساب سے نہیں بلکہ زمین کے حساب سے ہوتا ہے۔ بارانی علاقہ کا دو ایکڑ کاشتہ رقبہ آبپاش علاقہ کے ایک ایکڑ کے برابر ہے۔

(ج) جولائی 2007 سے اپریل 2008 تک زرعی انکم ٹیکس کے ضمن میں 408 ملین روپے وصول کئے گئے ہیں۔

(د) زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے بعد اس کو BO 1173 ہیڈ میں جمع کروایا جاتا ہے۔ بعد ازاں حکومت پنجاب اس کو اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کرتی ہے تاہم اس بارے میں مزید وضاحت کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

میاں نصیر احمد: وزیر موصوف نے چونکہ بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا ہے اور میں مطمئن ہوں اور اس پر مزید کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: سوال نمبر 90۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیل

*90: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں تقریباً ایک کروڑ ایکڑ اراضی بیکار پڑی ہے ؟

(ب) کیا وزیر اعلیٰ پنجاب اس بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی کو پنجاب کے بے زمین کاشتکاروں اور مزارعین میں 25 ایکڑ فی خاندان کے حساب سے انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہے تا کہ دیہی آبادی میں بیروزگاری کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اجناس کی پیداوار میں بے پناہ اضافہ کر کے خوشحالی لائی جا سکے ؟

وزیر کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) اس وقت حکومت پنجاب کے پاس 1157026 ایکڑ رقبہ خالص بقایا سرکار موجود ہے

(ب) وزیر اعلیٰ صاحب نے مذکورہ اراضی کے بارے میں پالیسی بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنادی ہے جس کے ارکان درج ذیل ہیں

1۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب

2۔ جناب اسد الرحمان سابق ایم این اے، ٹوبہ ٹیک سنگھ

3۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے، ٹوبہ ٹیک سنگھ

4۔ جناب شوکت محمود بسرا، ایم پی اے، بہاولنگر

5۔ جناب وسیم افضل گوندل، ایم پی اے، منڈی بہاؤالدین

مذکورہ کمیٹی کی ایک میٹنگ 08-05-28 اور دوسری 2008-06-04 کو ہو چکی ہیں اور یہ کمیٹی اپنی سفارشات دو ہفتہ کے اندر مرتب کر کے وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اپریل میں یہ سوال جمع کروایا گیا اور اس کے بعد ایک کمیٹی بنی لیکن کیا اس کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں آئی ہے؟ سندھ حکومت نے کہا ہے کہ ایک کروڑ ایکڑ اراضی ہاریوں اور بے زمین کسانوں میں تقسیم کریں گے تو میرا یہی سوال ہے کہ کیا پنجاب حکومت بھی اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ ہم بے زمین کاشت کاروں میں یہ زمینیں کس طریقے سے دیں گے وہ طریق کار کیا ہے؟ یا وہ پہلے والے سوال کی طرح کہ بات یہاں کی جاتی ہے اور اس کی تکمیل سندھ اسمبلی میں ہوتی ہے۔ میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ اگر حکومت کی یہ زمین خانیوال میں ہے، ملتان میں ہے، بہاولپور میں ہے، ڈی جی خان میں ہے اور اس کے بعد لاہور میں بھی ہے اور لاہور کے ارد گرد کے علاقے شہر کے نزدیک پگالی میں یہ زمین ہے تو حکومت یہ زمینیں کسانوں کو کیوں نہیں دیتی؟ اگر یہ domestic استعمال کے لئے شہروں میں دی جا رہی ہے تو یہ بھی ان بے زمین کسانوں اور مزارعوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے تو اس قسم کی کوئی لینڈ ریفارمز کرنی چاہیئں کیونکہ ہم لوگ اگر عوام کی خدمت کرنے آئے ہیں تو یہ کریں اور میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کہ یہ ایک کمیٹی بن گئی اور اس کی رپورٹ آئے گی اور اس میں چار معزز ممبران ہیں تو وزیراعلیٰ صاحب کو چاہئے اور میں ان سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ اس کا فیصلہ جلد کریں اور بے زمین کاشتکاروں کو یہ زمینیں دینی چاہیئں اور خاص طور پر خواتین کاشتکاروں کو یہ زمینیں دی جائیں تو میں یہ سمجھوں گی کہ میں نے ان کے لئے کچھ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: کمیٹی ممبران میں کون کون شامل ہیں اور کیا ان میں سے یہاں پر کوئی صاحب تشریف فرما ہیں جنہوں نے رپورٹ پیش کرنی تھی تو کیا ان تک رپورٹ آئی بھی ہے کہ نہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو اصغر امان صاحب، لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان صاحب، جناب شوکت محمود بسرا صاحب، وسیم افضل گوندل صاحب تھے۔ رپورٹ بھیجی جا چکی ہے، سمری جا چکی ہے اور open auction کے لئے تجویز زیر غور ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر جلد فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کو pending till next Session کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: میرے سوال کا نمبر 272 ہے۔

صوبہ میں ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے انتظامات واقدامات کی تفصیل

*272: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں کسی بھی ناگہانی آفت (زلزلہ یا بم دھماکے) سے نمٹنے کے لئے حکومت کے پاس انتظام ہے، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت اس مد میں رقم مختص کرتی ہے، تو 08-2007 کے مالی سال میں جو رقم مختص کی گئی، اس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) حکومت اس معاملے میں مزید بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال وکالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت محکمہ ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ پنجاب میں قدرتی آفات (مثلاً سیلاب، قحط، ٹڈی دل، ژالہ باری، آگ، وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی بیماری یا ایسی کوئی آفت مثلاً زلزلہ وغیرہ جو کہ صوبہ کے وسیع حصہ کو نقصان پہنچائے) میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے دوسرے متعلقہ اداروں کے تعاون سے ضروری اقدامات کرتا ہے اور متاثرین کو مالی امداد فراہم کرتا ہے جبکہ بم بلاسٹ وغیرہ کی صورت میں بم ڈسپوزل یونٹ، سول ڈیفنس، ریسکیو 1122، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ادارے ضروری اقدامات کرتے ہیں-

تاہم موجودہ مون سون سیزن میں بارش وسیلاب کے لئے تمام اقدامات کر لئے گئے ہیں، جن میں متعلقہ اداروں، تمام اضلاع کے ڈی سی اوز صاحبان کو مورخہ 17-3-2008 کو ضروری اقدامات واپنے اپنے فلڈ پلان کی نظر ثانی اپ ڈیٹ کرنے کے لئے کہا گیا، نیز متعلقہ اداروں کے کئے گئے اقدامات و ان کے فلڈ پلان کا جائزہ لینے کے لئے مورخہ 11-6-2008 کو میٹنگ بلائی گئی جس میں تمام متعلقہ اداروں نے بتایا کہ انہوں نے ضروری اقدامات کر لئے ہیں-

اس کے علاوہ آرمی کو متعلقہ ریلیف ایکویپمنٹ مثلاً کشتیاں، لائف جیکیٹس، ڈی واٹرنگ سیٹ وغیرہ کافی تعداد میں مہیا کئے گئے ہیں-فلڈ وارننگ سنٹر مورخہ 15-6-2008 سے

24 گھنٹے کام کر رہا ہے تاکہ کسی ناگہانی صورتحال سے لوگوں کو باخبر رکھا جائے اور متاثرین کی بروقت امداد کی جا سکے۔

(ب) ہر سال صوبائی حکومت ستر لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کرتی ہے لیکن ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مزید فنڈز بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔

صوبائی حکومت نے مالی سال 08-2007 میں ستر لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کی لیکن بارشوں اور سیلاب میں جانی نقصانات کے لئے معاوضہ کی ادائیگی و فلڈ ریلیف آپریشن و متاثرین زلزلہ کے لئے 36412386 روپے جاری کئے گئے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

(i) بارش / سیلاب میں فوت ہونے والوں کے لئے 9850000 روپے ان کے لواحقین اور زخمیوں کو معاوضہ کی ادائیگی

(ii) فلڈ ریلیف آپریشن 3200000 روپے

(iii) بارشوں اور سیلابوں کے علاوہ فوت ہونے والوں کے لواحقین و متاثرین زلزلہ کو معاوضہ کی ادائیگی و دیگر نقصانات کے لئے 23362386 روپے کل رقم 36412386 روپے

70 لاکھ مختص گرانٹ کے علاوہ جو رقم خرچ ہوئی وہ محکمہ خزانہ سے سپلیمنٹری گرانٹ کے ذریعے وصول ہوئی۔

(ج) نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006 کے تحت پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی و کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے قیام سے متعلقہ اداروں کی کارکردگی بہتر ہونے میں مدد ملے گی۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کی تیسری لائن میں لکھا ہوا ہے کہ "متعلقہ اداروں کے تعاون سے ضروری اقدامات کئے جاتے ہیں۔" یہ متعلقہ اداروں کی ذرا وضاحت فرما دیں کیونکہ متعلقہ ادارے تو بہت سے ہو سکتے ہیں جو سیلاب اور زلزلے وغیرہ میں مسائل کھڑے ہونے پر یہ کام کرتے ہیں۔ میرے سوال کے اندر خاص طور پر بم دھماکے اور زلزلے کا ذکر تھا جس کی انہوں نے کوئی خاص تفصیل نہیں دی تو quick warning یا earth quake کی quick warning کے لئے کیا صوبائی حکومت میں کوئی ادارے کام کر رہے ہیں اور ان کے لئے کیا کیا

اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ میرا سوال یہ بھی ہے کہ جب بھی کوئی ناگہانی آفات آتی ہیں تو اس میں عموماً بہت سے بیرونی فنڈز ملتے ہیں۔ پچھلے سالوں کا بھی اس میں کوئی ذکر نہیں ہے اور اب کا بھی پتا نہیں ہے کیونکہ مسلسل دہشت گردی کی ایک threat ہم face کرتے ہیں تو یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے تو اس کے مطابق کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور مرنے والے لوگوں کو دی جانے والی رقم کی بھی کوئی تفصیل دی گئی اور نہ ہی زخمی ہونے والوں کو دی جانے والی رقم کی کوئی تفصیل دی گئی ہے اور بچ جانے والے بچوں کو کیا دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے پاس پہلے سال کی 70 لاکھ روپے کی گرانٹ ہے اور جب یہ رولز بنے تھے تو اس میں آپ اندازہ لگائیں کہ 50 ہزار روپے اس وقت مرنے والے کو دیئے جاتے تھے اور زخمی کو 25 ہزار روپے دیئے جاتے تھے جس کی تفصیل موجود ہے۔ وزیر اعلیٰ اپنی گرانٹ سے فرداً فرداً ان لوگوں کے لئے فنڈ مہیا کرتے ہیں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں نے ان سے تفصیل پوچھی ہے کہ یہ گرانٹ زخمیوں اور وفات پانے والوں کو کس طریقے سے تقسیم کی جاتی ہے اور ناگہانی آفت میں جاں بحق ہونے والوں کے چھوٹے بچوں کو کتنی دیر تک support کرتے ہیں؟ اور باہر سے آنے والے بیرونی فنڈز کی کیا transparency ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جہاں تک ریلیف کا معاملہ ہے تو زلزلے و دیگر آفات کے لئے اس محکمہ کے پاس کوئی ایسی گرانٹ نہیں ہے اور میں تفصیل کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور House چاہے اس کا مذاق بنائے، چاہے کچھ کرے۔۔

جناب سپیکر: کیوں مذاق بنائے گا؟ آپ حقائق کے مطابق بات کریں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! بم ڈسپوزل اور زلزلوں سے متاثرین کے لئے مرکزی حکومت فنڈز فراہم کرتی ہے اور وہی اعلان کرتی ہے جبکہ وزیر اعلیٰ بھی اپنے صوابدیدی فنڈ سے امداد دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ ریلیف ڈیپارٹمنٹ صرف ایسی ناگہانی آفات کے سلسلے میں فصلوں

سے زمینداروں کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لئے انہیں ریلیف فراہم کرتی ہے۔ وہ مالی صورت میں بھی ہوتا ہے اور seed کی صورت میں بھی جیسے راجن پور یا دوسرے علاقوں میں کیا گیا ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ بم دھماکے اور زلزلے میں۔۔۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کے بچوں کے لئے کتنے عرصہ تک funding کی جائے گی اور ان کو ریلیف دیا جائے گا تو بچوں کا معاملہ اس میں نہیں آتا۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں نے quick warning کا بھی پوچھا ہے کہ 24 گھنٹے جو کام کرتے ہیں اور آپ ہی کے جواب میں ہے کہ چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں تاکہ ناگہانی صورتحال سے لوگوں کو باخبر رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! کام تو محکمہ کر رہا ہے وہ 24 گھنٹے ڈیوٹی دیتا ہے۔ تمام محکمے چاہے وہ پولیس کا ہو یا پٹواری کا محکمہ ہو ہر ملازم 24 گھنٹے کا ملازم ہے اور اپنی ڈیوٹی پوری دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میرا بڑا سادہ سا سوال ہے جس میں، میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ quick warning کی تفصیل دینا بہت ضروری ہے۔ چلیں آپ terrorist attacks کی تو quick warning نہیں دے سکتے لیکن کیا زلزلے کی بھی نہیں دے سکتے جبکہ زلزلہ ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا threat بن چکا ہے، وزیر موصوف ذرا اس بارے میں تفصیل سے بتا دیں کہ اس quick warning کے لئے کیا کام کیا جائے؟ ان کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! محکمہ موسمیات والے پیشین گوئی کرتے ہیں اور 1122 والے ایمرجنسی کی صورتحال میں اس ناگہانی مصیبت میں پہنچتے ہیں۔ Relief department اپنے محکمانہ طور پر جہاں land کا معاملہ ہوتا ہے وہاں پر جاتے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! مجھے بھی کچھ clarification چاہئے تھی کہ یہ ناگہانی آفت یہ disaster relief کی بات نہیں ہو رہی ہے یہ شاید محترمہ نے بھی یہی پوچھا تھا کہ اگر کوئی pre-warning system ہے تو وہ کیا ہے اور اس کے لئے کیا فنڈز allocated ہیں؟ میرا سوال یہ ہے کہ اگر اس کے لئے funds allocated ہیں تو کیا ان کی کوئی dress rehearsals کوئی drills یا اس قسم کے systems ہیں جو کہ پوری دنیا میں ہوتے ہیں کہ اگر کوئی اس طرح کی آفت آئے تو اس کے بعد evacuation processes کیا ہوں گے، بچوں کو retrieve کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ پوری دنیا میں یہ drills کرائی جاتی ہیں میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ پنجاب میں حالانکہ اتنا فنڈز بھی مختص کیا جاتا ہے تو کیا awareness create کرنے کے لئے کوئی programmes ہیں جو اپنائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے ایک بات تو بتائیں، آپ کا سوال تو انہوں نے سن لیا ہے اگر ایسی چیز کوئی بنانی تھی تو آپ پہلے کیوں نہیں بنا کر گئے؟ میں اپنی information کے لئے یہ پوچھ رہا ہوں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ 1947 سے لے کر اب تک اور نواز شریف کی پانچ حکومتوں نے اگر وہ چیز نہیں بنائی اور ہماری ایک حکومت بھی وہ چیز نہیں بنا سکی تو ہمیں اس کی معافی دیں۔ اب ہمیں ایک نیا دور شروع کرنا چاہئے اور تمام چیزوں کو بھول کر نئی سیاست شروع کرنی چاہئے---

جناب سپیکر: ہراج صاحب! آپ وزیر موصوف سے جواب لے لیں، time ختم ہو رہا ہے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ نے بھی سوال کیا تھا جو civil defence کا معاملہ ہے اور یہ department اب 1122 کو دے دیا گیا ہے وہاں سے تفصیل مل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلی بار وہ تفصیل لے کر آئیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا سوال pending فرما دیں، وہ بڑا important ہے۔

جناب سپیکر: بھائی میرے! کوئی سوال ایسا نہیں ہے جو important نہ ہو۔ بہر حال آپ کے سوال کا کون سا نمبر ہے؟

کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 647 ہے۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب کا سوال نمبر 647 جو ہے وہ pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 92 بھی pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 92 بھی pending کیا جاتا ہے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی و دیگر معاملات

*357: **محترمہ طلعت یعقوب:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کے لئے طریق کار اور شرائط مقرر کی ہوئی ہیں، اگر ہاں تو وہ کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اشٹام فروشی کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے کوئی ضروری اقدام کئے ہیں، اگر ہاں تو کیا؟

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق):

(الف) صوبہ پنجاب میں سٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت جاری کردہ پنجاب سٹیمپ رولز 1934 کے 26/25 رول کے مطابق اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) / ضلع کلکٹر اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے-

(ب) اشٹام فروشی کے لائسنس ضلع و تحصیل کی سطح پر مقرر کردہ کوٹہ کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں- ضلع کلکٹر ایسے لائسنس اپنی صوابدید کے مطابق جاری کرنے کا مجاز ہے البتہ

ضلع و تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لئے مقرر کردہ تعداد سے زائد کسی شخص کو لائسنس جاری کرنا مقصود ہو تو ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) سے تعداد میں اضافہ کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ سٹیمپ رولز کے مطابق لائسنس ان افراد کو جاری کئے جاتے ہیں جو اچھے کردار کے مالک، تعلیم یافتہ اور خوشخط لکھ سکتے ہوں۔

(ج) حکومت پنجاب / بورڈ آف ریونیو نے ہر ضلع کی سطح پر اشٹام فروشوں کا ریکارڈ چیک کرنے کے لئے سٹیمپ انسپکٹرز مقرر کر رکھے ہیں جو کہ ماہانہ پڑتال کے وقت اشٹام فروشوں کے رجسٹر / اسٹاک کا معائنہ کرتے ہیں مزید برآں ضلع کلکٹر بھی وقتاً فوقتاً اشٹام کے رجسٹر / اسٹاک کا معائنہ کرتے ہیں۔

ضلع بہاولپور میں 2003 تا 2007 سرکاری اراضی
کی بے گھر / بے زمین لوگوں کو الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*205: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2003 تا 2007، صوبہ کے مختلف اضلاع میں سرکاری اراضی بے گھر اور بے زمین لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) ضلع بہاولپور میں اس عرصہ کے دوران کتنے ایکڑ اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے ان کے نام، پتاجات اور ولدیت بیان کریں؟

(ج) کیا اس الاٹمنٹ میں ایک ہی گھر کے تین / چار افراد کو بھی زمینیں الاٹ کی گئی ہیں؟

(د) حلقہ پی پی۔269 بہاولپور میں کتنے ایسے گھرانے ہیں، جن کے ایک سے زائد افراد کو زمین برائے کاشت الاٹ کی گئی ہے، ان کے نام، پتاجات اور ولدیت بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت ایک ہی گھر کے ایک سے زائد افراد کی الاٹمنٹ کینسل کرنے اور باقی بے گھر / بے زمین افراد کو زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) درست ہے

(ب) ضلع بہاولپور میں اس عرصہ کے دوران 12679 ایکڑ 1- کنال اور 3 مرلے زمین الاٹ کی گئی ہے تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے۔
تحصیل بہاولپور صدر میں 495 ایکڑ 4 کنال 6 مرلے 43 افراد کو تقسیم کی گئی
تحصیل خیر پور ٹامیوالی میں 310 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے 36 افراد کو تقسیم کی گئی
تحصیل یزمان میں 3075 ایکڑ 335 افراد میں تقسیم کی گئی
تحصیل احمد پور شرقیہ میں 2022 ایکڑ 5 کنال 6 مرلے 191 افراد میں تقسیم کی گئی
تحصیل حاصل پور میں 5975 ایکڑ 2 کنال 514 افراد میں تقسیم کی گئی۔
تحصیل وار نام، ولدیت اور پتا جات جھنڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ان افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے جو پالیسی کی شرائط پوری کرتے تھے اور علیٰحدہ علیٰحدہ رہائش پزیر تھے اور ان کے نام ضلعی سپر وائزری کمیٹی نے منظور کئے تھے۔

(د) حلقہ پی پی۔269 تحصیل احمد پور شرقیہ موضع نوناری میں ایک ہی باپ کے 5 بیٹوں کو رقبہ تعدادی 476 کنال 13 مرلے وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا یہ الاٹیان شادی شدہ ہیں اور علیٰحدہ علیٰحدہ گھرانوں کی صورت میں آباد ہیں ان کو پالیسی کے مطابق الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

(ہ) پالیسی کے مطابق ایک ہی گھر کے افراد علیٰحدہ علیٰحدہ رہائش پزیر ہوں اور بالغ ہوں تو ان کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹمنٹ ہو سکتی ہے کسی بھی فرد کو پالیسی سے ہٹ کر الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے اگر ایسا ہوتا تو ان کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جاتی اور قانون کے مطابق باقی اشخاص کو الاٹمنٹ کر دی جاتی۔

ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ و فروخت کا معاملہ

*358: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور کے علاقہ میں ہزاروں کنال سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ علاقے کے بااثر افراد زمین پر قبضہ کر کے اشٹام کے ذریعے رقبہ فروخت کر رہے ہیں جس کا محکمہ مال کے ریکارڈ میں کوئی اندراج نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری زمین کا قبضہ واگزار کروانے اور بااثر افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے اور کتنی سرکاری زمین واگزار کروائی گئی ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) موضع ہر بنس تحصیل کینٹ کا کل رقبہ 2738 ایکڑ ہے۔ مثل حقیت سال 40-1939 سالم رقبہ غیر مسلم ملکیت تھا۔ قیام پاکستان کے بعد سالم رقبہ بروئے انتقال نمبر 330 تبدیل ملکیت مورخہ 62-01-29 انتقال نمبر 392 مورخہ 59-08-17 بحق سنٹرل گورنمنٹ منتقل ہو گیا۔ خانہ کاشت میں قبل از قیام پاکستان مزارعان لگان چھ گنا کا اندراج بدستور قائم رہا اس میں سے 230 ایکڑ غیر مسلم مالکان کے تحت دخیلکاران زیر دفعہ 5-6 ایکٹ 1887، 16 کا اندراج ہے۔ اس اندراج کے تحت دخیلکاران ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ میں سے 1220 ایکڑ رقبہ مختلف الاٹیان کو رورل کلیم کے عوض الاٹ ہوا تھا۔ الاٹیان نے یہ رقبہ مختلف اشخاص کو بیعہ کر دیا جس پر ٹاؤن و کالونی ہائے تعمیر ہو گئیں بعد ازاں تحت حکم عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 97-06-25 بوجہ اربن سائیٹ الاٹمنٹ خارج ہو کر رقبہ مذکور بحق سنٹرل گورنمنٹ ضبط ہوا۔ اس کے علاوہ رقبہ تعدادی 152 ایکڑ بذریعہ PTO-TD-PTD مختلف اشخاص کو منتقل ہوا جو بدستور قائم ہے۔ علاوہ ازیں بقایا رقبہ پر مزارعان لگان چھ گنا ادا کرنے والوں نے بذریعہ اشٹام رقبہ فروخت کیا جس کا ریونیو ریکارڈ سے کوئی تعلق نہ ہے۔ جن اشخاص نے رقبہ الاٹیان سے خرید کیا تھا انہی لوگوں نے موقع پر خوشنما کوٹھیاں و مکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں ان کی رجسٹری ہائے بدستور قائم ہیں مگر انتقالات خارج ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں کے مختلف عدالت ہائے میں کیس زیر سماعت ہیں۔

(ج) صحافی کالونی کے لئے 952 کنال و قبرستان کے لئے تقریباً 9 کنال امریکن سکول کے لئے تقریباً 84 کنال، لیبارٹری برائے اینیمل کے لئے 15 کنال واگزار کروایا جا چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عرصہ دراز سے ناجائز قابضین چلے آ رہے ہیں۔ اب غیر قانونی تجاوزات کو سختی سے روکا جا رہا ہے اور ایسے تمام سرکاری رقبے جن پر کوئی سرکاری حکم امتناعی نہ ہیں کو واگزار کروانے کے لئے رواں مہینے میں چار آپریشن کئے جا چکے ہیں جن میں سے صحافی

کالونی کے لئے 952 کنال و قبرستان کے لئے تقریباً 9 کنال، امریکن سکول کے لئے تقریباً 84 کنال، لیبارٹری برائے اینیمل کے لئے 15 کنال واگزار کروایا جا چکا ہے۔ محکمہ مال نے سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین اور قانونی مالکان کی تفریق کرنے کے لئے اس وقت ایک سروے شروع کر دیا ہے سروے مکمل ہونے کے بعد قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میانوالی پپلاں میں گندم کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے کسانوں کا مالیہ، آبیانہ /قرضہ معاف کرنے کا مسئلہ

*550: جناب محمد فیروز جوئیہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2008 میں گندم کی پیداوار فی ایکڑ صوبہ میں اور خاص کر پپلاں میں (جہاں فی ایکڑ پیداوار دس سے پندرہ من ہوئی) بہت کم ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کو فی ایکڑ پیداوار کم ہونے کی وجہ سے اس فصل پر خرچ کردہ رقم بھی وصول نہیں ہوئی؟

(ج) کیا حکومت صوبہ پنجاب خاص کر پپلاں ضلع میانوالی کے علاقہ کے کسانوں کا مالیہ، آبیانہ معاف کرنے اور کوآپریٹو بنک کے قرضہ جات کی ادائیگی مؤخر کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2008 میں گندم کی پیداوار فی ایکڑ سابقہ سالوں کی نسبت بہت کم ہوئی۔

(ب) بورڈ آف ریونیو کے پاس اس نوعیت کی معلومات نہیں ہوتیں شاید محکمہ زراعت اس بارے میں کوئی جواب فراہم کر سکے

(ج) معافی کا معاملہ گورنمنٹ آف پنجاب ریلیف ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے

فیصل آباد میں علی زیب بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز سنٹر کو زمین فراہم کرنے کا مسئلہ

*828: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں علی زیب بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز سنٹر (پرائیویٹ) میں تھیلسیمیا کے مریض ننھے اور معصوم بچوں کی قیمتی زندگی بچانے کا کام کیا جاتا ہے اور فری آف کاسٹ خدمات سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے جس کی وجہ سے آئے روز یہ ایک سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتا رہتا ہے اور مریضوں کو کافی مشکلات درپیش آتی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر کے لئے سرکاری اراضی الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد کی درخواست مورخہ 17-6-2005 کے مطابق علی زیب فاؤنڈیشن مریضوں کا بلا معاوضہ علاج کرتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مطابق درخواست علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد مذکورہ سنٹر کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ج) علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد نے بورڈ آف ریونیو کو سرکاری جگہ مہیا کرنے کی درخواست دی لیکن علی زیب فاؤنڈیشن کی درخواست پر اس بنا پر رقبہ الاٹ نہ ہو سکا کہ مجوزہ رقبہ سرکار کی بابت مقدمہ زیر سماعت تھا تاہم مزید رقبہ بقایا سرکار کی نشاندہی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد کو تحریر کیا ہوا ہے اگر کوئی رقبہ سرکار دستیاب ہوا تو بورڈ آف ریونیو کی پالیسی کے مطابق علی زیب فاؤنڈیشن کو دے دیا جائے گا۔

میانوالی پپلاں میں چنے کی فصل تباہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو مالیہ، آبیانہ قرضہ معاف کرنے کا مسئلہ

*551: جناب محمد فیروز جوئیہ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پپلاں (ضلع میانوالی) میں چنے کی فصل شدید سردی اور برف باری کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے کسانوں کو اس فصل پر خرچ کردہ رقم تک نہ مل سکی؟
(ج) کیا حکومت تحصیل پپلاں کے چنے کے کسانوں کا آبیانہ، مالیہ معاف کرنے اور کوآپریٹو بنک کے قرضہ جات مؤخر کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ چنے کی فصل کو بوجہ شدید سردی کافی نقصان ہوا اور اس کا جھاڑ بہت کم رہا ہے۔
(ب) بورڈ آف ریونیو کے پاس اس نوعیت کی معلومات نہیں ہوتیں۔ شاید محکمہ زراعت اس بارے میں کوئی جواب فراہم کر سکے۔
(ج) ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر، میانوالی سے کہا جائے گا کہ تحصیل پپلاں میں فصل کے خرابہ کی رپورٹ بھجوائے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں آبیانہ اور مالیہ معاف ہو گا اور پنجاب کوآپریٹو بنک کو قرضہ جات مؤخر کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

بہاولپور میں نور محل کی ملکیت کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*958: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور میں واقع نور محل کس کی ملکیت ہے، موجودہ مالکان نے اس کو کب اور کتنی رقم کے عوض خریدا تھا اور اس وقت یہ کس کی تحویل میں کس قانون کے تحت دیا گیا ہے؟
(ب) نور محل کو اب تک کن کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا چکا ہے؟
(ج) نور محل کا کل رقبہ کتنا ہے اور موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق اس کی کیا قیمت ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) بہاولپور میں نور محل، نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خان کی ملکیت تھا ان کی وفات کے بعد اس کے ورثا اس محل کے مالک ہوئے محکمہ دفاع حکومت پاکستان نے 12-12-1998 کو حصول اراضی ایکٹ کے تحت مبلغ 119137694/41 روپے میں نور محل بلڈنگ مع اراضی 95 ایکڑ، 2 کنال، 2 مرلے واقع موضع ڈیرہ عزت ورثاء نواب آف بہاولپور سے خرید کی اور اب یہ ملٹری کی تحویل میں ہے۔

(ب) نور محل اب ملٹری کے زیر قبضہ ہے اور بہاول پور گریژن (Mess) بھی اس میں موجود ہے-

(ج) بمطابق رپورٹ عملہ فیلڈ نور محل کا رقبہ بلڈنگ مع اراضی 95 ایکڑ، 2 کنال 2 مرلے ہے- اس کی بازاری قیمت تینتالیس لاکھ روپے (4300000) فی ایکڑ ہے-

سیلاب زدہ علاقہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کو مراعات دینے کا معاملہ

*586: جناب شہزاد رسول خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کو ماضی میں سیلاب زدہ علاقہ قرار دیا گیا اگر ہاں تو اس علاقے کے لوگوں کو کیا مراعات دی گئیں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ دریائے سندھ اور پنجند کے وسط میں واقع ہے اگر ہاں تو اس علاقے کے لوگوں سے زرعی ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکسوں سے استثنیٰ پر حکومت غور کرنے پر تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس علاقے کی پسماندگی دور کرنے کے لئے اس علاقے کو ٹیکس فری زون قرار دینے اور یہاں صنعتوں کے لئے دیگر ترغیبات دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) لینڈ ایڈ منسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فی صد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے دوران سال 2005 ضلع مظفر گڑھ کے 61 مواضعات جس میں تحصیل علی پور کے 33 مواضعات شامل ہیں بمطابق نوٹیفکیشن نمبری CR-III/1367/1488-2005 مورخہ 20-08-2005 بوجہ سیلاب آفت زدہ قرار دیئے گئے-

(ب) علی پور ہیڈ پنجند سے 10 کلو میٹر دور اور دریائے سندھ سے 35 کلو میٹر جانب مشرق دور ہے اور تحصیل علی پور کا زیادہ رقبہ دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے-

آفت زدہ قرار دیئے گئے مواضعات کے لوگوں کو بمطابق نوٹیفکیشن نمبری CR-III/1371/2005-1488 مورخہ 20-08-2005 سرکاری واجبات بابت فصل خریف 2005 کی معافی دی گئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(I) زرعی ٹیکس (Agricultural income Tax)

(II) آبیانہ (Water Rate)

(III) ترقیاتی محاصل (Development Cess)

(IV) لوکل ریٹ (Local Rate)

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی گئی کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ج) اس کا تعلق وفاقی حکومت اور محکمہ صنعت پنجاب سے ہے۔

پی پی۔9 راولپنڈی میں حکومت پنجاب کی اراضی سے متعلقہ تفصیل

*1182: چودھری محمد ایاز: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔9 راولپنڈی کینٹ میں محکمہ مال کے کون کون سے موضع جات شامل ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان موضع جات میں حکومت پنجاب کی اراضی کتنی ہے اور کس کس جگہ کن کن کے پاس ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی پلاٹوں کی صورت میں پڑی ہے اور کتنی کن کن لوگوں کے زیر قبضہ ہے ان کے نام، پتاجات بیان کریں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) بمطابق رپورٹ جناب ڈی او ریونیو راولپنڈی سات موضع جات پی پی۔9 راولپنڈی کینٹ میں شامل ہیں۔ موضع جات آدڑہ، تلسہ ہردو، کھوٹہ خورد، دھاماں، ٹوپی، موہری غزن حلقہ پی پی۔9 میں شامل ہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈی او آر موضع ٹبیچ کا کل رقبہ 483 ایکڑ ہے جو کہ زیادہ تر شامل آبادی ہو چکا ہے اور صوبائی حکومت کا رقبہ نہ ہے۔ موضع آدڑہ کا کل رقبہ 131 ایکڑ ہے۔ زیادہ رقبہ شامل آبادی ہے اور نہ ہی کسی کا قبضہ سرکاری رقبہ پر تصدیق ہوتا ہے۔ موضع تلسہ ہر دو کا کل رقبہ 627 ایکڑ 6 کنال 12 مرلے ہے۔ زیادہ تر آبادی ہو چکی ہے اور نہ کوئی سرکاری رقبہ بقایا ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔ موضع کھوٹہ خورد میں صوبائی حکومت کا کوئی رقبہ موقع پر خالی نہ ہے۔ موضع ڈیری غزن کا کل رقبہ 688 ایکڑ ہے جس میں سالم آبادی اور نہ ہی اس میں کوئی سرکاری رقبہ بقایا ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔ موضع دھاماں کا کل رقبہ 970 ایکڑ ہے۔ جس میں کوئی سرکاری رقبہ نہ ہے اور نہ ہی کسی کے قبضہ میں ہے۔ موضع ٹوپی کا کل رقبہ 1229 ایکڑ ہے اور سالم آبادی ہے۔ سرکاری رقبہ نہ ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈی او آر صوبائی حکومت کا کوئی رقبہ کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور کوئی پلاٹ خالی نہیں ہے۔

فورٹ منرو کو تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کا معاملہ

*809: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ منرو عرصہ دراز سے صحت افزا مقام کے طور پر سیاحوں و دیگر لوگوں کے لئے عالمی شہرت کا حامل رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فورٹ منرو کو بطور تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر کوئی امر مانع ہے تو اسکی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ فورٹ منرو ایک صحت افزا مقام ہے۔

(ب) کسی بھی صحت افزا مقام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ فورٹ منرو کو تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی تجویز اس وقت حکومت پنجاب کے پاس زیر غور نہیں ہے مزید یہ کہ ملک میں جاری مردم شماری و خانہ شماری 2008 کے مدنظر، وفاقی حکومت

کی ہدایت کے تحت، کسی بھی ضلع و تحصیل کی انتظامی حدود میں تبدیلی 30-نومبر 2008 تک نہیں کی جا سکتی۔

پی پی-60 فیصل آباد چراگاہ کے رقبہ کی تفصیلات

*1415: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-60 سمندری فیصل آباد میں چراگاہ کی مد میں کتنا رقبہ موجود ہے اور کہاں کہاں واقع ہے، اسکی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) حلقہ پی پی-60 سمندری ضلع فیصل آباد میں چراگاہ کے رقبہ پر کون اشخاص ناجائز قابضین ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حلقہ پی پی-60 سمندری ضلع فیصل آباد میں چراگاہ کے رقبہ پر ناجائز قابضین کے خلاف اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) حلقہ پی پی-60 سمندری ضلع فیصل آباد میں چراگاہ کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) حلقہ پی پی-60 سمندری فیصل آباد میں کل چراگاہ رقبہ 4514 کنال 2 مرلے ہے۔ یہ رقبہ چکوک 390، 389، 443، 437، 417، 440، 414، 394، 231، 230، 229، 175، 174، 170، 168، 166، 438، 385، 462، 461، 50، 472، 470، 469، 468، 471، 466، 464، 448، 446، 445، 444، 442 اور 439 گ ب میں واقع ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-60 سمندری فیصل آباد 2453 کنال 16 مرلے پر 147 افراد ناجائز قابض ہیں۔ ناموں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ناجائز قابضین کے خلاف کالونی ایکٹ کی دفعہ 34/32 کے تحت امثلہ جات تیار کی جا رہی ہیں۔ مزید برآں حکومتی سطح پر ناجائز قابضین کے خلاف ٹاسک فورس ہر ضلع میں قائم کر دی گئی ہے جو کہ حسب ضابطہ کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(د) جواب (ج) ملاحظہ ہو۔

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیو ٹرائزیشن

*874: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیو ٹرائزڈ کیا جارہا ہے، اس کے اہداف کیا ہیں، کیا ضلع پاکپتن اس میں شامل ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں اور کب تک ضلع پاکپتن کا ریکارڈ کمپیو ٹرائزڈ ہو جائے گا؟

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ ہر مالک جائیداد کو اسکی جائیداد کا کمپیو ٹرائزڈ کارڈ دے دیا جائے اور اسی کارڈ کے ذریعہ جائیدادوں کا لین دین ہو، اگر نہیں تو کیوں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال وکالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) جی ہاں! محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیو ٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیو ٹرائزیشن کے درج ذیل اہداف ہیں۔

(1) زمینوں کے ریکارڈ کی حفاظت کو مزید بہتر بنانا۔

(2) زمینوں کے ریکارڈ میں تبادلہ کے عمل کے بیان کردہ اور غیر بیان کردہ اخراجات کو کم کرنا۔

(3) زمینوں کے ریکارڈ کی نقول حاصل کرنے کے عمل کو اور زمینوں کے ریکارڈز میں تبدیلی درج کروانے کے عمل کو آسان اور عام فہم بنانا۔

(4) غیر مراعات یافتہ طبقہ کے زمین کے بارے میں حقوق کی حفاظت کرنا

صوبے کے تمام اضلاع کے ریکارڈ کو کمپیو ٹرائزڈ کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ ضلع پاکپتن بھی اس منصوبے میں شامل ہے زیر نظر منصوبہ کے تحت صوبے کے تمام اضلاع کے ریکارڈ کو 2011 کے اختتام تک کمپیو ٹرائزڈ کئے جانے کا ارادہ ہے۔

(ب) فی الحال یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر مالک جائیداد کو اس کی جائیداد کا کمپیو ٹرائزڈ کارڈ دے دیا جائے۔ کمپیو ٹرائزڈ ریکارڈ کے سسٹم میں ہر مالک اپنی جائیداد کی تفصیل ایک کمپیو ٹرائزڈ نقل کی صورت میں حاصل کر سکے گا اور یہ ایک قانونی دستاویز ہو گی۔

پی پی۔39 میں خوشاب میں سیلاب کے متاثرین کو مالی امداد فراہم کرنے کا معاملہ

*901: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے موضع جات سوڈھی جے والی، کلیال، کھوڑہ اور احمد آباد (سون ویلی) میں مورخہ 02-9-29 کو آنے والے طوفانی بارش کے سیلاب میں لاکھوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا لیکن ارباب اختیار سے گزارشات کے باوجود متاثرین کو آج تک کوئی مالی امداد نہیں ملی؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا دیہات کے لوگوں کی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف، ب) یہ درست ہے کہ اگست، ستمبر 2002 میں وادی سون ضلع خوشاب کے چند مواضعات شدید بارشوں سے متاثر ہوئے جس سے فصلوں اور مکانات کو نقصان پہنچا۔ دو بچے بھی فوت ہوئے۔ دونوں بچوں کے لواحقین کو -/65000 روپے فی کس کے حساب سے مالی امداد کی ادائیگی کی گئی۔ لینڈ ایڈمنسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے اور متاثرین کے مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں:-

(1) زرعی ٹیکس (Agriculture Income Tax)

(2) آبیانہ (Water Rate)

(3) ترقیاتی محاصل (Development Cess)

(4) لوکل ریٹ (Local Rate)

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

سال 2002 میں سون ویلی کے موضع جات سوڈھی جے وال، کلیال، کھوڑا اور احمد آباد میں بارشوں کی وجہ سے فصلوں کا نقصان 50 فیصد سے کم تھا اس لئے انہیں آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا۔

پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا مسئلہ

*1065: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا پراسیس کب تک مکمل ہو جائے گا، ضلع وار priority اور criteria کیا ہے؟

(ب) land record کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ضلع خانیوال کے لئے خصوصاً کیا اقدامات کئے گئے ہیں جو عملہ تعینات کیا گیا ہے اسکی تفصیل مع عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بیان کی جائے؟

(ج) کیا land record کے process کو شفاف اور fool proof بنانے کے لئے technocrats اور experts سے مشاورت کی گئی ہے نیز جدید تحقیق کی روشنی میں غیر ممالک سے experts بلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت ایک ایسی کمیٹی ہر ضلع میں تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو specialists اور ارکان اسمبلی پر مشتمل ہو اور وہ کمیٹی رپورٹ مرتب کرے اور اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کرے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹررائزڈ کرنے کا عمل اگلے تین سالوں میں مکمل کئے جانے کا منصوبہ ہے اس عمل کے لئے ضلع وار ترجیح، ہر ضلع میں زمین مالکان کی تعداد، ریکارڈ کی حالت اور انتقالات کی تعداد کے معیار کے مطابق قائم کی گئی ہے۔

(ب) ضلع خانیوال میں اس منصوبہ پر مرحلہ نمبر 2 میں یعنی سال 10-2009 میں عمل ہو گا۔

(ج) کمپیوٹرائزیشن کے عمل کو شفاف اور محفوظ بنانے کے لئے سافٹ ویئر بنانے کا کام اس شعبہ کے بہترین ماہرین کے بذریعہ ایک مقابلے کے عمل کے بعد کروایا جا رہا ہے اس کے علاوہ غیر ملکی ماہرین وقتاً فوقتاً اس عمل کا جائزہ لینے کے لئے آتے رہتے ہیں۔

(د) ضلعی سطح پر اس عمل کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ صوبائی سطح پر تیار کی گئی پالیسی پر ہر ضلع میں عمل ہو گا۔

فیصل آباد میں جعل سازی سے الاٹ کی گئی اراضی کا مسئلہ

*1174: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم ٹاؤن نمبر 1 سرگودھا روڈ فیصل آباد 30 سال قبل سے رہائشی علاقہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹاؤن کا رقبہ فیصل آباد شہر کے مشہور اور قابل اعتماد ڈویلپر نے 1982 میں تین بھائیوں سبحان علی وغیرہ سے خرید کیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سبحان علی وغیرہ کو یہ اراضی حکومت نے 1986 میں سلطانی بیعہ کے ذریعہ مزارعان / دخلیکاران ہونے کی وجہ سے بطور ملکیت دیا تھا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے ایک مشہور زمانہ قبضہ گروپ اور قبضہ مافیا گروپ نے سال 2004 میں ایک فرضی جعلی کلیم کے ذریعے یہ اراضی اللہ دتہ نامی شخص کے نام کروائی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال کے افسران و اہلکاران نے اس جعل سازی کے وقت مذکورہ اراضی کو خالی ظاہر کیا حالانکہ اس اراضی پر سینکڑوں مکانات تعمیر شدہ ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ 52 سال کے بعد اللہ دتہ کے 27 کس مبینہ وارثان کے نام یہ اراضی جعل سازی سے کی گئی؟

(ز) کیا حکومت اس اراضی کی الاٹمنٹ کی تحقیقات ہائی کورٹ / سپریم کورٹ کے جج سے کروانے، اس کے ذمہ داران سرکاری افسران / ملازمین اور قبضہ گروپ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ریکارڈ مال کے مطابق مسلم ٹاؤن نمبر ایک مربعہ نمبر 13 کیلہ جات 1/14/214، 1/15، 15/2، 11/1، 11/2، 12/1، 12/2، 13/1، 13/2 25 برقبہ 49K-15M واقع چک نمبر 122 ج ب تحصیل فیصل آباد سٹی سال 1982 سے رہائشی فروخت ہونا شروع ہوا۔

(ب) ریکارڈ مال کے مطابق رقبہ زیر بحث سال1980 و سال 1987 میں محمد الدین، سبحان علی، علم الدین پسران غلام نبی کمبوہ نے شوکت بیگم وغیرہ کو فروخت کیا ہے۔

(ج) ریکارڈ مال کے مطابق جمعبندی سال1951-52 تا سال1959-60 مربعہ نمبر13، کیلہ نمبران 11/2تا15/2- 25 برقبہ28K-18M ملکیتی غیر مسلم اور سبحان علی وغیرہ بطور غیر دخیلکار عارضی مستقل الاٹی درج خانہ کاشت ہیں۔ جبکہ مربعہ نمبر13کیلہ نمبران 11/1 تا 15/1 برقبہ 20K-17M ملکیتی پراونشل گورنمنٹ سال1951-52 تا سال1959-60 ہے اور خانہ کاشت میں سال1951-52 تیجا سنگھ وغیرہ مال گزاران اور سال1955-56، 1959-60 خانہ کاشت میں تیجا سنگھ وغیرہ مال گزاران صاحب کمشنر بحالیات محمد الدین وغیرہ عارضی مستقل الاٹیان درج ہے۔ جمع بندی سال 1967-68 کی کھیوٹ نمبر123 کے خانہ ملکیت میں بغیر کسی حوالہ انتقال کے محمد الدین، سبحان علی، علم الدین پسران غلام نبی کمبوہ بحصہ برابر درج شدہ ہیں کسی بیع سلطانی کا بھی ذکر نہ ہے۔ان مالکان نے سال1980 و 1987 میں شوکت بیگم وغیرہ کو رقبہ فروخت کیا بعدازاں سال1982 سے شوکت بیگم وغیرہ نے پلاٹ رہائشی کی صورت میں سالم رقبہ فروخت کر دیا۔

(د) انتقال نمبر39614 صحت ریکارڈ مورخہ28/03/08 کے تحت رقبہ زیر بحث منجانب خریداران مالکان پلاٹ ہائے بحق حاجراں بی بی بیوہ 1/8 حصہ، کلثوم بی بی دختر 1/2 حصہ، طالع بی بی، حسین بی بی ہمشیرگان اللہ دتہ بحصہ برابر3/8 حصہ تحت حکم عدالت ڈی او (آر)صاحب مورخہ31/05/2004 منتقل ہوا۔

(ہ) فیصلہ جناب ڈی او آر مورخہ31/05/2004 میں رقبہ کی تفصیل اور خالی یا تعمیر شدہ ہونے کی بابت تحریر نہ ہے۔البتہ رقبہ زیر بحث میں سے بیعہ نامہ جات رہائشی تصدیق شدہ ہیں اور موقعہ پر مکانات ہیں۔

(و) حکم جناب ڈی او آر مورخہ31/05/2004 کے تحت صحت ریکارڈ/تبدیلی ملکیت بحق حاجراں بی بی وغیرہ 5 کس افراد ہوئی ہے۔

(ز) فیصلہ عدالت ڈی او آر فیصل آباد مورخہ 13/05/2004 ہے اس کے خلاف عدالت جناب ای ڈی او آر اپیل زیر سماعت ہے اور ایک انکوائری دفتر جناب ایس ایم بی آر لاہور بھی ہو رہی ہے۔

فیصل آباد کے پٹواریوں کی طرف سے فرد انتقال کی فیس، زائد وصولی کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*1214: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے پٹواری فرد انتقال وراثت وغیرہ کی فیس مقرر کردہ فیس سے زائد وصول کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام پٹواری اپنے دفاتر سے غائب رہتے ہیں اور انہوں نے اپنے طور پر پرائیویٹ کلرک رکھ کر تمام سرکاری ریکارڈ ان کے سپرد کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام پٹواریوں نے خالی فرد اور پر فارموں پر دستخط کر کے اپنے ملازموں کے حوالے کئے ہوتے ہیں جو من مرضی فیس وصول کر کے انہیں مکمل کر کے سائلین کو دیتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فرد پر صرف پٹواری کے دستخط ہونا لازمی ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا فیصل آباد کے پٹواریوں کے ذاتی ملازم رکھنے، سرکاری ریکارڈ ان کے قبضہ میں دینے اور منہ مانگی فیس وصول کرنے والوں کے خلاف حکومت کسی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) پٹواریان قواعد کے مطابق فرد و انتقال وراثت کی فیس وصول کرتے ہیں۔نوٹس میں آنے پر پٹواریوں کی بے قاعدگی پر ان کے خلاف قانون رائج الوقت کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔البتہ پٹواریان کو سختی سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ فرد و انتقال وراثت وغیرہ مقررہ فیس سے زائد وصول نہ کریں۔پٹواریان و عملہ مال کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ حکومتی محکمہ جات عوام کی سہولت کے لئے قائم ہیں۔عوام کی رہنمائی اور ان سے قانونی تقاضوں کے مطابق بھرپور تعاون کیا جائے۔

(ب) فیصل آباد ایک زرعی ضلع ہے جو چھ تحصیلوں پر مشتمل ہے اس ضلع کی 33 قانونگوئیاں اور 299 سرکل ہیں جبکہ 24 قانونگوز اور 288 پٹواریان کام کر رہے ہیں جس میں ریونیو فیلڈ سٹاف میں کمی کے علاوہ زرعی زمینوں کے سکنی میں تبدیلی کی وجہ سے ریونیو ورک میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔حکومت کی جانب سے اہم اور فوری نوعیت کے پروگرام کے تحت کھالوں کی تعمیر، ہنگامی صورت حال، صورت سیلاب، گندم کی فراہمی کی مہم یا حالیہ فوڈ سٹیمپ سکیم، اتوار وجمعہ بازار کے انعقاد پٹواریوں کو سونپے جاتے ہیں۔جو کہ علاقائی سطح پر پٹواریوں کے تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔اس لئے دفتر سے عدم حاضری بعض اوقات ناگزیر ہوتی ہے نیز پٹواریان کو مختلف عدالتوں میں مع ریکارڈ بھی پیش ہونا پڑتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ پٹواری اکثر اپنے پٹوار خانوں سے غائب رہتے ہیں۔ان کی علاقے میں حاضری یقینی بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ انہوں نے پرائیویٹ افراد رکھے ہوئے ہیں اور تمام سرکاری ریکارڈ ان کی تحویل میں ہے۔پٹواری حضرات کو سختی سے منع کر دیا گیا ہے کہ وہ پرائیویٹ اشخاص کو ریکارڈ سپرد نہ کریں کہ اگر ہدایات کی تعمیل میں کوتاہی پائی گئی تو سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) بار ہا پٹواریوں و عملہ مال کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سرکاری ریکارڈ پرائیویٹ اشخاص کی دسترس میں نہ دیں اور انہیں تنبیہ کی گئی ہے کہ خلاف ورزی کرنے والے پٹواریان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔نوٹس میں آنے پر ہدایات کی خلاف ورزی کے مرتکب پٹواریوں کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ فرد پر صرف پٹواری کے دستخط ہونے لازمی ہیں۔البتہ عدالت ہائے ماتحت و عظمیٰ میں فرد پیش کرنے کے لئے ریونیو آفیسر حلقہ اور حلقہ گرداور کے بھی کاؤنٹر سائن کروا لئے جاتے ہیں تاکہ کسی ممکنہ جعلی فرد کے جاری ہونے کی روک تھام ہو سکے۔فرد کا اجراء صرف پٹواریوں کے دستخطوں سے ہوتا ہے۔رجسٹری میں بھی یہی طریق کار اپنایا گیا ہے تاکہ جعلسازی وفراڈ کے ممکنہ ارتکاب کی روک تھام ہو سکے۔

(ہ) مفصل جواب اوپر ضمنات (الف) تا (د) آ چکا ہے البتہ دوبارہ اعادہ کیا جاتا ہے کہ ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والے کرپٹ پٹواریوں و عملہ سے کسی قسم کی رعایت نہیں کی جاتی اور نوٹس میں آنے پر ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

تحصیلدار کا اپنی ہوم تحصیل میں تعیناتی کا معاملہ

*1350: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے پالیسی سرکلر نمبر S O(Coord)1-13/79 مورخہ 16-3-1980 کے تحت کوئی بھی نائب تحصیل دار اپنی ہوم تحصیل میں تعینات نہیں رہ سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے مذکورہ پالیسی کے تحت 18-اکتوبر 2007 کو ایک بار پھر صرف ڈی سی او جھنگ کو یہ لیٹر لکھا کہ اس پر عمل درآمد کیا جائے؟

(ج) کیا یہ پالیسی صرف ضلع جھنگ کے لئے مخصوص ہے یا پورے صوبے کے لئے ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے اور پالیسی پورے پنجاب کے لئے ہے تو کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(ہ) اگر اس پالیسی پر ابھی تک عمل نہیں ہوا تو حکومت کب تک اپنی اس پالیسی پر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ پالیسی پورے صوبے کے لئے ہے۔

(د) اس سلسلہ میں ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو برائے ضروری ہدایات بھجوائی گئی ہے جس کی منظوری ہونے پر حکومت کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ہ) ۔ایضاً۔

صوبہ پنجاب میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1421: ملک عادل حسین اترا: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں پٹواریوں کی اسامیاں خالی ہیں، اگر ہاں تو ضلع وار تفصیل بیان کی جائے اور ان کو پر کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوری 1999 میں ضلع میانوالی کے پٹوار سکول سے کچھ افراد نے پٹواریوں کا امتحان پاس کیا تھا، اگر ہاں تو ان میں سے اب تک کتنے افراد کو ملازمت دی گئی اور کتنے افراد اب تک باقی ہیں۔ تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1999 سے پٹواریوں کا امتحان پاس کرنے والے بعض افراد اوور ایج ہو گئے ہیں اور ان کو ملازمت نہیں ملی اگر ہاں تو کیا ان افراد کو ان کی عمر میں رعایت دینے کے لئے حکومت تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مال پنجاب میں پٹواریوں کی 1020 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام ضلع	تعداد اسامیاں	نام ضلع	تعداد اسامیاں
لاہور	05	شیخوپورہ	48
ننکانہ صاحب	07	قصور	33
اوکاڑہ	40	ساہیوال	37
پاکپتن	21	راولپنڈی	04
اٹک	03	چکوال	20
جہلم	25	گوجرانوالہ	31
گجرات	58	سیالکوٹ	34
نارووال	24	منڈی بہاؤالدین	14
حافظ آباد	08	سرگودھا	21
خوشاب	23	بھکر	10
میانوالی	60	فیصل آباد	24
جھنگ	59	ٹوبہ ٹیک سنگھ	16
ملتان	13	وہاڑی	39
خانیوال	25	لودھراں	15
ڈیرہ غازی خان	62	راجن پور	32
مظفر گڑھ	52	لیہ	31
بہاول پور	29	بہاولنگر	42
رحیم یار خان	52		

حکومت پالیسی 2004 کے تحت ہر ضلع میں بھرتی پٹواریاں کے لئے ایک کمیٹی بر مشتمل ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کنوینر، ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) متعلقہ و نمائندہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر اور نمائندہ بورڈ آف ریونیو مقرر ہیں جو اہل امیدواران کا بطور پٹواری تعیناتی کے لئے انتخاب کرتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1999 میں ضلع میانوالی پٹوار سکول سے کچھ افراد نے امتحان پاس کیا تھا اور ان میں سے اکثر امیدواران بطور پٹواری تعینات ہو چکے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام تحصیل	تعداد پاس امیدواران	جن امیدواران کو ملازمت ملی	بقایا
میانوالی	42	36	06
عیسیٰ خیل	20	14	06
پپلاں	20	03	15
میزان	82	53	27

(ج) یہ درست ہے کہ 1999 سے پٹواریوں کے امتحان پاس کرنے والے بعض افراد اوورایج ہو گئے ہیں۔ 1990 سے قبل فہرست امیدواران پٹواریاں تحصیل وار ہر ضلع میں تیار کی جاتی تھی جس میں اس جز میں پوچھے گئے سوال کے مطابق جملہ معلومات میسر ہوتی تھیں مگر پنجاب ریونیو ڈیپارٹمنٹ (ریونیو ایڈمنسٹریشن پوسٹس) رولز 1990 کے تحت تیاری فہرست امیدواران پٹواریاں ختم کر دی گئی جس کی وجہ سے پٹواریاں پاس امیدواران کی عمر کے متعلق کسی تحصیل میں کوئی معلومات موجود نہ ہوتی ہیں تاہم ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت حکومت پہلے ہی پانچ سال کی رعایت زائد العمری کا اعلان کر چکی ہے جو تاحال نافذ العمل ہے۔

سیالکوٹ میں پٹواریوں کے تبادلوں کی تفصیلات

*1439: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پٹواریوں کے تبادلوں پر پابندی ہے؟

(ب) سیالکوٹ میں پٹواریوں کے تبادلے ہو رہے ہیں یا نہیں، اگر ہو رہے ہیں تو کس کی اجازت سے ہو رہے ہیں؟

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ مراسلہ نمبر 2003/1-1ایس او مورخہ 2008-06-10 کے تحت تمام محکموں میں تبادلوں پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے۔البتہ خالی نشست پر تعیناتی ہو سکتی ہے۔ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مراسلہ مذکورہ بالا پر عمل کرتے ہوئے تمام ٹرانسفر/پوسٹنگ بشمول پٹواریان پر پابندی ہے اور تبادلے نہ ہو رہے ہیں۔البتہ حکومت پنجاب کے مراسلہ مورخہ 2008-06-10 کی رو سے خالی نشستوں پر وقتاً فوقتاً اضافی چارج دے دیئے جاتے ہیں یا کسی اہلکار کی معطلی / چھٹی وغیرہ کی صورت میں بھی مفاد عام میں تعیناتی کی جاتی ہے۔پابندی لگنے کی تاریخ سے آج تک ہونے والی ایڈجسٹمنٹ کے احکامات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور کے سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات

*1508: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راجن پور کے حالیہ سیلابی علاقوں کو حکومت نے کیا مراعات دی ہیں؟

(ب) کیا حکومت جز (الف) کے جواب میں بیان کردہ سیلابی مراعات پنجند کینال جو کہ نجی وارہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کے مقام پر ٹوٹ چکی ہے اور کافی دیہات زیر آب آ چکے ہیں کو مذکورہ سیلابی مراعات دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع راجن پور کے 139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے اور فصلوں کو 50 فیصد سے زیادہ نقصان ہوا ان کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے:-

-i 14143 فوڈ پیکٹ متاثرین میں امداد کے لئے تقسیم کئے گئے ہر پیکٹ میں 10 کلو آٹا، 2 کلو کھانے کا تیل، ایک کلو دال چنا، ایک کلو دال مونگ، آدھا کلو چائے پتی، ایک کلو چینی، دو کلو چاول 1.5 لیٹر پانی کی بوتل اور ایک موم بتی شامل تھی۔

-ii 20 کلو آٹے کے 28690 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

-iii 10 کلو آٹے کے 17500 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

-iv 4600 خیمہ جات متاثرین کو مہیا کئے گئے۔

-v 500 کھانے کی پکی ہوئی دیگیں متاثرین میں تقسیم کی گئیں۔

-vi 225430 لیٹر پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

-vii 10618 (1.5 لیٹر) پانی کی بوتلیں متاثرین کو مہیا کی گئیں۔

-viii 23070 مریضوں کا پی آر ایس پی نے علاج کیا اور 140151 مریضوں کا میڈیکل کیمپ میں علاج کیا گیا۔

-ix جانوروں کے لئے 200 ٹرک چارہ مہیا کیا گیا۔

-x 18318 مویشیوں اور 14375 بھیڑ بکریوں کو ادویات دی گئیں۔

-xi متاثرہ سڑکوں کا 50 کلو میٹر ایریا مرمت کیا گیا۔

-xii حکومت پنجاب نے -/14000000 روپے ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر راجن پور کو متاثرین کی بحالی کے لئے مہیا کئے۔

-xii 8 لاکھ روپے ہلاک شدگان کے لواحقین کے لئے مہیا کئے گئے مزید ایک لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں۔

-xiv متاثرین کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 200 واٹر فلٹر مہیا کئے گئے۔

-xv متاثرین کو 2000 کمبل اور 4000 پلاسٹک میٹ بھی مہیا کئے گئے۔

-xvi ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی رقبہ کے مالکان جنہوں نے مختلف بنکوں سے زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں اور جو کہ -/659152451 روپے ہیں ان قرضہ جات کو معاف کرنے کا کیس صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے زیر غور ہے۔

xvii- -/8070000 روپے کا خرید اگیا بیج جو کہ سرسوں، توریا اور جوار وغیرہ پر مشتمل ہے ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ کے مالکان میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

xviii- جن متاثرین کے مکان جزوی و کلی طور پر تباہ ہوئے ہیں ان کو معاوضہ دینے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔

xiv- متاثرہ سڑکوں کی مکمل بحالی کے لئے -/8000000 روپے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ ضلعی حکومت رحیم یار خان سے مذکورہ نقصانات کے بارے صوبائی حکومت کو مطلع نہیں کیا گیا تھا لہذا ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان سے اس بارے رپورٹ طلب کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق پنجند کینال میں شگاف پڑنے سے متاثرہ دیہات میں 50 فیصد سے کم فصلات کو نقصان ہوا۔

لینڈ ایڈمنسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔زرعی انکم ٹیکس

2۔آبیانہ

3۔ترقیاتی محاصل

4۔لوکل ریٹ

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔ لیکن تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں نہر ٹوٹنے کی وجہ سے نقصان 50 فیصد سے کم تھا اس لئے یہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

راجن پور میں سیلاب کی تباہ کاریاں ودیگر تفصیلات

*1599: جناب وسیم قادر: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حالیہ سیلاب کی وجہ سے راجن پور میں جو تباہ کاریاں ہوئیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) حکومت نے ضلع راجن پور میں سیلاب کی وجہ سے لوگوں کا مالی نقصان پورا کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سیلاب کے علاقوں کے کسانوں کا آبیانہ معاف کر دیا ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال وکالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) حالیہ سیلاب کی وجہ سے ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل تباہ کاریاں ہوئیں:-

1-کل 176 موضع جات / گاؤں متاثر ہوئے۔

2- 90000 لوگ متاثر ہوئے۔

3-کل 523600 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا۔

4- 199894 ایکڑ زیر کاشت رقبہ متاثر ہوا۔

5- 9373 کچے مکانات مکمل طور پر تباہ ہوئے۔

6- 1661 کچے مکانات جزوی طور پر تباہ ہوئے۔

7- 290 پکے مکانات جزوی اور مکمل طور پر تباہ ہوئے۔

8-کل 9 افراد سیلاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(ب) 1- 14143 فوڈ پیکٹ متاثرین میں امداد کے لئے تقسیم کئے گئے۔ ہر پیکٹ میں 10 کلو آٹا، 2 کلو کھانے کا تیل، ایک کلو دال چنا، ایک کلو دال مونگ، آدھا کلو چائے پتی، ایک کلو چینی، دو کلو چاول، 1.5 لیٹر پانی کی بوتل اور ایک موم بتی شامل تھی۔

2- 20 کلو آٹے کے 28690 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

3- 10 کلو آٹے کے 17500 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

4- 4600 خیمہ جات متاثرین کو مہیا کئے گئے۔

-5 500 کھانے کی پکی ہوئی دیگیں متاثرین میں تقسیم کی گئیں۔

-6 225430 لیٹر پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

-7 10618 (1.5 لیٹر) پانی کی بوتلیں متاثرین کو مہیا کی گئیں۔

-8 23070 مریضوں کا پی آر ایس پی نے علاج کیا اور 140151 مریضوں کا میڈیکل کیمپ میں علاج کیا گیا۔

-9 جانوروں کے لئے 200 ٹرک چارہ مہیا کیا گیا۔

-10 18318 مویشیوں اور 14375 بھیڑ بکریوں کو ادویات دی گئیں۔

-11 متاثرہ سڑکوں کا 50 کلو میٹر ایریا مرمت کیا گیا۔

-12 حکومت پنجاب نے 14000000 روپے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر راجن پور کو متاثرین کی بحالی کے لئے مہیا کئے۔

-13 8 لاکھ روپے ہلاک شدگان کے لواحقین کے لئے مہیا کئے گئے۔مزید ایک لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں۔

-14 متاثرین کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 200 واٹر فلٹر مہیا کئے گئے۔

-15 متاثرین کو 2000 کمبل اور 4000 پلاسٹک میٹ بھی مہیا کئے گئے۔

-16 ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی رقبے کے مالکان جنہوں نے مختلف بنکوں سے زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں اور جو کہ 659152451 روپے ہیں ان قرضہ جات کو معاف کرنے کا کیس صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے زیر غور ہے۔

-17 8070000 روپے کا خریدا گیا بیج جو کہ سرسوں، توریا اور جوار وغیرہ پر مشتمل ہے ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ کے مالکان میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

-18 جن متاثرین کے مکان جزوی و کلی طور پر تباہ ہوئے ہیں ان کو معاوضہ دینے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔

-19 متاثرہ سڑکوں کی مکمل بحالی کے لئے 8000000 روپے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع راجن پور کے 139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے ان کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیا گیا ہے۔

نمبردار کے تقرر کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*1611: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں نمبردار کے تقرر کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) نمبردار کی کیا ذمہ داریاں اور فرائض ہوتے ہیں؟

(ج) اپنے فرائض کی انجام دہی کے عوض نمبردار کو کتنا اعزازیہ / ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کے تحت وضع شدہ قواعد لینڈ ریونیو 1968 کے مطابق نمبردار کا تقرر کلکٹر ضلع کرتا ہے۔

(ب) فرائض نمبردار قواعد لینڈ ریونیو 1968 میں تفصیلاً درج ہیں۔

(ج) نمبردار کی معرفت جو واجبات سرکار وصول کئے جاتے ہیں اس کے صلہ میں اس کو درج ذیل فیس ادا کی جاتی ہے۔

(i) معاملہ اراضی کی وصولی پر پانچ فیصد (پنجوترہ)

(ii) آبیانہ کی وصول کردہ رقم کا چھ فیصد

(iii) رقم پٹہ عارضی کاشت اور لگان نقدی پر وصول کردہ وصولی کا تین فیصد

(iv) زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے کوئی زمیندار اگر ٹیکس کی رقم نمبردار کے ذریعہ جمع کروائے تو وہ نمبردار کو 5 فیصد ادا کرے گا۔

مزید برآں کالونی چکوک میں نمبرداران کو دستیاب سرکاری اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ پٹہ پر برائے کاشت دی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

چک نمبر 24 شرف شاہ ضلع بہاولپور میں رقبہ کی تفصیلات

99: میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 24 شرف شاہ تحصیل خیرپور ضلع بہاولپور میں 1990 سے پہلے کتنا رقبہ بقایا سرکار تھا، 1990 کے بعد کتنا رقبہ الاٹ ہوا اور کس کس سکیم کے تحت الاٹ ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 24 شرف شاہ ممنوعہ زون میں آتا ہے، جبکہ اس کا سرکاری رقبہ بھی الاٹ کر دیا گیا ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) سال 1990 سے قبل چک نمبر 24 شرف شاہ، تحصیل خیرپور ٹامیوالی میں خلاصتاً رقبہ بقایا سرکار 8078 کنال 4 مرلے محکمہ ریلوے 635 کنال 9 مرلے، محکمہ انہار 1126 کنال 15 مرلے، محکمہ واپڈا 200 کنال، ٹیوب ویل سکیم 1240 کنال 7 مرلے، مختلف کھتونی ہائے میں 302 کنال مرلے جبکہ کل رقبہ سرکار 11583 کنال 7 مرلے تھا۔

سال 1990 کے بعد رقبہ سرکار کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

محکمہ ریلوے 670 کنال 3 مرلے

محکمہ انہار 6396 کنال 3 مرلے، محکمہ واپڈا 200 کنال تحصیل کمپلیکس 316 کنال 15 مرلے، مقبوضہ باشندگان 770 کنال 9 مرلے، قبرستان 353 کنال 18 مرلے مختلف کھتونی ہائے 189 کنال 3 مرلے، ضبط شدہ ٹیوب ویل سکیم 3740 کنال 8 مرلے و مقبوضہ رقبہ سرکار 3438 کنال 19 مرلے۔

کل رقبہ 11664 کنال 3 مرلے میں سے رقبہ 804 کنال 3 مرلے انتقالات و پٹہ ملکیت منظور ہو چکے ہیں اس کے علاوہ رقبہ سرکار 10860 کنال ایک مرلے کسی بھی شخص کو کسی سکیم کے تحت الاٹ نہ ہوا ہے۔

(ب) درست ہے۔ چک نمبر 24 شرف شاہ ممنوعہ زون میں آتا ہے۔ رقبہ سرکار 10860 کنال ایک مرلہ کسی بھی شخص کو کسی سکیم کے تحت الاٹ نہ ہوا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے آج اپنے شیر دل وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے چنیوٹ کا دیرینہ مطالبہ جو 34 سال سے چل رہا تھا کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے آج پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور میاں محمد نواز شریف نے بھی میرے والد مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ حالیہ انتخابات میں میاں محمد شہباز شریف نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور اب اس کا notification بھی ہو گیا ہے۔ آج انہوں نے چنیوٹ میں جاکر ایک بہت بڑے جلسہ میں چنیوٹ کو ضلع بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ ہم جو وعدہ کرتے ہیں وہ نبھانے کے لئے کرتے ہیں میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنا وعدہ جو کیا تھا اس کو نبھا دیا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ میری طرف سے ان کو بہت بہت شکریہ پہنچا دیں۔

جناب سپیکر: اب توجہ دلاؤ نوٹس کو لیا جاتا ہے۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں بہت دیر سے گزارش کرنا چاہ رہا ہوں، اب تو وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا میں کھڑا ہو کر آپ کی بات سنوں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: کھڑے ہو جائیں۔

جناب سپیکر: ان کا ظرف سنیے گا، یہ فرما رہے ہیں کہ کھڑے ہو جائیں۔ لو جی میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں آپ کو نہیں کہہ رہا تھا۔۔

جناب سپیکر: جی، ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آج ایک ایم پی اے کو ایک problem ہوئی تو سارا ایوان کھڑا ہو گیا اور مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی۔ میں دوسرے موضوع کی طرف آنا

چاہ رہا ہوں کہ اس وقت پنجاب کی ساری دیہاتی عوام کھاد کے لئے ترس رہی ہے اور آپ خود بھی کاشتکار ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کو باقاعدہ وقت ملے گا اس بارے میں آپ چودھری صاحب سے گفتگو کر لیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! اس کے لئے بھی ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: مکمل کمیٹی بنی ہوئی ہے، آپ ان سے بات کر لیں انہیں پتا ہے۔ آپ فکر نہ کریں اس بارے میں بہت زیادہ بحث ہوگی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں جو چودھری ظہیر الدین خان، محمد یار ہراج، ڈاکٹر سامیہ امجد اور جناب محمد محسن خان لغاری کی طرف سے ہے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

الفلاح اور تماثیل تھیٹرز لاہور میں بم دھماکے اور اس پر حکومتی اقدامات کی تفصیل

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں 9۔جنوری 2009 کو رات 8 بج کر 25 منٹ پر الفلاح تھیٹر میں دھماکہ ہوا، چند منٹوں بعد دوسرا، پھر تیسرا دھماکہ ہوا اور بعد ازاں فیروزپور روڈ لاہور پر تماثیل تھیٹر میں دو دھماکے ہوئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟ شکریہ

وزیر انسانی حقوق، اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ 09 جنوری کو رات ساڑھے آٹھ بجے الفلاح تھیٹر کے باہر دھماکے ہوئے۔ یہ دھماکے 'کریکر' کے ساتھ کئے گئے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ دہشت گردی کی فضا قائم کی جائے، لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا جائے گو کہ اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا لیکن اس کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں کچھ لوگوں کو interrogate بھی کیا گیا ہے اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ کڑی پہلے بھی جو گڑھی شاہو میں

دھماکے ہوئے ہیں ان سے جڑتی ہے اور اس ضمن میں پرسوں بھی کچھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور اس پر پریس کانفرنس کی گئی ہے اور یہ جو الفلاح کے باہر بم دھماکے ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد یہ بھی بے نقاب کئے جائیں گے اور ان کے ملزمان کو قانون کے کٹہرے پر لا کر کھڑا کیا جائے گا۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! گو کہ یہ preliminary investigation میں crackers ثابت ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر crackers کے ملزمان ابھی تک نہیں پکڑے گئے تو اگر یہ ملزمان real bombs کے ہوتے تو پھر بھی اسی طرح ہی محفوظ ہوتے۔ اب حکومت پنجاب نے کروڑوں روپے خرچ کر کے cameras لگائے ہوئے ہیں، کیا ان جگہوں پر cameras لگائے گئے تھے، اگر ان جگہ پر کیمرے لگے ہوئے تھے تو ان کی کیا output آئی ہے؟ اگر نہیں لگائے گئے تھے تو کیا وہ ان جگہوں کو غیر ضروری سمجھتے ہیں؟ ان کا میں جواب چاہتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق، اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! وہاں پر کیمرے نصب نہیں کئے گئے تھے لیکن اب حکومت پنجاب ان تجاویز پر جو ہمارے بھائیوں کی طرف سے آئی ہیں اس پر فوری عملدرآمد کر رہی ہے اور ان تمام تھیٹرز کو بالخصوص جہاں پر ثقافتی پروگرام دکھائے جاتے ہیں جن کو ٹارگٹ کیا گیا تھا۔ ہم اس چیز کو ensure کر رہے ہیں کہ ان تمام جگہوں پر کیمرے نصب کئے جائیں تاکہ آئندہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے نمٹا جا سکے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں جو کہ تھوڑا سا suggestive بھی ہے کہ اگر یہاں پر کیمرے نہیں لگائے گئے تھے تو میرا خیال ہے کہ یہ اہم جگہیں تھیں اور جہاں جہاں لگائے گئے ہیں وہاں کے بھی ملزم پکڑنے میں کوئی output ابھی تک نہیں آئی۔ ان کی تصدیق کر لی جائے کہ کیا وہاں پر کیمرہ جات ٹھیک ہیں، اگر کیمرہ جات ٹھیک نہیں ہیں تو ان کو ٹھیک کروایا جائے، اگر وہ ٹھیک ہیں تو ان جگہوں کی بجائے جو important جگہیں ہیں وہاں پر لگایا جائے۔ میری اتنی سی گزارش تھی جو میں آپ کی وساطت سے کرنا چاہتا تھا۔ بہت، بہت شکریہ

وزیر انسانی حقوق ،اقلیتی امور وسماجی بہبود (جناب کامران مائیکل):جی، ہم بھی ان suggestions پر غور کریں گے اور دیکھیں گے کہ کہاں کیمروں کی proper جگہ ہے،اگر وہاں پر نصب نہیں کئے گئے تو وہاں پر نصب کروائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی،next محترمہ شمسہ گوہر صاحبہ! تشریف فرماہیں؟

شیخ زید ہسپتال لاہور کے ایڈمنسٹریٹر کا قتل
اور اس پر حکومتی اقدامات کی تفصیل

محترمہ شمسہ گوہر: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 16۔جنوری 2009 کو شیخ زید ہسپتال لاہور کے ایڈمنسٹریٹر، ڈاکٹر عبدالصبور ملک کو سر عام گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا؟

(ب) target killing کی ایسی وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کیا کر رہی ہے؟

(ج) مذکورہ واردات کے بارے میں مکمل صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر انسانی حقوق،اقلیتی امور وسماجی بہبود (جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ 16۔جنوری کو ڈاکٹر صبور جو شیخ زید ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر تھے ان کی گاڑی کے سامنے آکر کسی نے ان کو shoot کیا، موقع پر جو گواہ موجود تھے انہوں نے بتایا کہ سامنے سے کوئی آیا تھا اس لئے اس کے فنگر پرنٹس گاڑی پر موجود نہیں ہیں ہم نے اس کے لئے ٹیمیں تشکیل دیں اور تقریباً 80 کے قریب لوگوں کو ان کے جو قریبی دوست تھے ان کو interrogate کیا گیا ہے اور اس میں ایک عنصر یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ان کے کچھ family disputes بھی تھے جن کے کچھ cases بھی عدالتوں میں چل رہے ہیں تو میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بہت جلد معاملہ کی تہہ تک پہنچیں گے اور جو رپورٹ ہم تک پہنچی ہے اس کی روشنی میں مثبت نتائج برآمد ہوں گے اور بہت جلد جو main ملزم ہیں وہ قانون کے کٹہرے میں ہوں گے۔ شکریہ

محترمہ شمسہ گوہر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ Is that target killing or not?

وزیر انسانی حقوق ،اقلیتی امور وسماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): دیکھیں جی ! یہ target killing تھی کیونکہ کسی کو ٹارگٹ کر کے اس کی گاڑی کو بالکل فوکس کیا گیا اور انہیں یہ پتا تھا کہ یہاں

سے ڈاکٹر صاحب گزر رہے ہیں تو یہ target killing تھی لیکن کسی نے اس کو identify نہیں کیا اس لئے تھوڑی سی اس میں confusion ہے، جیسے ہی interrogation مکمل ہو گی تو تمام صورتحال سامنے آ جائے گی۔

محترمہ شمسہ گوہر: جناب سپیکر! اگر ایسی ہی شخصیات کی target killing ہوتی رہی تو پھر اعلیٰ شخصیات کے لئے باہر نکلنا بہت مشکل ہو جائے گا اس کے لئے حکومت پنجاب کیا اقدامات کر رہی ہے؟ یہ میرا سوال ہے کہ اس سلسلے میں جتنی بھی target killing ہو رہی ہیں اس کے لئے کیا اقدامات ہو رہے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق، اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): حکومت پنجاب بالکل اس چیز کو فوکس کئے ہوئے ہے۔ جہاں تک آپ بڑی شخصیات کی بات کر رہی ہیں ان کو تو بالکل ہم security provide کرتے ہیں اور یہ ensure کرتے ہیں کہ ان کی جتنی حفاظت ہو سکے کی جائے، پنجاب گورنمنٹ اس میں کوئی کمی نہ رکھے لیکن اگر ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں تو اس کے لئے ہم بالکل اس چیز کو ensure کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایسا کام کیا ہے ان کے ساتھ ہم آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے اور کسی قسم کی رعایت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اب Call Attention Notice ختم ہوئے۔ اب ہم Privilege Motions لے رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے سمجھ ہے جو بات آپ کرنا چاہتے ہیں۔ میں بات کو سمجھ لیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ نے کوارٹروں سے related کمیٹی بنائی تھی۔ اس حوالے سے میں نے بات کرنی تھی کہ پیپلز ہاؤس کے جو کوارٹر ہیں ان کا معاملہ کمیٹی کے سپرد تھا اور اس وقت پیپلز ہاؤس میں جو کوارٹر ہیں وہ اتنے خطرناک ہو چکے ہیں کہ وہاں پر سیڑھیاں گر رہی ہیں، ان کے در و دیوار ہل رہے ہیں، یہ تو آپ کی supervision میں سارا کچھ ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر! آپ بڑی مہربانی کرتے ہیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں میں آپ کی personally بہت مشکور ہوں آپ ہر جگہ پہنچتے ہیں خوشی میں، غم میں تو kindly میں

چاہوں گی کہ میرے ساتھ چل کر پیپلز ہاؤس کے کوارٹر دیکھیں۔یہاں پر لوگوں کی زندگیوں کا سوال ہے۔آپ خود visit کریں اور دیکھیں کہ کیا condition ہے؟

جناب سپیکر:اس پر کمیٹی موجود ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!یہ مسئلہ بہت سنگین ہو چکا ہے مگر کمیٹی کی طرف سے اس کے اوپر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے، یہ معاملہ stop ہے۔اس کے لئے آپ کی طرف سے مجھے ruling چاہئے کہ وہاں چلنے کے لئے کوئی ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر:یہ بات ختم ہو گئی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!آج revenue سے related سوالات کا دن تھا،آپ کو یاد ہو گا کہ سابقہ جو revenue کا دن تھا اس دن میاں نصیر صاحب کے سوال نمبر 7 اور 8 میں انہوں نے یہ point raise کیا تھا کہ D.H.A کے پاس جو زمین ہے اس کی انہوں نے کسی قسم کی بھی رقم پنجاب گورنمنٹ کو ادا نہیں کی۔اس وقت تمام ممبران بھی ساتھ تھے اور اس سلسلے میں آصف موہل صاحب، شیخ علاؤالدین صاحب حتیٰ کہ اپوزیشن کے تمام ارکان کے علاوہ حکومتی ارکان بھی اس حق میں تھے کہ کمیٹی بنا کر معاملہ اس کے سپرد کیا جائے کیونکہ یہ کھربوں روپے کا معاملہ تھا۔آپ نے یہ کہا تھا کہ اس معاملے کو ہم C.M.I.T کے سپرد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔آپ مناسب ٹائم پر بات کرتیں تو پھر ٹھیک تھا۔اب تو وقت گزر چکا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!اس وقت آپ نے پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں دیا تھا؟ میں نے خود آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیا تھا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!آپ نے C.M.I.T کے سپرد کرنے کا کہا تھا اور ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، جہاں تک بات پہنچی ہے، اس کی رپورٹ کے متعلق ہم نے بتا دیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!وزیر قانون صاحب نے اس کی کمیٹی بھی نہیں بننے دی تھی جبکہ وزیر صاحب بھی چاہتے تھے کہ کمیٹی بن جائے۔

جناب سپیکر: جی، آج راناصاحب نہیں تھے اس لئے وہ مکمل نہیں بتا سکے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ حکم فرمائیں اور یہ کمیٹی کے سپرد کریں اس کے اوپر بات ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میں دیکھوں گا، پہلے اس کی رپورٹ تو آنے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آج اس کا دن تھا، سب سے پہلے اس پر بات ہونی چاہئے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق کا وقت ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اتنے عرصے بعد حکومت کا کوئی بزنس آیا ہے اس میں بھی گورنمنٹ اپنے بندے نہیں پورے کر سکتی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

یہ باہر کھڑے حضرات اندر تشریف لے آئیں، ابھی گنتی ہو رہی ہے۔ ممبر صاحبان تشریف رکھیں، گنتی کرنے دیں۔ جی! کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری عبدالوحید: پوائنٹ آف آرڈر۔ ساڈے ول وی تک لو۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق کا وقت ہے، دیکھ لیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بڑی خوشی کی بات ہے کہ اپوزیشن حکومت پر مثبت تنقید کرے اور ہم ان کی جو بھی تعمیری تنقید ہو اسے welcome کریں اور اس وقت تک یہ ہاؤس مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اپوزیشن اپنا کردار ادا نہ کرے لیکن انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ جب پنجاب کے عوام کی فلاح و بہتری کے لئے کوئی بات کرنے کا موقع آتا ہے، یہ انتہائی شرم کی بات ہے کہ محسن لغاری جیسا آدمی کورم کو پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے اور اس ہاؤس میں جو پنجاب کے غریب عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے یہاں پر اجلاس بلایا جاتا ہے اور پنجاب کے عوام کی بہتری کے لئے یہاں پر بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو اس وقت مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ محسن لغاری اپنا وہ کردار ادا کرتے ہیں جس سے اس ہاؤس کا ٹائم ضائع ہوتا ہے اور یہ ان کو زیب نہیں دیتا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے آئندہ یہ احتیاط کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ماشاءاللہ وہ بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں خود ہی جواب دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ جو قواعد وضوابط کے مطابق ان کو اختیار ہے جس کو انہیں استعمال کرنا پڑتا ہے ان چیزوں کا آپ کو خود خیال کرنا چاہئے، اگر انہوں نے نشاندہی کی ہے تو انہوں نے غلط نہیں کیا۔ جی، یہ تحریک استحقاق ہے۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا کسی تحریک پر ہیں؟

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کو چھوڑیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی فرمالیں۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! آج صبح جب اجلاس کا آغاز ہوا تو آپ نے بذات خود نئے منتخب ہونے والے پارلیمانی سیکرٹریوں کو مبارکباد دی۔ میں آپ کی توجہ اپنی بہن ساجدہ میر کی طرف دلانا چاہتا ہوں جن کو appoint کیا گیا اور سینئر وزیر کے کہنے پر ان سے زبردستی استعفیٰ لیا گیا۔۔

جناب سپیکر: جی! یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے اس کو آپ چھوڑیں۔ میں آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا thank you آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی تشریف رکھیں۔ چودھری عبدالوحید صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

چودھری عبدالوحید: جناب سپیکر! ہم تقریباً کوئی آٹھ نو ماہ سے ہاتھ جوڑ کے درخواست کر رہے ہیں کہ ہم مظلوموں کی بھی کوئی بات سنی جائے کہ ہم نے آپ سے بھی request کی اور بار بار سب سے request کی لیکن ہمیں آج تک آپ نے ہاسٹل دیا اور نہ ہی ہمیں رہنے کے لئے کوئی جگہ دی۔ ہم جب بھی لاہور آتے ہیں ہمیں رہائش کا مسئلہ ہوتا ہے آپ نے بھی کئی دفعہ وعدہ کیا یا تو ہمارے لئے وزیر مذہبی امور کو کہیں کہ وہ داتا دربار پر ٹینٹ لگالیں تاکہ ہمیں وہاں رہنے کے لئے جگہ دی جائے۔ میری سب سے پہلے دس نمبر درخواست تھی لیکن جب ہم ایم پی اے بن کے آئے آج تک ہمیں کوئی کمرہ الاٹ نہیں کیا گیا۔ آپ ہماری طرف بھی دیکھیں۔ آپ ہمارے custodian ہیں۔ آپ نے ہمارے لئے سب کچھ کرنا ہے لہذا آپ ہمارے لئے ہاسٹل میں رہائش کے لئے allow کریں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ میں آپ کے لئے بھی allow کروں گا لیکن کیا یہ کمرے ہیں کہ ربڑ ہیں جو بڑھتے ہیں، جتنے کمرے ہیں اور جن کی بھی الاٹمنٹ ہوئی ہے، بھائی! اگر ان میں سے کوئی صاحب چھوڑتے ہیں تو میں کیوں نہ آپ کی خدمت کروں گا؟

چودھری عبدالوحید: جناب سپیکر! میری درخواست نمبر دس ہے اور میں نے پچاس دفعہ درخواست دی ہے اور آج تک کمرہ الاٹ نہیں کیا گیا۔ آپ مجھ سے کتنے نمبر لگوائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ نے نمبر غلط لگوالیا ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔

چودھری عبدالوحید: جناب سپیکر! یہ زیادتی والی بات ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ ٹائم تو اس کے لئے نہیں جو آپ نے بات کی ہے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب آپ کی باری آئے گی تو اس وقت پیش کریں۔ جی، چودھری ظہیر صاحب! آپ کی تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا لیکن آج لاء منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اسے کل تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اگر کوئی وزیر بیمار ہو یا ایوان میں موجود نہ ہو تو آپ اس بنیاد پر کوئی مسئلہ ایوان میں pending کریں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کا پارلیمانی سیکرٹری ہو گا یا کوئی دوسرا منسٹر اسے deal کرے گا۔ آپ نے صبح سے تین بار کہا کہ چونکہ لاء منسٹر نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلی بات اس لئے ہوئی تھی کہ سپورٹس ان کے پاس ہے اور رپورٹ بھی انھوں نے پیش کرنی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم جواب دینے کے لئے یہاں کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں معزز رکن کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب موجود ہیں اور وہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی طریقے سے ہاؤس پر مہربانی کریں۔ آپ میری بات سمجھ گئے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں سمجھے تو پھر میں آپ کو سمجھاؤں گا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ منسٹر کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے اور وہ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! جواب دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! تحریک استحقاق کا نمبر پکار دیں۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 37 کا جواب آنا ہے۔

حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی رپورٹ
برائے سال2006کاایوان میں پیش نہ کیاجانا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور و سماجی بہبود(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! محکمہ کے مطابق رپورٹ بابت Principle of Policy مرتب کر لی گئی ہے جو طباعت کے مرحلے میں ہے اور جلد ہی ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر وزیر موصوف identify کر دیں تو بہتر ہو گا کیونکہ پہلے جب اکتوبر میں یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی تھی اس وقت بھی اس کا جواب نہیں دیا گیا تھا۔ اس وقت بھی بعد میں جواب دینے کا کہا گیا تھا اور اب بھی بعد میں جواب دینے کا کہا جا رہا ہے۔ میں اس سلسلے میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک تو Privilege Committee ہی نہیں بنی اس لئے ہم جو بھی exercise کر رہے ہیں اس کا فائدہ نہیں اور یہ ساری چیزیں لٹک جاتی ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ Privilege Committee بنانے کی مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جونہی Privilege Committee بنتی ہے ہم اس کے سپرد کر دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: لیکن اس کے لئے بھی کوئی time fix کر دیں چونکہ بغیر time fix کئے تو ساری باتیں لٹکی رہ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹائم ہوتا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں معزز رکن کو بتانا چاہتا ہوں کہ مختلف محکموں کی طرف سے تمام جوابات اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر طباعت کے مراحل پورے ہوتے ہیں اور یہ ایک محکمے کا کام نہیں ہے بلکہ ہم نے سب سے آرا لینی ہوتی ہیں اس کے بعد ہم اسے ایوان کی میز پر رکھنے کے مجاز ہوں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ایک ماہ، دو ماہ، چھ ماہ یا آٹھ ماہ رکھ لیں it's your choice لیکن identify کر دینا بہتر ہوتا ہے۔ open hand چھوڑ دینے سے کبھی بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم ان کی اس آرزو کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ جیسے انھوں نے suggest کیا ہے دو ماہ میں رپورٹ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 37 اب disposed of کی جاتی ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 38 محترمہ انجم صفدر صاحبہ کی طرف سے ہے، یہ پیش ہو چکی تھی اس کا جواب آنا تھا۔

ایس ایچ او جلالپور بھٹیاں کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ڈی پی او صاحب نے تحریک استحقاق نمبر 38 سے related رپورٹ بھیجی ہے۔ معزز رکن اسمبلی نے پولیس آفیسر کے رویہ کے خلاف تحریک استحقاق پیش کی تھی جس پر مذکورہ پولیس آفیسر نے معذرت کی ہے اور کہا ہے کہ اگر میرے کسی قول وفعل سے معزز رکن نے feel کیا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ لہذا اب معزز رکن دیکھ لیں اگر یہ ان کی معذرت قبول کرتی ہیں تو ٹھیک ہے otherwise اسے proceed کریں گے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اگر وہ مجھ سے معذرت کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 42 ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! قبل اس کے کہ میں اپنی تحریک استحقاق پیش کروں میں ایوان کی توجہ اس شرپسندی کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آج اپوزیشن نے کی ہے۔ میرے خیال میں انھوں نے مگرمچھ کے آنسو بہانے والا کام کیا ہے۔ اب جب صحیح کارروائی ہو رہی ہے تو وہ سب چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں اور اپنی تحریک استحقاق پر بات کریں۔

لاہور ٹریفک وارڈن کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: بہر حال مجھے ان کے کردار پر بہت افسوس ہے-اب میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں-میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 20-اکتوبر 2008 تقریباً دو بجے دوپہر میں سول سیکرٹریٹ لاہور سے اپنے حلقہ کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گھر واقع کیولری گراؤنڈ جارہا تھا کہ لبرٹی چوک میں مجھے اچانک ٹریفک وارڈن نے روکا اور لائسنس طلب کیا اور مجھے کہا کہ آپ گاڑی چلاتے ہوئے فون نہیں سن سکتے۔ میں نے ان کو بڑی تمیز سے بتایا کہ کوئی ایمرجنسی تھی جس وجہ سے میں نے یہ فون کیا اور میں نے انھیں بطور ایم پی اے اپنا تعارف کرایا جس پر ان کے چہرے پر بڑا غصہ آگیا اور انھوں نے بڑی بد تمیزی سے کہا کہ کوئی ایم پی اے ہو یا وزیر میں ہر صورت چالان کروں گا-انھوں نے میرا نام پوچھا،جب میں نے انھیں بتایا کہ میرا نام ڈاکٹر اشرف چوہان ہے تو اس نے مجھے سلیوٹ پیش کیا اور کہا کہ میں ڈاکٹروں کا چالان نہیں کرتا اور ہمیں حکم ہے کہ کسی ڈاکٹر کا چالان نہ کیا جائے تو میں اس مسئلے پر ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ عوامی نمائندوں کے بارے میں پولیس کے mind میں ایک pre-set attitude ہے-میں اس سے کافی پریشان ہوا کہ میں تو ایم بی بی ایس اور ایف آر سی ایس کرنے کے بعد عزت بڑھانے کے لئے ایم پی اے بنا-میں نے اپنی عزت کم کرنے کے لئے تو یہ الیکشن نہیں لڑا-لوگوں کے ساتھ پولیس کا رویہ شرمناک ہے-جب وہ discriminate کرتے ہیں تو کیا یہ قانون ان کا اپنا لکھا ہوا ہے کہ وہ کسی شخص کو معاف کر سکتے ہیں اور کسی کا چالان کر سکتے ہیں؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران قابل احترام ہیں اور ان کا استحقاق سب سے پہلے ہے- میں اسی سلسلے میں اپنے فاضل ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے وارڈن کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے فوری طور پر اسے معطل کیا ہے اور اسے close line کر دیا گیا ہے اور اب اس کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے-

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: بہت بہت۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر 45 ملک احمد کریم قسور لنگڑیال صاحب کی طرف سے ہے۔
ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! لنگڑیال صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک استحقاق pending کر دی جائے۔
جناب سپیکر: نہیں۔ انہوں نے مجھے نہیں کہا کہ اسے pending کر دیا جائے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے ہے۔ میرے خیال میں اب تو یہ تحریک پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کدھر ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 57 چودھری صاحب اور باقی معزز ممبران کی طرف سے ہے۔
جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! اجازت ہو تو میں یہ تحریک استحقاق پیش کروں؟
جناب سپیکر: جناب! میری طرف سے اجازت ہے اور میں تو آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ
برائے سال 07-2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

جناب محمد یار ہراج: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Public Service Commission Ordinance,1978 کے تحت محترم گورنر صاحب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کرنے کے پابند ہیں Section 9 میں provided ہے کہ:

> "9-(1) The Commission shall, not later than 15th day of February in each year, prepare report as to the work done by it during the be careful in future year ending on the 31st day of December and submit the report to the Governor.

(2) The report shall be accompanied by a statement setting out, so far as known to the Commission:-

(a) The cases, if any, in which the advice of the Commission was not accepted and the reasons therefore; and

(b) The matters, if any, on which the Commission ought to have been consulted but was not consulted and reasons therefore.

(3) The Governor shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly.’’

مذکورہ بالا قانون کی واضح provision کے باوجود متذکرہ رپورٹ برائے سال 2006 اور 2007 ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی۔ متذکرہ رپورٹ کی اہمیت کا اس امر سے یہ August House بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذکورہ Ordinance کے Section 7 میں provided ہے کہ:

“7 The functions of the Commission shall be_

(a) to conduct tests and examination for recruitment to_

(i) such Provincial services and posts connected with the affairs of the Province, as may be prescribed; and

(ii) such posts in or under a Corporation or other body or organization set up by

Government under any law, as may be prescribed;

(b) to advise the Government on such matters as may be prescribed, relating to the terms and conditions of service of persons who are members of a Provincial service or hold posts in connection with the affairs of the Province; and

(c) such other functions as may be prescribed.''

اپنی اس تحریک کی support میں، میں آپ کی توجہ Rules of Procedure of the provincial Assembly of the Punjab 1997 کے rule 70(a) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں provided ہے کہ

"70(a). The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law.''

اندریں حالات مذکورہ رپورٹ اسمبلی میں پیش نہ کر کے نا صرف مجھے بلکہ اس معزز ایوان کو اس کے آئینی اور قانونی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک استحقاق کی بابت جواب موصول نہیں ہوا۔آپ ہمیں صرف تین چار روز کا وقت دیں تاکہ ہم اس کا جواب حاصل کر سکیں۔ جیسے ہی ہمیں اس کا جواب ملتا ہے ہم اسے ایوان کی میز پر رکھ دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس تحریک کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! کیا Monday کو اس کی رپورٹ ملے گی یا جواب آئے گا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!میں یہ چاہوں گا کہ جہاں پر اس ایوان میں وزراء کے بارے میں comments pass کئے جاتے ہیں وہاں mover بھی ذرا توجہ دیا کریں اور سنا کریں کہ کیا جواب آیا ہے تاکہ انھیں دوبارہ جواب پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔

جناب محمد یار ہراج:جناب سپیکر! مجھے تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ انھوں نے جواب کیا دیا ہے،میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا Monday کو رپورٹ ملے گی یا اس تحریک کا جواب آئے گا؟

جناب سپیکر:میں نے اس پر آرڈر کر دیا ہے،یہ تحریک pending ہو چکی ہے۔

جناب محمد یار ہراج:جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا Monday کو رپورٹ آجائے گی؟میں اس بات کو clear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:ہراج صاحب!Monday کو جواب آئے گا۔وہ جواب مانگ رہے ہیں اور Monday تک اس کا جواب آجائے گا پھر وہ آپ کو صحیح صورتحال کے بارے میں بتا سکیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:کیا Monday کو رپورٹ آجائے گی؟

جناب سپیکر: Monday کو جواب آئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:یا اللہ خیر۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!بالکل خیر ہے۔اب سے تھوڑی دیر پہلے عبداللہ یوسف صاحب نے ایک مسئلہ point out کیا تھا۔وہ ہماری پارٹی کا اندرونی مسئلہ ہے۔ساجدہ میر صاحبہ نے جو استعفیٰ دیا ہے اس حوالے سے انھوں نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر:وہ بات ختم ہو گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میری عرض تو سن لیں۔اس کو clear کرنا بہت ضروری ہے۔یہ اسی طرح کرتے ہیں،پھر ان کو ہماری طرف سے شیم شیم کہا جاتا ہے اور اس طرح ہاؤس کا ماحول خراب ہوتا ہے تو میری آپ کی وساطت سے ان سے گزارش ہے کہ آئندہ وہ احتیاط کیا کریں تاکہ ہماری طرف سے انھیں بار بار شیم کا سامنا نہ کرنا پڑے۔شکریہ

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے۔ دونوں طرف سے ہی اچھی اچھی باتیں ہونی چاہئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ ایسی حرکتیں نہ کریں۔ اگر یہ ایسی حرکتیں کریں گے تو ہم point out کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: اب محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی تحریک استحقاق نمبر 58 کو take up کرتے ہیں۔ جی، محترمہ!

پرنسپل نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایک انتہائی اہمیت کے حامل اور مفاد عامہ کے مسئلہ پر پرنسپل نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال، لاہور سے مورخہ 18۔دسمبر 2008 کو اسمبلی آفس سے بات کرنا چاہی تو معلوم ہوا کہ محترمہ رحمت الٰہی درانی صاحبہ رخصت پر ہیں، میں نے پھر مذکورہ ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر اعجاز احمد سے بات کی تو انھوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ خالصتاً پرنسپل صاحبہ کا ہے۔ لہذا آپ انہی سے بات کریں اور میں بھی آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ آج مورخہ 19 دسمبر کو صبح بوقت 10:40 پر میں نے مذکورہ پرنسپل صاحبہ کو ان کے آفس نمبر 042-9200893 پر اپنے موبائل نمبر 0300-4405297 سے عوامی اور مفاد عامہ کے مسئلہ پر بات کرنا چاہی اور محترمہ کو میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنا نام بتایا تو موصوفہ نے انتہائی سخت اور بدتمیزی کے لہجہ میں کہا کہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں میں آپ کو ایم پی اے نہیں مانتی اور بدکلامی کرنے لگی۔ جب میں نے کہا کہ محترمہ آپ عوامی نمائندہ سے اس رویہ سے بات نہیں کر سکتی تو موصوفہ نے جواباً کہا کہ جائیں آپ میری شکایت کر لیں بلکہ آپ نے شکایت کیا کرنی ہے میں خود آپ کی شکایت اسمبلی میں کروں گی اور مزید کہا کہ آپ نے کل بھی فون کیا تھا میں رخصت پر تھی ورنہ کل ہی میں آپ کو ٹھیک ٹھیک سناتی اس کے بعد میں نے اپنا فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! محترمہ پرنسپل صاحبہ کے رویے کے بارے میں مجھے قبل ازیں بھی بتایا گیا تھا جو کہ درست ثابت ہوا۔ ایک سرکاری ملازم کو قطعاً یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایک عوامی نمائندہ کی اس طرح تضحیک کرے تو یہ عام لوگوں کے ساتھ کیا رویہ روا رکھتی ہوں گی؟ پرنسپل نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال، لاہور کے اس ہتک آمیز رویہ، انتہائی بدتمیزی سے پیش آنے سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ معزز رکن نے اپنی تحریک میں ٹیلیفون نمبرز بھی دیئے ہیں اور وقت کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں تحقیق کے بعد پرنسپل نرسنگ سکول سرگنگارام ہسپتال، لاہور کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں انھوں نے بتایا ہے کہ 19۔دسمبر کو تو محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا کوئی ٹیلیفون آیا ہے اور نہ ہی میں نے attend کیا ہے۔ اس کے ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنی دوست عزت مآب محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) ایم پی اے صاحبہ کو یقین دلاتی ہیں کہ ان کا کوئی بھی عوامی مفاد کے متعلق حکم کسی بھی وساطت سے جب بھی کبھی موصول ہوگا تو اس کی فوری تعمیل کی جائے گی اور کسی قسم کی کوتاہی یا تساہل نہیں برتا جائے گا اور نہ ہی کسی قسم کی شکایت کا موقع دیا جائے گا۔ تاہم اگر غیر دانستگی یا غلط فہمی میں دفتر کی کسی کوتاہی سے محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) ایم پی اے صاحبہ کی دل آزاری ہوئی ہے تو زیر دستخطی کو اس کا بہت افسوس ہے اور اس کے لئے دلی طور پر معذرت خواہ ہیں۔

انھوں نے معذرت کی ہے لیکن معزز محرک نے اپنی تحریک میں جو بات کہی ہے وہ بڑا وزن رکھتی ہے۔ اگر یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کر دی جائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک جناب احمد خان بلوچ صاحب کی ہے۔ یہ پہلے پڑھی تو نہیں گئی؟

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! میں اپنی تحریک استحقاق withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ withdrawn and disposed of

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب احمد خان بلوچ صاحب نے اپنی تحریک استحقاق کو withdraw کر لیا ہے۔ ایک پل بغیر اجازت کے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا تھا۔ میں نے انہیں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ پل لوگوں کی ضرورت ہے لیکن جس طرح سے لوگوں نے یہ پل اپنی مدد آپ کے تحت بنایا تھا تو وہ رکاوٹ بن رہا تھا۔ چونکہ وہاں پر لوگوں کی بہت زیادہ آمد و رفت ہے تو میں نے ان سے یہ وعدہ کیا ہے کہ محکمانہ منظوری کے بعد اس پل کو بنا دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ رائے فاروق صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ میری طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کو چار روز تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ لہذا اس تحریک استحقاق کو 4۔فروری تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چودھری طارق محمود باجوہ صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

ایس پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد، ایس ایچ او چک جھمرہ اور ساہیانوالہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

چودھری طارق محمود باجوہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 6۔جنوری 2009 سہ پہر 4 بجے کے قریب میرے گھر واقع باجوہ ہاؤس سانگلہ ہل سٹی میں اصغر یوسف زئی S.P لائلپور ٹاؤن فیصل آباد ہمراہ پولیس کی تین گاڑیاں اور تین پرائیویٹ گاڑیوں میں حافظ عمران S.H.O جھمرہ، میاں رفیق S.H.O ساہیانوالہ تقریباً پچیس، تیس مسلح آتشیں اسلحہ داخل ہوئے۔ میرے اہل خانہ اور بچوں سے بدتمیزی کی، انہیں کمرے میں زدوکوب کرتے ہوئے بند کر دیا، الماریاں توڑ دیں، ملازمین کو تشدد کا نشانہ بنا کر الٹا لٹا دیا۔ میں نے مقامی S.H.O سٹی سانگلہ ہل اکرام گجر کو فوری طور پر فون کیا لیکن اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا اور میں تقریباً 35، 40 منٹوں کے بعد گھر پہنچا تو SP اصغر یوسف زئی نے میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی کی اور کہا کہ آپ جیسے کئی ایم پی اے دیکھے ہیں۔ سڑک بلاک کر دی گئی اور ہزاروں لوگوں کے سامنے میری تذلیل کی گئی۔ میاں محمد نواز شریف کی پارٹی خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ممبران صوبائی اسمبلی کی تذلیل ہوئی ہے۔ سخت قانونی کارروائی کی جائے اور آئندہ بھی مجھے قانونی تحفظ دیا جائے۔ لہذا میری

اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ہمیں اس سلسلے میں دو یا تین دن کی مہلت دے دیں۔ دو تین دن میں ہم اس کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب والا! معزز رکن نے جو کچھ بتایا ہے میری آپ سے استدعا ہے کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور جو کچھ ہوا ہے یہ سارا thrash out ہونا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، بے شک اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں میں ان کی بات سن رہا ہوں۔

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب والا! سردار ذوالفقار خان کھوسہ نے کہا ہے کہ ہم اس کا action لیتے ہیں۔ وہ جو بھی action لیتے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جو بھی action لیں؟

چودھری طارق محمود باجوہ: جو بھی action لیں ہم ان کے ساتھ ہیں، اپنی پارٹی کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف صاحب! آپ اس میں کیا کرنا چاہتے ہیں، جواب دینا ہے، کیا کرنا ہے؟

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! فاضل رکن کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے مجھے اس کا اتنا ہی احساس ہے جتنا آپ کو ہے اور سارے House کو ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے۔ وزیر قانون بھی اس معاملے میں involved تھے، پہلے بھی ہم نے اکٹھے اس سارے معاملے کو سنا ہے۔ ان کی تسلی کے مطابق اس کا تصفیہ کریں گے اور جس کے خلاف action لینا ہو گا لیں گے۔

جناب سپیکر: مجھے پھر بتائیں کہ اس کو dispose of کیا جائے۔ مجھے بتائیں کہ میں اس کا کیا کروں؟

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب والا! میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کریں یا پھر ایس ایس پی کو معطل کریں۔

جناب سپیکر: اب یہ assurance انہوں نے دلوائی ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس کا کچھ دن انتظار کرنا چاہئے۔

چوہدری طارق محمود باجوہ: جناب والا! ایسا کریں کہ ڈاکٹر صاحب کا معاملہ جس کمیٹی کے سپرد کیا ہے یہ بھی اس کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب والا! فاضل رکن اگر اصرار کر رہے ہیں کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ چوہدری محمد اسد اللہ صاحب!

ڈی ایس پی پھالیہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

چوہدری محمد اسد اللہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد سے تعلق رکھنے والے تین لڑکوں کو قادر آباد پولیس نے 19۔دسمبر 2008 کو پکڑا۔ اس سلسلہ میں علاقہ کے معززین نے ملاقات کر کے اصل صورتحال معلوم کرنے کو کہا چونکہ میں نے بذریعہ فون D.S.P پھالیہ جناب سلطان میراں سے 21۔دسمبر 2008 کو تعارف کرواتے ہوئے ان سے دریافت کرنے کی کوشش کی کہ مذکورہ لڑکوں کو کس جرم میں پکڑا ہے؟ D.S.P مذکور نے بجائے میرے سوال کا جواب دینے کے سخت لہجے میں کہنے لگے کہ نہ تو میں تمہارا ملازم ہوں اور نہ ہی پکڑنے کا جرم بتانے کا پابند ہوں، تم صرف ایک M.P.A ہو، تمہارے پاس کیا اختیار ہے؟ کیا تم میرے D.I.G لگے ہوئے ہو جو میں تمہیں بتاؤں اور مزید سخت لہجے میں کہا کہ میں تمہیں بتاؤں گا نہیں جو کرنا ہے کر لو۔ میرے فون کرنے کے ایک دو روز بعد ان لڑکوں پر ڈکیتی کرنے کے ارادے کا پرچہ دے دیا گیا۔ میں نے D.S.P مذکور سے صرف یہ دریافت کرنے کے لئے فون کیا تھا کہ آخر ان کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ پاکستان کا کوئی بھی شہری پولیس سے کسی بھی آدمی کی گرفتاری کے بارے میں پوچھنے کا حق رکھتا ہے جبکہ ایک عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے عوام کے مسئلے حل کرنا میرا فرض ہے۔ D.S.P مذکور کا میرے ساتھ نازیبا الفاظ کا استعمال غیر مہذب گفتگو اور سخت لہجے میں انکار سے بطور رکن اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا

میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب والا! یہ بڑا اہم معاملہ ہے کیونکہ پولیس کا جو رویہ ہمارے سامنے آ رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پھر کیوں نہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جی، اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چودھری شفیق احمد گجر صاحب کی تحریک ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! پچھلے اجلاس میں 28۔ نومبر کو میری ایک تحریک استحقاق تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ تحریک maintainable نہیں ہے، وزیر کے خلاف تحریک استحقاق پیش نہیں ہو سکتی۔ رولنگ کی ایک کتاب ہے Punjab Assembly decisions 1947 to 1999 میں اس کو جا کر دیکھنے بیٹھ گیا کہ شاید مجھے کوئی ایسی رولنگ مل جائے۔

جناب سپیکر: مجھے بھی وہ پڑھا دیں۔ ہم بیٹھ کر پڑھ لیں گے، اگر بنتا ہو گا تو اسے دیکھ لیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کو ابھی پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ادھر بیٹھ کر مجھے پڑھائیں نا۔ اب تحاریک استحقاقات کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی، میں آپ سے ضرور مشورہ لوں گا۔ آپ کے مشورے کے مطابق آگے بڑھیں گے۔ (قطع کلامیاں)

یہ تحریک التوائے کار روبینہ شاہین وٹو صاحبہ کی ہے۔

ضلعی ترقیاتی فنڈز کا محکمہ کے عملے اور ٹھیکیداروں کے ہاتھوں خورد بُرد

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے ہر ضلع میں ترقیاتی کاموں کے لئے ہر معزز رکن اسمبلی کی صوابدید پر آٹھ ملین روپے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں، جو ڈسٹرکٹ، تحصیل، ٹاؤن کی سطح پر ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنا ہوتے ہیں لیکن ان فنڈز کو ڈسٹرکٹ حکومت، ماتحت عملہ، متعلقہ ٹھیکیدار سے ملی بھگت کر کے، ٹھیکیدار ناقص مٹیریل استعمال کر کے فنڈز کو بے دریغ خرچ کر کے، زبانی جمع خرچ کر کے کرپشن کر رہے ہیں اور عوام کے مسائل جوں کے توں ہیں، وہ حل نہیں ہو رہے۔ ان ترقیاتی کاموں پر فنڈز خرچ کرنے کے لئے موثر انقلابی اقدامات کئے جائیں تاکہ جو کرپشن کا روایتی فرسودہ نظام ہے اسے ختم کیا جائے اور عوام کا پیسا عوام کی فلاح و بہبود پر امانت سمجھ کر خرچ کیا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور و سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی سطح پر development schemes کی monitoring کا نظام موجود ہے اور تمام سرکاری محکمہ جات اپنے اپنے ضلع میں ترقیاتی سکیموں کے معیار اور monitoring کے ذمہ دار ہیں اور صوبائی سطح پر ایک monitoring cell محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کام قائم کیا گیا ہے جو چیدہ چیدہ ترقیاتی سکیموں کی monitoring کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم بھی monitoring کے اس عمل میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں چیف سیکرٹری بذات خود بھی تمام سیکرٹری صاحبان کی مدد سے مقامی سطح پر تمام اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کا جائزہ خود لے رہے ہیں اور اس کے علاوہ مقامی سطح پر بھی monitoring کا نظام موجود ہے جو ڈویژنل کمشنر میں Director Finance and Development ترقیاتی کاموں کے معیار اور رفتار کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ ضلعی سطح پر monitoring کمیٹیاں بھی موجود ہیں جو کہ district level کی ترقیاتی سکیموں کی monitoring کی ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تمام تر انتظامات اس لئے کئے گئے ہیں تاکہ کرپشن کا خاتمہ کیا جا سکے اور جیسا کہ معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے، تمام معزز ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی بذات خود بھی اپنے اپنے علاقوں میں ان سکیموں کو monitor کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مقامی سطح پر مقامی لوگ اپنی اپنی سکیموں کی development کے بارے میں شکایات متعلقہ کمیٹیوں کو پہنچاتے ہیں تاکہ کرپشن کو روکا جا سکے۔ شکریہ

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! روبینہ شاہین وٹو صاحبہ نے یہاں پر جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے منسٹر صاحب نے اس کا جواب دیا ہے لیکن اس میں، میں تھوڑا add کرنا چاہوں گا اور میرا خیال ہے کہ پورا ہاؤس اس سے متفق ہوگا، سردار ذوالفقار کھوسہ بھی یہاں پر موجود ہیں، تحصیلوں اور ڈسٹرکٹس میں ہمارے ایم پی ایز کے فنڈز واقعی بہت misuse ہوتے ہیں اور معیاری کام نہیں ہو رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس میں جو کچھ ہوا ہے وہ ابھی پورے پنجاب کے لوگوں کے سامنے آیا ہے تو محترمہ کی تحریک کا جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے لیکن اس میں، میں مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم آئندہ سے یہ کوشش کرتے ہیں اور اس پر ایک detail briefing لے کر اگر یہ فنڈز ہم C&W میں لے کر جائیں تو اس سے بہتر results آسکتے ہیں۔ محترمہ نے جو تحریک التوا ہاؤس میں پیش کی ہے میرا خیال ہے کہ اس پر باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور ہمارے ایم پی ایز کی grant proper طریقے سے خرچ ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نجف عباس سیال صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! سینئر منسٹر صاحب اور فنانس منسٹر صاحب سے میرا ایک سوال ہے جیسے انہوں نے فنڈز کی بات کی ہے، ہر ڈسٹرکٹ میں Steering Committees بنی ہوئی ہیں اور developments کے کاموں کے حوالے سے چیف منسٹر صاحب نے مہربانی فرما کر ایک ایک ایم پی اے کو 22/22, 20/20 کروڑ روپے تک عنایت فرمائے ہیں۔ ان دو صاحبان سے میرا یہ سوال ہے کہ پی پی۔83 میرا حلقہ ہے اس میں، میں steering Committee کا ممبر ہوں کیا اس میں ایک روپیہ بھی مجھے دیا گیا ہے، کیا میرا حلقہ امرتسر میں ہے؟ میں ہوں، میرے ساتھ میرے دوست قمر حیات کاٹھیا، ملک اقبال لنگڑیال، کرنل عباس اور کئی لوگ ہیں جنہیں حق بولنے کی سزا دی جا رہی ہے تو یہ فنڈز کسی کے باپ دادا کی کوئی ذاتی جاگیر تو نہیں ہے۔ اگر میرا حلقہ امرتسر یا پٹیالہ میں آتا ہے تو پھر تو بات ٹھیک ہے۔ اگر میرا حلقہ پنجاب میں ہے تو قابل شرم بات ہے، میں 3 لاکھ افراد کا نمائندہ ہوں پھر مجھے بھی فنڈز دیئے جائیں۔ مہربانی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ بات آپ باہر جا کر کریں۔ میرے سامنے ایسی بات نہ کریں، یہ مناسب نہیں ہے۔

(اذان عشاء)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ کی chair سے ایک رولنگ آ جائے کہ ہمارے اسمبلی کے ممبران برابر ہیں۔ اگر کسی کو کوئی خصوصی گرانٹ یا کوئی چیز دینی ہے تو وزیراعلیٰ ضرور دیں اور اگر حکومت پنجاب کے فنڈز ایک علاقے یا حلقے کے لئے ہیں تو وہ اس علاقے کے ایم پی اے کے لئے ہوں۔ ہمیں فوڈ سٹیمپ سکیم اور فنڈز میں ایسے رکھا گیا ہے کہ جیسے الیکشن کمیشن نے ہارے ہوئے لوگوں کا نوٹیفکیشن کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے انصاف کی توقع رکھتے ہوئے یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے سارے ممبران برابر ہیں اور ان میں کوئی تفریق نہیں ہے چاہے وہ ممبران آپ کے دائیں طرف بیٹھے ہیں یا بائیں طرف بیٹھے ہیں، اگر کسی کو رات کے اندھیرے میں مل کر یا خوشامد کر کے فنڈز لینے ہیں تو ہمیں وہ فنڈز نہیں چاہئیں۔ اگر ہمارا ان فنڈز پر حق ہے تو ہمیں ملنے چاہئیں، اگر حق نہیں ہے تو نہیں ملنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: ابھی آگے آپ کا time آ رہا ہے۔ آپ pre budget پر بات کر لیجئے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ اس سلسلے میں رولنگ دے دیں کہ اسمبلی کے ممبران میں فرق ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: کیا فنڈز میرے پاس ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! قومی اسمبلی میں یہ چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آگے دن آئیں گے تو آپ اس بحث میں حصہ لیں اور وہاں پر بتائیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی بھی حلقہ ignore نہیں ہونا چاہئے، کسی کی ذات کو فنڈز نہیں ملتے بلکہ حلقے کی ڈویلپمنٹ کے لئے ملتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس وقت اخبار میں اشتہار دیتے ہیں تو آپ کے وزراء اور ایم پی ایز اپنے نام لکھواتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ میرے نہیں ہیں؟ آپ بھی میرے ہیں اور وزراء بھی میرے ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے میں ان کی اس بات کا جواب دیتا ہوں اور میں اس ایوان میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر صوبائی حلقے میں 80 لاکھ روپے کی گرانٹ بھی دی جائے گی اور 5 ہزار فوڈ سپورٹ پروگرام بھی دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ روبینہ وٹو صاحبہ!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے، میں اس سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ میں راجہ ریاض صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنے ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنھوں نے میری بات کو support کیا لیکن میں نے جس معاملے پر آپ کی توجہ دلائی ہے وہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں 08-2007,09-2008 میں صرف 60 ملین روپے فنڈز ملے ہیں۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ آپ ماضی میں دیکھیں کہ سڑکیں بار بار بنتی رہی ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں اور میرے حلقے کی سڑکوں کی حالت دیکھیں کہ وہ سڑکیں چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ناقص مٹیریل لگتا ہے، ٹھیکیدار کرپشن کرتے اور پیسا کھا جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے سے نہیں روک سکتے اس لئے کہ میں ایک حلقے کی نمائندہ ہوں اور اپنے عوام کے لئے بولنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ حلقے کی نمائندہ ضرور ہیں اور میرے لئے قابل احترام بھی ضرور ہیں لیکن میں نے وقت کو بھی دیکھنا ہے۔ آپ یہ بھی کہہ رہی ہیں کہ میں حلقے کی نمائندہ ہوں تو کیا دوسرے ایم پی ایز اپنے اپنے حلقے کے نمائندے نہیں ہیں؟ شاباش، آپ بیٹھیں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اور سب نے سن لی ہے۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: میں یہ چاہتی ہوں کہ اس پر بحث ہو۔

جناب سپیکر: یقیناً اس پر بحث ہو گی۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! کیا مخصوص نشستوں پر آنے والی خواتین کو بھی فنڈز دیئے جائیں گے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کافی غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ہر خاتون ممبر کے لئے 80 لاکھ روپے کی گرانٹ بھی دی جائے گی اور فوڈ سپورٹ پروگرام 5 ہزار تو نہیں لیکن دیئے گئے ہیں اور جن کو نہیں ملے ان کو بھی دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام کی تحریک التوائے کار ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اور ان کی کوئی request بھی نہیں آئی اس لئے یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

مینٹل ہسپتال لاہور میں سینئر ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے مریض عدم توجہی کا شکار

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ جو دماغی امراض کے لئے صوبہ کا سب سے بڑا اور برطانوی دور کا بہترین ہسپتال ہوتا تھا اور جس کا زیادہ تر رقبہ شادمان کالونی بنا کر فروخت کیا جا چکا ہے آج انتہائی دگرگوں حالات کا شکار ہے جس کی ہلکی سی جھلک اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ دماغی امراض میں مبتلا لوگ جو ہمارے معاشرے کا اٹوٹ حصہ ہیں ان پر توجہ دینا بھی ہر معزز رکن کا فرض اولین ہے۔ 1400 بستروں پر مشتمل اس ہسپتال میں 20 مردانہ اور 13 زنانہ ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اس کے علاوہ 8 سینئر میڈیکل آفیسرز، 2 ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز، 2 ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، کلینیکل سائیکالوجسٹ، سائیکیٹرجسٹ نیوریو سائیکالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، پیتھالوجسٹ، فزیشن وغیرہ کی اسامیاں بھی خالی پڑی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغی امراض میں مبتلا ان لوگوں کو ہم اپنا حصہ ماننے کو تیار نہ ہیں جو صریحاً بد دیانتی اور اللہ کے سامنے دنیا اور آخرت میں ہم سب کے لئے شرمندگی کا باعث ہو گا۔ یہ امر بھی اس معزز ایوان کے لئے حیرت کا باعث ہو گا کہ مرکزی حکومت نے Lunacy Act, 1912 کی جگہ Mental Health Ordinance, 2001 نافذ کیا جس کے تحت لازم قرار پایا کہ ہر میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں دماغی امراض کا جدید علاج کیا جائے گا لیکن آج تک اس پر کوئی عمل نہ ہو سکا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) کی ایک detail study کے مطابق depression کی وجہ سے سال 2020 تک اموات کا تناسب اتنا بڑھ جائے گا کہ یہ Heart Failure کے بعد دوسرے نمبر پر ہو گی۔ افسوسناک صورتحال ہے کہ 75 فیصد depression کے مریض 65 فیصد Schizophrenia اور 70 فیصد Epileptic کے مریض انتہائی مہنگا علاج اور ادویات نہ ہونے کے باعث بے بسی سے کسی مسیحا کا انتظار کر رہے ہیں۔

اب وقت آ گیا ہے کہ Punjab Institute of Mental Health کے معاملات کو درست کرنے کے لئے فوری طور پر اس ایوان کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے کم از کم ماہانہ دو اجلاس at the spot ہوں۔ اس کے علاوہ پورے صوبے میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور تحصیل کی حد تک psychiatrist مقرر کئے جائیں جو حلقہ کے ایم پی اے کو ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ دیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک خاتون ڈاکٹر نصرت حبیب نے مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ انھوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور ایک افسوسناک بات مجھے بتائی کہ مینٹل ہسپتال کا دروازہ بھی بند کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک پر فوری طور پر اس ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے کہ اب کیا حالات ہو گئے ہیں کہ مینٹل ہسپتال کے دروازے کو بھی بند کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میری درخواست ہے کہ اس تحریک کو تین دن کے لئے pending کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس تحریک کو کل تک pending کریں۔ آپ وہاں جا کر ان کی حالت تو دیکھیں۔ اب تو ان کو ایک سو بیس سالہ پرانے دروازے کو بھی بند کیا جا رہا ہے۔ پہلے سارا مینٹل ہسپتال پلاٹ بنا کر بیچ دیا گیا ہے۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! 5-فروری کو چھٹی ہے اس لئے میرے خیال میں اس کو 6-فروری تک pending کر لیا جائے تو انشاء اللہ تب تک جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایجوکیٹرز کی بھرتی میں مروجہ پالیسی کی خلاف ورزی

جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بلوچ صاحب!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ایک ضروری مسئلے کے متعلق نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں آپ کا وقت کبھی ضائع نہیں کرتا لیکن کوئی ضروری بات ہوتی ہے تو جناب سے ٹائم لیتا ہوں۔ اس وقت پورے پنجاب میں ایجوکیٹرز کی بھرتی ہو رہی ہے اور اس میں ظلم یہ ہو رہا ہے کہ پالیسی کو پورے پنجاب میں لاگو نہیں کیا جا رہا۔ آدھے پنجاب میں پالیسی کچھ اور ہے اور آدھے میں کچھ اور ہے۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اتنی اچھی پالیسی بنائی ہے جس سے مقامی دیہات کی استانیاں اور استاد تعینات ہو سکتے ہیں، جو سکول بند پڑے ہیں وہ کھل سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس پالیسی میں کوئی رکاوٹ بن رہا ہے۔ آدھے پنجاب میں مقامی دیہات اور مقامی یونین کونسل کے نمبر نہیں دیئے جا رہے ہیں اور آدھے پنجاب میں مقامی دیہات اور یونین کونسل کے نمبر دیئے جا رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو اتنی اچھی پالیسی بنائی ہے اس کو وزیر تعلیم صاحب لاگو کرائیں تاکہ مقامی دیہات کی بچیاں اور بچے تعینات ہو سکیں اور جو سکول بند پڑے ہیں وہ کھل سکیں۔ شکریہ

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس وقت متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں۔ میرے خیال میں کل اس پر دوبارہ بات کی جائے تاکہ ان کے علم میں ہو اور انہوں نے جو تجویز دی ہے اس پر عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک دو دن لگیں گے اس کے بارے میں پھر بات ہو جائے گی۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے کہ کل decide ہو گا کہ کس کس issue پر بحث ہونی ہے لہذا کل اس کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! اس کو جلدی کریں کیونکہ اس سے مقامی لوگ محروم ہو جائیں گے۔ جو تحصیل level پر میرٹ بنا رہے ہیں وہ ظلم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ point نوٹ کریں اور سردار ذوالفقار صاحب کو بلا کر ان سے مشورہ کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس پر وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بلوچ صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے اس میں حکومت کو بہت پریشانی آ رہی ہے۔ پالیسی یہ تھی کہ اگر ایک گاؤں میں وہیں کا ٹیچر

ہے تو اسے پہلے رکھا جائے اور اسے دس نمبر دیئے جائیں، اس کے بعد اگر یونین کونسل کا ہے تو اس کو رکھا جائے، پھر تحصیل level کا ہے تو اس کو رکھا جائے۔ مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ گاؤں میں کوئی ایسا پڑھا لکھا نہیں جو اپنے گاؤں کے سکول کے معیار پر پورا اترتا ہو جس کی وجہ سے ہمیں ٹیچر نہیں مل رہے۔ اب حکومت نے پالیسی تبدیل کی ہے اور تحصیل level پر equal کر دیا ہے کہ اس تحصیل میں جو بھی بچے ہیں انہیں بھرتی کیا جائے اور سکولوں میں کمی کو پورا کیا جائے۔ ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ مقامی گاؤں میں جس نے پی ٹی سی کورس کیا ہوا ہے ان کو بھی موقع دیا جائے اور وہ بھی سکولوں میں بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ پورے غور و فکر کے بعد یہ پالیسی اب تبدیل ہوئی ہے---

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے---

جناب سپیکر: پہلے راجہ صاحب کی بات تو سن لیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): چلیں، پہلے ان کی بات ہو لینے دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ جو پالیسی ابھی تبدیل ہوئی ہے It is itself mala fide میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ میں نورپور تھل تحصیل کا رہنے والا ہوں جو انتہائی backward تحصیل ہے۔ میری تحصیل کے بچے جوہر آباد اور خوشاب کے برابر marks نہیں لے سکتے۔ اب بات یہ ہے کہ پڑھے لکھے بچے ہر جگہ پر موجود ہیں لیکن مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ اب تحصیل اور شہروں کے بچوں کے ساتھ ہمارے گاؤں کے بچے compete نہیں کر سکتے۔ پہلی پالیسی یہ تھی کہ سب سے پہلے دس نمبر گاؤں کے بچوں کے ہوتے تھے، اس کے بعد یونین کونسل کے پھر باقیوں کے نمبر آتے تھے، اس پالیسی کو جاری کیا جائے اور یہ جو mala fied policy اختیار کی گئی ہے اس کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! اب ان کی بات بھی سن لیں۔ آپ کی بات بھی تو انہوں نے سنی ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): یہ جو بات کر رہے ہیں میں نے ان کی تائید کی ہے لیکن اب مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ وہ سکول جو نورپور تھل کا ہے اگر اس میں ٹیچر نہیں ہوگا تو کس کا نقصان ہے؟

ملک محمد وارث کلو: ٹیچرز available ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): نہیں ہیں۔ یہاں پر ہاؤس میں کہنے کی حد تک بالکل یہ کہا جاتا ہے کہ موجود ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: یہ صرف ایک بہانہ بنایا جا رہا ہے۔ راجن پور اور نور پور تھل سے زیادہ کوئی backward area نہیں ہے۔ میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج میرے ہر گاؤں میں بچے موجود ہیں، وہاں پر موجود نہیں ہیں تو یونین کونسل میں بچے بچیاں موجود ہیں۔ آج تک پاکستان میں یہی مسئلہ رہا ہے کہ ایک طبقے کو ہر چیز کا benefit پہنچانے کے لئے نئے سے نئے قوانین بن جاتے ہیں اور ہمارے جو down trodden لوگ ہیں ان کے ساتھ مختلف قسم کی زیادتیاں کی جاتی ہیں چاہے اس میں محکمہ صحت ہو، تجارت ہو یا محکمہ تعلیم ہو ہر جگہ پر چالبازیاں ہوتی ہیں۔ میری یہ استدعا ہے کہ پرانی پالیسی کو جاری کیا جائے اور اسی کے تحت بھرتی کی جائے۔ جب تک پالیسی میں تبدیلی نہ ہو تب تک بھرتیاں بند کی جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی ہے لیکن تعلیم پر بحث ہونی ہے اس میں آپ اپنی تجاویز مکمل طور پر دیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! بھرتی کو تو فوراً روک دیں۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! چونکہ معاملہ ایسا ہے جس پر فوری کوئی action لینے کی ضرورت ہے تو بہتر یہ ہے کہ کل تک اس کو pending کر لیں تاکہ وزیر تعلیم کے ساتھ discuss ہو جائے۔ بعد میں اس پر بحث بھی ہو جائے گی لیکن ان کا جو مطالبہ ہے وہ کل ہی پورا ہو جائے گا۔ وزیر تعلیم صاحب کو ہم بتائیں گے تو کل ہی وہ اپنا پالیسی بیان جاری کر دیں گے۔ ہاؤس جو consensus built کرے گا اس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔

ملک محمد وارث کلو: میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو accept تو کر لیں۔ بے شک اس پر آپ بحث کے لئے کوئی دن مقرر کر لیں لیکن یہ issue اتنا اہم ہے کہ جو پالیسی بنائی ہوئی تھی اس میں تبدیلی لائی جا رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو accept کر لیں اور کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: کیا accept کروں؟

ملک محمد وارث کلو: تحریک التوائے کار کو accept کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نہیں ہے، وہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! یہ پالیسی پہلے تھی جو تحصیل level کی تھی۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو جب شکایت پہنچی کہ اس طرح سے مقامی بچے بچیوں کا نقصان ہو رہا ہے تو

انہوں نے نئی جو پالیسی بنائی ہے اس میں انہوں نے دس نمبر گاؤں کو اور آٹھ نمبر یونین کونسل کو دیئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ پہلے والی پالیسی انہوں نے خود ختم کر دی ہے اور موجودہ پالیسی اچھی ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: جو پالیسی بلوچ صاحب بتا رہے ہیں اس کے مطابق عملدرآمد کروائیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بلوچ صاحب کا بڑا valid point ہے۔ اس میں صرف یہ کر دیا جائے کہ for the time being دو دن کے لئے اس کو روک دیا جائے تاکہ اس بات پر ہم لوگ مزید discuss کر لیں۔ دو دن بعد مسئلہ سامنے آ جائے گا۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس طرح اس کو دو دن کے لئے نہیں روکا جا سکتا۔ کل اس پر بات ہو جائے گی اور اسی وقت فیصلہ ہو جائے گا۔ جو پالیسی adopt کی گئی ہے یہ تو اس کو second کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس میں آپ اس کو take up کریں۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): کل ہی اس کو take up کر لیتے ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! رات بارہ بجے مجھے فون آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ انہیں نکالنے کی بات کریں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! رات بارہ بجے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے فون آیا ہے کہ جو applicants reject ہو چکے ہیں انہیں اطلاع کروا دیں اور اعلان کروا دیں کہ صبح ان کی hearing ہے۔ رات بارہ بجے تو لوڈ شیڈنگ رہتی ہے تو جن applicants کی applications reject ہو چکی ہیں تو ان کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہے تو میری آپ سے یہ submission ہے کہ ان کی date extend کی جائے اور سب سے بڑا اہم مسئلہ T.M.A میں ہونے والی Legal Advisor کی بھرتی کا ہے کہ Law Department appoint کر رہا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ پنجاب کے تمام T.M.A میں Legal Advisor کے لئے مقامی ایم پی اے کی recommendation کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! ہو اس طرح رہا ہے کہ جو Law department کو پیسے دے رہا ہے اس کی appointment ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! آپ نے میری بات نہیں سنی؟ میں نے آپ کو کیا کہا ہے کہ کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور آپ اس میں اپنی بات کر لیں۔ منسٹر صاحب! راؤ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی appointments ہو رہی ہیں اور جو تاریخ دی گئی تھی اسے extend نہیں کیا گیا۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! کوئی appointments نہیں ہو رہی ہیں اور اگر ہو بھی رہی ہیں تو۔۔۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! اس وقت تک یہ مکمل ہو جائیں گی۔ آپ Law department کو روک دیں۔

وزیر خوراک و صحت (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم انہیں روک دیتے ہیں اور آج رات کو کوئی appointment نہیں ہو گی۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! Law department کی بات کر رہا ہوں میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں کر رہا۔ پنجاب کے تمام T.M.As میں Legal Advisor کی appointments ہو رہی ہیں اور جو پیسے دے رہا ہے اس کی تقرریاں ہو رہی ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ T.M.A کی حدود میں آنے والے تمام مقامی ایم پی ایز کی recommendation کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور سماجی بہبود (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بات کی ہے تو جو بھی تقرریاں ہوتی ہیں وہ rules کے مطابق ہوتی ہیں۔ اس طرح سے recommendations سے appointments نہیں ہو سکتیں جیسے وہ چاہ رہے ہیں۔ اگر اس پر وہ further بحث کرنا چاہتے ہیں تو کل ویسے ہی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے تو وہ اس پر بحث کر سکتے ہیں۔ rules کے مطابق ہی appointments ہو سکتی ہیں، کسی recommendation پر appointments نہیں ہو سکتیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ دوسروں کو کہتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر ٹائم ضائع نہ کیا کریں لیکن اب legislation کا وقت آیا تو آپ خود پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں۔ آپ خود خیال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کس رکن کی بات ضروری نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آج ہماری اس اسمبلی کی sitting 55th ہے تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ صبح آپ نے دس بجے کا ٹائم رکھا ہوا ہے۔ جتنی sitting ہوتی ہیں اس کے اندر جتنے ارکان ہیں وہ دفاتر میں اپنے حلقے کے مسائل اور لوگوں کے مسائل کے لئے پھرتے ہیں یا تو آپ اس کا ٹائم تین بجے کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں اور میں اس بارے میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ آپ اسے چھوڑ دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی education سے متعلقہ بات ہو رہی تھی تو اللہ رکھا صاحب نے پچھلے سیشن میں گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج کے حوالے سے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا جس پر آپ نے کمیٹی بنائی تھی جس میں رانا ارشد صاحب، اللہ رکھا صاحب، ڈاکٹر زمرد رانا صاحبہ بھی تھیں۔ ہم نے پورا دن اس کالج میں گزارنے کے بعد ایک رپورٹ مرتب کی۔ وہ رپورٹ آج تک ہم سے مانگی گئی ہے نہ ہی اس پر مزید کوئی working ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! وہ بڑا احساس معاملہ تھا جس پر ہم نے سارا دن خرچ کیا تھا اور ابھی آپ ناراض ہو رہے ہیں تو آپ ہی کے ارکان مجھے کورم کی نشاندہی کے لئے کہہ رہے ہیں کہ کورم پورا نہیں ہے۔ حکومتی اراکین کی طرف سے یہ بات آ رہی ہے کہ کورم کو point out کیا جائے تو آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ سنجیدگی کا عالم یہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو جو نیکی نظر آتی ہے وہ کر دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سنجیدگی کا عالم دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ آپ کا استحقاق ہے۔ میں کیوں آپ کو کہوں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حکومت کے ممبران کا interest دیکھئے، ان کی حالت زار دیکھئے کہ وہ مجھے کورم point out کرنے کے لئے مشورہ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات چھوڑیں۔آپ جو کرنا چاہتی ہیں وہ کریں، مجھے کیا اعتراض ہے اور میں کیوں آپ پر اعتراض کروں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کے سامنے کورم point out تو ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کس نے کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ کورم point out کریں۔

جناب سپیکر: آپ بولیں ناں کس نے کیا ہے؟

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں point out کر چکی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر ٹھیک ہے کہ آپ نے بول دیا ہے تو پھر اسے لوگوں کے سر کیوں چڑھا رہی ہیں؟ بات ختم ہو گئی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سب لوگ کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو چکا ہے اس لئے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے اس لئے اب اجلاس کل مورخہ 09-2-3 بروز منگل صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔